

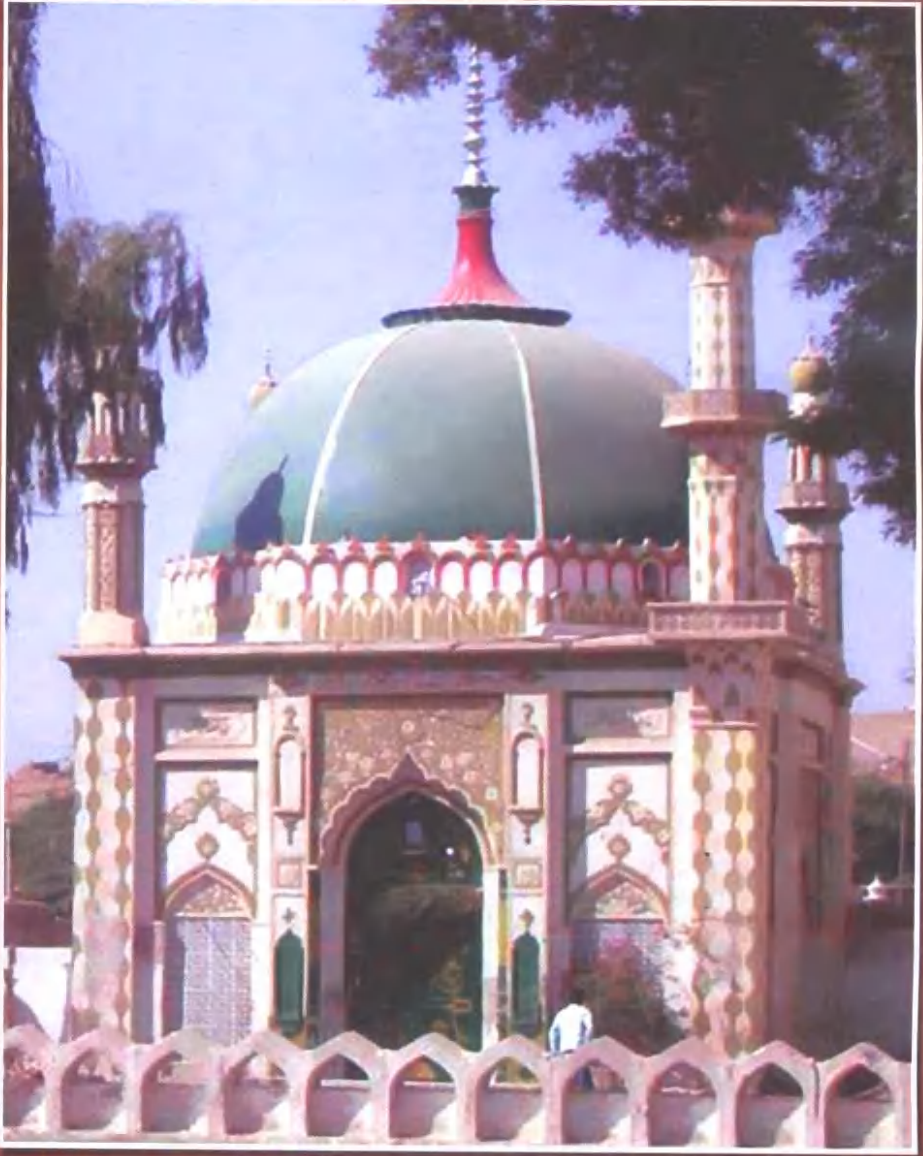
# دیوان غفاریہ

شاعری

حضرت محمد عبد الغفارؑ  
(المعروف پیر مٹھا)

از  
مدیدہ دل





روضہ مبارک حضرت پیر مٹھا علیہ السلام



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# دیوانِ غفاریہ

منظوم کلام مبارک

صاحب الفضل والفضیلة، صاحب الجمال والکمال خواجہ

خواجگان حضرت خواجہ

**محمد عبدالغفار فضلی**

مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المعروف پیر مٹھا)

صاحبزادہ محمد دیدہ دل غفاری

نواسہ حضور پیر مٹھاؒ

سجادہ نشین درگاہ غریب آباد شریف، لاڑکانہ

Cell:0300-3411774 – E-mail:deedahdil@gmail.com



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دیوانِ غفاریہ
منظوم کلام	:	قطبِ عالم حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ
مرتب و ناشر	:	صاحبزادہ محمد دیدہ دل غفاری
معاون	:	پیر کرم اللہ الہی
اشاعت اول	:	نومبر 2011ء
تعداد	:	پانچ ہزار
کمپوزنگ	:	عبدالرحیم نظامانی طاہری سوئڈین یورپ
پرینٹر	:	پی کاک پرنٹرز، کراچی 0300-2152634
ناشر	:	ادارہ قلبی خدمات، 0300-3411774
ہدیہ	:	

## ملنے کے بتے:

درگاہِ رحمت پور شریف لاڑکانہ سندھ  
درگاہِ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ  
درگاہِ غریب آباد شریف لاڑکانہ سندھ  
درگاہِ حسین آباد شریف قمبر سندھ  
درگاہِ فضل آباد شریف ماتلی  
درگاہِ مسکین پور شریف شہداد کوٹ  
در بار پیر مٹھا بھیکمی، لاہور، پنجاب  
در بار حبیبیہ سٹاواں کوٹ، او، پنجاب  
درگاہِ نور پور شریف، گمبٹ، سندھ



## انتساب

یہ ناچیز اپنی اس کاوش کو ایک ایسی عظیم ہستی سے منسوب کر رہا ہے جنہوں نے صاحب دیوان قبلہ نانا جان کی پر شفقت آغوش میں پرورش پائی اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے سنگ بسر کیا۔ وہ ہستی حضرت قبلہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے چھوٹی ناز و نعم میں پلنے والی لخت جگر لاڈلی صاحبزادی میری امی جان المعروف "اماں بی بی" ہیں۔ ان کی سیرت و صورت کے لئے بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ میں نے ان کو بسیرت و بصورت ہو بہو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ پایا ہے۔ وہ ان فیوض و برکات، انوار و تجلیات، اعلیٰ تعلیمات کی امین ہیں جو ان کو اپنے بابا حضورؐ سے ورثہ میں ملیں۔

جن کی صحبت کاملہ کی فیوض و برکات سے بیشمار گمراہ، غافلہ، فاسقہ، خواتین، ذاکرہ، عابدہ، صالحہ ہو گئیں ہیں۔

وہ میرے جیسے بے آب و گیاہ تپتے ہوئے صحرا میں چلنے والے مسافر کے لئے شجر سایہ دار ہیں نہ صرف میرے لئے بلکہ پورے جماعت غفاریہ کے لئے ابر رحمت باران کا درجہ رکھتی ہیں۔ تمام قارئین کو آپ کی صحت عافیت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔



## فہرست

5	حضرت سائیں عبدالغفار (ثانی) دامت برکاتہم	01
7	حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں دامت برکاتہم	02
13	سید السادات حضرت سائیں غلام حسین شاہ دامت برکاتہم	03
14	حضرت قبلہ سائیں رفیق احمد شاہ دامت برکاتہم	04
17	حضرت سائیں عبدالرحمن دامت برکاتہم	05
18	حضرت خواجہ سردار احمد دامت برکاتہم	06
19	حضرت سائیں پیر کرم اللہ الہی دامت برکاتہم	07
23	حضرت سائیں حضور بخش دامت برکاتہم	08
24	حضرت سائیں محمد معصوم دامت برکاتہم	09
26	علامہ سائیں جمیل احمد نوری نور پوری	10
27	علامہ استاد حبیب الرحمن گبول صاحب	11
29	مقدمہ (دیدہ دل سے)	12
35	سوانح حیات حضرت پیر مٹھا	13
	آغاز کلام غفاریہ	14
۱-۱۲۶	حمد و نعت	•
۱۲۷-۱۹۳	شان صحابہ و شان اہلبیت	•
۱۹۵-۲۴۰	منقبت و کانی	•
۲۴۱-۳۲۰	نصیحت	•
۳۲۱-۳۳۷	خطبات و شجرہ عالیہ	•



## صاحب جمال و کمال حضرت سائیں عبدالغفار دامت برکاتہم المعروف پیر مٹھا ثانی

شاعری ایک الہامی صنف ہے، جس میں شاعر اپنی دل کی آواز اوروں تک پہنچاتا ہے۔ ان کی دو قسم ہے، ایک ہوتی ہے خواجہ خواہ، فرسودہ جسکو قرآن پاک میں غاؤن کہا گیا ہے، اور دوسری ہے الہامی جو خالق حقیقی مالک کائنات کا حمد و محبوب رب کائنات آنحضرت ﷺ کی شان میں مولود یا نعتیہ انداز میں تعریف کی جائے۔  
حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہے چونکہ قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

مومن کامل اس محبت کا اظہار حمد میں کرتا ہے عجز و انکساری کے ساتھ، جیسے حضرت پیر مٹھا سائیں قدس سرہ اپنے حمد یہ اشعار میں باری تعالیٰ کے حضور یوں گویا ہوئے

لاریب توں ساڈا خدا تیڈے سوا بیا کون ہے

اور نعت رسول مقبول ﷺ کی تعریف و توصیف میں یوں بتایا گیا ہے

تحت العرش کنز مفاتیحها السنة الشعراء

یہ وہ عرشی پیغام ہے جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت رومی، جامی، نظامی، سعدی، مخدوم مروندی، خواجہ غلام فرید، شاہ بھٹائی اور حضرت پیر پیران قیوم الزماں مرشدی و جدی محمد عبدالغفار رحمہم اللہ علیہم اجمعین تک دیتے آئے ہیں اور عشاق قیامت تک یہ عشق کا پیغام عوام الناس تک پہنچاتے رہیں گے۔

مگر دور حاضر میں حضرت پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا کلام صاحب سلوک اور عام انسان میں ایسا تو مقبول و محبوب ہے جو سندھ پنجاب، بلوچستان اس کا ہر آدمی اس کو پڑھتا اور لطف لیتا رہتا ہے آپ کے کلام میں وہ سوز، گداز، محبت اور الفت سموئی ہوئی ہے جو اب بھی سننے والے پر کیفیت طاری کر دیتی ہے۔

آپ کے کلام میں عشق مصطفیٰ، محبت پیر، پند و نصائح اور اعتقادی مسائل پر آپ نہ ایسا تو لا جواب کہا ہے جس کا مثال مشکل ہے

آپ ﷺ کی محبت میں آپ نے یوں فرمایا

جیکر چاہیں احد کوں ملناں احمد نام پکیندی رہ  
جھٹاں جو ڈیکھیں نام محمد چم چم اکھیاں تے لیددی رہ  
اور بارگاہ رسالت میں یوں بھی التجا کی

اے ظل عطا کان حیا وعدو پچا تو نزیں جھٹ گھڑی  
نخلقا، چہرہ ڈکھا کڈیں پھیرا پا تو نزیں جھٹ گھڑی  
سلوک اور شان مرشد کریم پہ کہنا تو آپ سے سیکھے

ناچھوڑ فضل دا درڑی

ہیں درتی توں ونج مرڑی

بہر حال من کل الوجوہ حضرت پیر مٹھا کا کلام بے مثال اور دلچسپ ہے، آپ کا کلام پڑھ کر ہی قاری اندازہ کر سکتا ہے۔

مجھے یہاں صرف چند الفاظ لکھنے تھے ورنہ آپ کے کلام کی تعریف میں الگ سے کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔  
برادر محترم محمد دیدہ دل آپ کے کلام کو جمع، مرتب اور اشاعت کے لیے کمر ہمت باندھی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اسی خدمت کے طفیل دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور ہر پڑھنے والے کو آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایندھا انہا جان جی اسی باد

(فقیر امتی محمد عبد الحضا، جاناؤں نمٹی خاں)  
مستافہ عالمیہ دے پیر ہیک  
لکھنؤ

30.10.2011



### حضرت قبلہ سیدی و مرشدی محبوب جن سائیں دامت برکاتہم

اس جہان رنگ و بو میں ایک سے ایک بڑھ کر شخصیات آتی رہی ہیں اور آتی رہیں گی، ہر ایک نے ہر دور میں محفل سجائی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ کرۂ ارض پر سجائی گئی محفل میں اپنے، اپنے وقت پر کسی نہ کسی کو مرکزیت اور محبوبیت کا درجہ ملا ہے اور خلق خدا بے اختیار ان کی طرف کھینچی چلی گئی ہے، البتہ ان کے اندر یہ کشش الگ الگ طرح کی ہے، کسی پر اس کے حسن کی وجہ سے لوگ وارفتہ ہوئے تو کسی کے سیرت کے گرویدہ ہوئے، کسی کے علم نے لوگوں کو متاثر کیا تو کسی کے اخلاق نے، کسی کے زور خطابت کی وجہ سے لوگ دیوانہ وار ان کی محفل میں جا پہنچے تو کسی کے انداز بیاں اور حسن ذوق نے اثر دکھایا۔ اس کائنات کی سچی سجائی محفل کے یہ پھول مختلف رنگ و بو لئے اپنی اپنی خوشبو سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے لیکن خلاق اعظم نے کچھ ایسی ہستیاں بھی تخلیق فرمائیں جو گل نہیں گلستہ تھیں اور ہیں۔ جنہیں نواز نے والے نے خوب نوازا اور بڑی فیاضی سے نوازا۔ ظاہر کا حسن، باطنی کمالات، حسن ذوق، حسن خیال بیک وقت کئی خوبیوں سے نواز دیئے گئے۔ میری نظر میں انہی جامع الکملات ہستیوں میں سے ایک عظیم الشان شخصیت میرے پیر کے پیر، پیر روشن ضمیر، مجسمہ جمال و کمال، شاعر بے مثال، اپنے زمانے کے بہت بڑے مصلح، شریعت و طریقت کے بحر بیکراں حضرت خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی قدس سرہ بھی ایک ہیں۔ بیک وقت فطرت نے انہیں ظاہری حسن، باطنی کمالات، حسن ذوق، حسن خیال، نفاست، پاکیزگی جیسی خوبیوں سے نوازا تھا۔ جو ایک دفعہ انکا ہوا پھر زندگی بھر کسی اور کی طرف دیکھنے کے قابل ہی نہیں رہا۔

حضرت خواجہ پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ تحصیل شجاع آباد نزد جلال کوٹ پیر والا گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں مزید تعلیم کے لیے اوچ شریف میں مولانا امام دین صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جو حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد تھے۔ کچھ کتابیں آپ نے اپنے بڑے بھائی مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس پڑھیں۔ باقی تعلیم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے خلیفہ مولانا محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ حضرت خواجہ پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس فقیر کا آبائی طریقہ قادری تھا۔ یہ عاجز شروع میں حضرت حافظ فتح محمد صاحب جلال پور پیر والا کا دست بیعت ہوا تھا۔ آپ عالم باعمل اور واعظ پر اثر تھے۔ آپ سخی، متوکل اور بے ریا انسان تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت پریشانی ہوئی اور اس نعمت کے حصول کے لیے کافی کوشش کی۔ پنجاب کے اندر کافی گادیاں تھیں اور ظاہر میں تو

بڑا رعب تاب اور دبہہ تھا لیکن جس بات کو میں ڈھونڈ رہا تھا کہ ایسا پیر ملے جس کے پاس شریعت و طریقت دونوں موجود ہوں وہ تلاش بسیار کے باوجود کہیں حاصل نہیں ہوئی۔

حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کے لیے عرض کی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لیے وہ دعا مانگوں گا جس کا تجھے خود پتا چل جائے گا۔ یہ اس دعا کا اثر ہے کہ جس نے مجھے ولی کامل حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ سندھ میں تبلیغ دین کی خاطر تشریف لانے کا واقعہ آپ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ میرے پیر و مرشد محبوب الہی خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا تبلیغی مشن پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور اپنے خلفاء کو اپنی صوابد پر ان کے خیالات اور صلاحیتوں کے مطابق مختلف علاقوں میں بھیجا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور مولانا عبدالمالک صاحب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ دوران گفتگو مولانا عبدالمالک صاحب نے کہا میرا دل چاہتا ہے کہ کاش حضور پیر قریشی مجھے تبلیغ کے لیے ہندوستان بھیجیں کیونکہ ہندوستان میں اور علاقوں کے بنسبت اہل علم زیادہ ہیں۔ وہاں کے لوگ اس نعمت (روحانیت) کی قدر کریں گے۔ جس پر میں نے بھی انہیں بتایا کہ مولانا صاحب میری یہ تمنا ہے کہ حضور مجھے سندھ میں تبلیغ کا حکم فرمائیں تو بہت ہی اچھا ہو کیونکہ سندھی لوگ اللہ والوں کے بڑے عاشق ہیں۔

آپ جب سندھ میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت سندھ میں مسلمانوں کے دینی حالات عموماً ابتری کا شکار تھے۔ شہروں کے دنیا دار، جدید تعلیم یافتہ اور بڑے لوگ شریعت مطہرہ کی پابندی کرنا اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔ آپ اپنے بڑے خلیفہ دست راست حضرت خواجہ سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے مشورے اور بے حد اصرار پر سندھ میں تشریف فرما ہوئے حقیقت یہ ہے کہ ہم سندھ والوں کے لیے حضور پیر مٹھا نور اللہ مرقدہ کی آمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت تھی جو کہ حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے صدقے نصیب ہوئی۔ حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے جماعت کے ساتھ مل کر کچے کے علاقے میں ”دین پور“ نامی بستی کی بنیاد رکھی اور اس طرح سندھ میں ایک روحانی درس گاہ بلکہ تربیت گاہ کا قیام عمل میں آ گیا۔ اسی کے ساتھ ہی بڑے ہی زور شور کے ساتھ تبلیغ کے کام کو وسعت دی گئی۔ جماعت میں دن دوئی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی گئی۔ لوگ جوق در جوق طریقہ عالیہ میں داخل ہونے لگے۔ سندھ کے کونے کونے میں آپ کا پیغام پہنچ گیا۔ باہر سے آنے والی جماعت کی سہولت کو مد نظر



رکھتے ہوئے لاڈکانہ کے قریب ”رحمت پور شریف“ کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے لئے حصول زمین کی مد میں اخراجات وغیرہ بالخصوص حضرت سہنا سائیں نے ادا فرمائے، حضور پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کو سندھ کی دھرتی اتنی پسند آئی کہ آپ نے اس سے جدا ہونا گوارا نہ کیا اور آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سندھ میں ہماری میٹھیں لگ گئی ہیں۔

حضور پیر مٹھا نور اللہ مرقدہ کو اللہ نے ایسا حسن و جمال عطا کیا تھا جس کو الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ کے چہرہ انور، مہتاب منور کو الفاظ کا روپ دینے سے اس عاجز کی زبان اور قلم کو طاقت نہیں اور شاید ہی کسی کو اتنی ہمت ہو کہ لفظوں کے روپ میں اُس چودھویں کے چاند کو بیان کر سکے۔ آپ کا چہرہ انور جس نے بھی دیکھا ہوگا، بشرطیکہ منافق نہ ہو، یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ایسا نورانی چہرہ آج تک نظر سے نہیں گذرا۔

میانہ قد، صاف رنگ، سفید گھنی ڈاڑھی، متناسب جسم، ناک نقشہ پرکشش بلکہ سراپا پرکشش جس نے یا جنہوں نے آپ کی زندگی میں ایک جھلک دیکھی وہ کہتے ہیں کہ ایسا سراپا آپ کے بعد کبھی بھی نہیں دیکھا۔

مہتاب ہے یا نور کی خوابیدہ پری ہے الماس کی مورت ہے مندر میں دھری ہے گفتگو ایسی شیریں اور خطیب اس پائے کے کہ کبھی کبھی گھنٹوں خطاب بھی کیا لیکن نہ سامعین کا جی بھرتا نہ خطابت کی علمیت، زور بیاں اور روانی میں فرق آتا اور تاثیر کا کیا کہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے؟

کروں گا موم اک دن پتھروں کو اگر تاثیر ہے میری زباں میں شاعر نے پتھروں کو موم کیا یا نہیں خدا جانے، لیکن اس خطیب کی اثر انگیزی ایسی کہ سامعین کی زندگی میں انقلاب برپا ہو جاتا۔ گویا سحر کر دیتے ایسا ساحر جس کا اثر تازیت قائم رہتا۔

عالم تھے، عارف تھے، اپنے زمانے کے بے مثل صوفی اور حقیقی صوفی جن کی صفائے قلب، صفائی عمل، صفائے نظر کو ہر انصاف کی نظر رکھنے والے نے دل سے تسلیم کیا۔ اگر یہ کہوں تو مبالغہ یا نا انصافی نہ ہوگی کہ آپ کی زندگی پر صوفی اور تصوف کا رنگ غالب رہا۔ سلف کے صوفیاء کی طرح اپنے خیالات و واردات کو اشکال میں پیش کرنا بھی خوب جانتے تھے۔ فی الوقت آپ کی شاعرانہ ذوق اور آپ کے دیوان کے متعلق چند معروضات پیش کرنا مقصود ہیں۔ آپ کے شعری مجموعے سے ہر شخص اپنے، اپنے ذوق اور مزاج کے مطابق لطف اٹھاتا ہے۔ اہل طریقت معرفت کے مونی چنتے ہیں تو اہل ذوق ان کے کلام سے محبت و عقیدت کی مٹھاس چکھتے ہیں اور شعراء اور ادیب ان کی شاعری کی نزاکتوں اور باریکیوں کو دیکھ کر سر دھنتے ہیں۔

آپ کے کلام میں کئی خوبیاں ہیں ادیب اور ناقدین حضرات توجہ مبذول کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ خود بھی محظوظ ہوں گے اور صاحب کلام کی قادر الکلامی کی معترف بھی۔ خصوصاً یہ خوبیاں تو آپ کے کلام میں نمایاں ہیں جو صاحبان فن بیک نظر محسوس کر سکتے ہیں

1۔ بحیثیت ایک شاعر آپ کے تخیل کی بلند پروازی۔

2۔ مکرم کی فصاحت و بلاغت

3۔ آپ کے تجر علمی اور علوم معرفت کی جھلک آپ کی شاعری میں۔

4۔ ذخیرہ الفاظ کی فروانی اور زبان کی لطافت و صحت۔

5۔ شعری خوبیوں اور فنی مہارت کے ساتھ، ساتھ مضمون آفرینی۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ شاعر کی سوچ نظریات و عقائد، اس کا علم و شعور اس کی شاعری پر اثر انداز ہوتا ہے اور ماحول بھی اپنا اثر دکھاتا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ کوئی ادیب، شاعر اور ماہر فن دیوان کا تجزیہ پیش کرتا اور وہ دیوان میں بطور تبصرہ شامل ہوتا۔ میں اپنی معروضات میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ حضرت کی شاعری میں جہاں بہت سے اصناف سخن شامل ہیں وہیں تین نمایاں اور منفرد ہی ہیں اور ان میں موجود انفرادیت سے کچھ پردہ اٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں

1۔ حمدیہ شاعری 2۔ نعتیہ شاعری 3۔ پیر و مرشد کی منقبت

حمدیہ کلام پڑھتے قاری کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ کلام کسی عالم ربانی اور عارف باللہ کا کلام ہے جس کے قلب و ذہن پر عظمت خداوندی چھائی ہوئی ہے۔ کہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صاحب کلام مقام مشاہدہ پر فائز ہے۔ اور جب آپ نعتیہ کلام پیش کرتے ہیں تو اس میں جہاں پاکیزہ رنگ، پاکیزہ خیال، بلند مضامین اور فکر کی رعنائیاں ہر ہر مصرعہ سے جھلکتی ہیں وہیں پڑھنے والے کا قلب و ذہن خوب خوبیاں، فخر آد میان، علیہ التحیہ والثناء ﷺ کے عشق و محبت سے سرشار ہوتا ہے وہیں یہ بھی کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ ایسا کلام اسی کی زبان سے نکل سکتا ہے جس کی ہر سانس عشق رسول ﷺ میں مستغرق ہے اور اسی سے سرشار بھی ہے

جے توں چاہیں احد کوں ملنا احمد نام پکانید ے رہ

جتھاں جو دیکھیں نام محمد چم چم اکھیں لئید ے رہ



اس طرح کے کئی اشعار آپ کی نظر سے گذریں گے پڑھتے پڑھتے آپ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ نعت سرور کائنات ﷺ پیش کرتے کرتے آپ ﷺ کی آل، اصحاب، ازواج اور اہل بیت بھی شامل غزل و نعت فرما دیتے ہیں، جس سے آپ کے نظریئے کا علم ہوتا ہے کہ آپ کی نزدیک یہ سب چاند ستارے بھی اسی سورج سے روشنی پانے والے ہیں ان کی تعریف بھی حقیقت میں اسی سورج (سرور کائنات ﷺ) کی مدح سرائی ہے۔ نعت کا مقام، مقام ادب ہے

ادب گایست زیر آسمان نور عرش نازک تر کہ نفس گم کردہ میں جنید و بایزید اس جا اسی لیئے ہر جگہ ہر ادب کو ملحوظ رکھا ہے اور نعتیہ کلام کی یہی سب سے بڑی خوبی ہونی چاہیے۔ اور کلام کا ایک بڑا حصہ وہ ہے جو از اول تا آخر وارفتگی کے عالم میں کہا گیا ہے، وہاں کلام اور شعر کی ہر مصرعہ سے سوز و گداز، حسن و دلنوازی، بے خودی اور جذب و شوق جھلکتا ہے یہ وہ حصہ ہے جو آپ نے اپنے پیر و مرشد شیخ العرب والعم، مجدد دوراں حضرت خواجہ فضل علی قریشی (قدس سرہ العزیز) کی شان، آپ کے فیضان، آپ سے دوری کے درد اور آپ کے وصل کی شیرینی اور مٹھاس کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مکمل جذب و استغراق ہے اور یہ کہنے اور لکھنے کی چیز نہیں محسوس کرنے کا مقام ہے۔ ایسے کلام کو پڑھتے ہوئے اہل دل، اہل نسبت ضرور محظوظ ہوں گے نہ صرف محظوظ بلکہ فیضیاب بھی ہوں گے۔

پھر وہ حصہ ہے جس میں سے حضرت جامی کی احرار نامہ، شیخ باہو کے دوہے، حضرت بلھے شاہ کے اشعار اور خواجہ غلام فرید علیہم الرحمہ کے کافیوں کا نکس جھلکتا محسوس ہوتا ہے۔ آخر میں کچھ الفاظ جامع اور مرتب جناب صاحبزادہ محمد دیدہ دل (دامت برکاتہ) سجادہ نشین درگاہ غریب آباد شریف لاڑکانہ کے متعلق سپرد قلم کرنا ضروری ہیں۔

صاحبزادہ کی حسن صورت اور حسن سیرت دیکھنے والوں کو حضرت پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کی یاد دلادیتی ہے۔ آپ کے حسن ذوق و نگاہ انتخاب میں آپ کے نانا جان کی جھلکیاں محسوس ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی بلند تخیل و صاحب ذوق ہیں اور شاعری سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ آپ کی شاعری کے اندر بھی سوز و گداز محسوس ہوتا ہے اور دردمند دل نظر آتا ہے۔ آپ نے بڑی کوششیں اور کاوشیں فرما کر اپنے نانا جان کے مجموعہ کلام کو محفوظ کیا ہے اور اس

کو ایک دیوان کی صورت میں عوام الناس کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ آپ کے کلام کا کچھ حصہ ایک مرتبہ پہلے بھی شائع ہو چکا ہے لیکن نامکمل، غیر مرتب اور صحت و تصحیح سے عاری۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی بے پناہ کاوش اور ذوق سلیم کے بغیر اس کا مکمل حسن ترتیب سے مزین ہو کر اور صحت و طباعت کی خوبیوں سے آراستہ ہو کے اہل نظر و اہل نسبت کے ہاتھوں تک پہنچنا بہت ہی مشکل تھا۔ لیکن چونکہ آپ حضرت پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں اور سب سے اہم بات کہ حضور پیر مٹھا کے کلام کا بہت سارا حصہ حضرت کی وفات کے بعد حضرت کی صاحبزادی صاحبہ دامت برکاتہا و عمت فیوضہا بالصحتہ والعافیتہ (جو کہ صاحبزادہ دیدہ دل صاحب کی والدہ ماجدہ ہیں) کے پاس محفوظ تھا تو یہ کام صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب ہی کر سکتے تھے۔ اس طرح اس کلام کو تحریری صورت میں عوام الناس کے سامنے لانے میں صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کے ساتھ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مخدومہ محترمہ کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ اور چونکہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی زیادہ تر شاعری سرائیکی زبان میں ہے تو اس کی املا اور درستی بھی کوئی صاحب ذوق ہی کر سکتا ہے اور اس کام کے لیے مخدومہ محترمہ سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے جنہوں نے اپنے پیارے بابا جان کے زیر سایہ پرورش پائی اور حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ ذوق تک رسائی حاصل کی اور اس کلام کو نہ صرف اپنے کانوں سے سنا بلکہ اس میں موجود حکمت کے موتیوں تک بھی رسائی حاصل کی اور اس پر فیض کلام سے حظ وافر حاصل کیا۔ الحمد للہ اس دیوان کی تصحیح و درستی صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب، ان کی والدہ ماجدہ مخدومہ محترمہ اور صاحبزادہ محمد دیدہ دل کی نانی جان کے ہاتھوں تکمیل تک پہنچی۔ حقیقت میں ان پر قرض بھی تھا، بقول فیض احمد فیض

خاک رہ جانان پر کچھ خوں تھا گر واپنا      اس فصل میں ممکن ہے یہ اتر جائے  
قرض اترے نہ اترے ایک حق ادائیگی ضرور ہو جائے گی۔

خدا مرتب و جامع کی کاوش کو قبولیت کا شرف بخشے اور صاحب کلام کی طرح اس مجموعہ کلام کو بھی مقبولیت عطا فرمائے اور اہل ذوق کو تسکین اور اہل نسبت کو روحانی سکون میسر کرے۔ آمین

حیدر صاحب  
۱۵۶۶ھ آباد شریف کنہہ بارو

۹ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ



سید السادات حضرت سائیں غلام حسین شاہ دامت برکاتہم

(خلیفہ حضور پیر مٹھا)

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

کتاب "دیوان غفاریہ" کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا جو حضرت قبلہ عالم پیر مٹھا کے منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل ثبوت ہے۔ کتاب توحید باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول ﷺ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور پُر کیف ہر مومن عوام و خاص کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔ کتاب کی بار بار زیارت و مطالعہ کرنے سے ایک نیا ذوق کیف و سرور روحانی حاصل ہوتا ہے۔ مولیٰ عز و جل اپنے حبیب محبوب ﷺ کے طفیل اس عظیم تصنیف لطیف کو مقبول خاص و عام بنائے اور اس کتاب کی جمیع و ترتیب و اشاعت پر صاحبزادہ دیدہ دل کو شاد و آباد رکھے۔ آمین بجاہ

سید المرسلین ﷺ

ما لہن جسے نگاہ سرگرم جو محتاج

بزرگ غلام حسین شاہ

غفاریہ نقشبندیہ

درگاہ حسین آباد شریف، قمبر

حضرت سائیں محمد رفیق احمد شاہ فضلی دامت برکاتہم  
(نواسہ پیر فضل علی قریشی)

وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعد وعلی آله اصحابہ الذین نواعدہ اما بعد حمد صلوة کے بعد یہ  
کترین جمدہ ناظرین کرام کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ سید اکملین عمدۃ الصالحین زبدۃ الواصلین  
حضرت مولانا محمد عبدالغفار صاحب المعروف پیر مٹھاسائیں رحمہ اللہ کی سیرہ اور جانشین اور انکے خانوادے کے  
چشم و چراغ محبی و مخلصی حضرت صاحبزادہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب نے زیر نظر کتاب دیوان غفاریہ کی کتاب  
کی تصحیح کرنے اور اس پر تاثرات قلمبند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ ناچیز اگرچہ اس کام کا اہل محتمل نہیں تھا مگر  
حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی عزت و عظمت اور قدرت و منزلت اور وقعت و محبت جو میری دل میں  
ہے اسکے پیش نظر تعمیل حکم پر مجبور ہو گیا مشہور ہے ان المحب لمن یحب مطیع اس لیے مختصر عرض ہے کہ  
حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والاصفات کسی قسم کی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

انکے علمی و عملی کمالات اور دینی و سماجی و ادبی خدمات انکی جلالت شان پر شاہد عدل ہیں اس لیے  
حضرت پیر مٹھا رحمہ اللہ کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہے۔ ویسے تو ہر انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی  
صفات کا مظہر بنایا ہے جیسے حدیث شریف میں ہے خلق اللہ آدم علی صورۃ اور ساتھ ساتھ حکم بھی تخلقوا با  
خلاق اللہ۔ مگر اولیا اللہ، اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہوتے ہیں جیسے صفات باری تعالیٰ لامتناہی ہیں ایسے ہی  
اولیاء کاملین کے کمالات بھی بے حد و بے عدد ہوتے ہیں جنہیں ضبط تحریر میں لانا ناممکن ہے صرف حصول  
برکت کیلئے چند سطور لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

چونکہ آپ عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز تھے اس لیے آپ نے حضور علیہ السلام کی شان میں بہت  
نعتیں لکھی ہیں جن سے کمال محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپکے ہاں کثرت سے نعت خوانی ہوتی تھی آپ قادر  
الکلام تھے اور برجستہ اشعار فرماتے تھے آپکا کلام الہامی تھا اس لیے آپکا کلام تکلف یا گہری سوچ کا نتیجہ نہیں



ہے۔ آپ پر ہر وقت رقت طاری رہتی تھی اور سوز و گداز عشق و مستی میں پر کیف رہتے۔ اس لیے آپ کے کلام میں بھی عشق و محبت و ادب کا رنگ غالب ہے یہی وجہ ہے کہ دیوان غفاری کو پڑھنے اور اس سے متاثر اور محفوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا دل میں محبت کا جوش و ولولہ اور تلاطم اور ہیجان پیدا ہوتا ہے، یہی وہ باطنی کیفیات ہیں جسے نسبت باطنی کہا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔

پھر حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں روانی اور تسلسل اور کافیہ بندی اور سجع بندی بھی کمال کی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ کلام میں کوئی اغلاق اور ابھام بھی نہیں ہے۔ اپنے ماضی الضمیر کو آسان لفظوں میں سمجھانا، حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا ہی خاصہ ہے۔ آپ کا کلام حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول ﷺ اور مناقب اہلبیت اطہار و اصلاح معاشرہ اور عام مسلمانوں کو نصیحت اور اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ صاحب قریشی ہاشمی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ساتھ کلام میں عجز و انکساری تواضع۔ مسکنت ادب سے ظرافت کا اظہار بھی خوب کیا ہے اور عشق و مستی سوز گداز اور جذب کی کیفیات بھی آپ کے کلام سے چھلکتی ہیں۔ اور آپ کا کلام اس سے لبریز ہے۔

فیاض عارف طیب احسن عجیب عامل قرآن تھے،

غفار عاشق امین سالک خطیب کامل بیان تھے۔

میں اپنے محسن و مشفق حضرت صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس خاکسار کو دیوان غفاریہ پر نظر ثانی کرنے کی سعادت بخشی، اس ناچیز نے بالاستیعاب اس دیوان مبارک کا مطالعہ کیا اور اس سے برکت حاصل کی۔ اس دیوان مبارک کے مطالعہ کی برکت سے اپنی اصلاح کی طرف قدرے میلان پیدا ہوا۔ اور اللہ والوں سے محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب نے دیوان غفاری کی جمع و ترتیب تالیف طباعت و اشاعت کرا کر امت مسلمہ پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ اور حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جانشین ہونے کے ناطے آپ کا اخلاقی فرض بھی بنتا تھا کہ وہ اپنے نانا جان حضرت پیر مٹھا کی

اِس گراں نمایہ روحانی اثاثہ اور ورثہ کو لوگوں میں تقسیم کراتے۔

ماشاء اللہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سیرت و صورت کے لحاظ سے اپنے جد امجد حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ مماثل ہیں۔ آپکے کریمانہ اخلاق۔ تواضع۔ انکساری مہمان نوازی اور ہر ایک اسے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور غریبوں کی مدد کرنا اور ہر ایک کی مشکل میں کام آنا یہ آپکا وطیرہ ہے۔ او خیر میں شامل ہے۔ آپکی بی نفسی اور سادگی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ نہد شاخ پر میوہ سر زمین۔ ماشاء اللہ آپ اپنے کابرین کی نقش قدم پر چلتے ہوئے۔ سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت اور تبلیغ دین میں بھی کوشاں ہیں آپکے مرکزی درگاہ غریب آباد شریف میں روزانہ حتمات مراقبات اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خاکسار یہاں پر اکثر حاضر ہو کر باطنی کیف و سرور حاصل کرتا رہتا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک اگرچہ رگاہ رحمت پور شریف میں ہے۔ مگر آپکی روح مبارک یہاں پر موجود ہے۔ حضرت صاحبزادہ اور صاحب موصوف کیلئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی زیر نگرانی و سرپرستی میں کام رہے ہیں۔ یقیناً مخدومہ والدہ صاحبہ کی تربیت اور پر تاثیر دعائیں شامل حال ہوں گی۔ اور رنگ لاتی رہیں گی مخدومہ والدہ صاحبہ جو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی ہونے کی شرف رکھنے کے ساتھ ساتھ اس وقت کی رابعہ بصریہ ہیں۔ اس وقت مختلف جسمانی عوارضات کے باوجود بڑی ہمت و استقلال سے مستورات میں شب و روز تبلیغ دین کی انتھک محنت فرما رہی ہیں اور تبلیغ دین کا جذبہ رکھتی ہیں۔ اور خواتین کا ایک جم غفیر ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مخدومہ صاحبہ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ اور انکو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو روز افزوں ترقی و درجات و مقامات نصیب فرمائے۔ اور حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خانوادے اور متعلقین و متوسلین کے حق میں یہ دعائیں قبول فرمائے۔ آمین غم آمین

بجاء سید المرسلین علیہ وآلہ الرف من التحیات والتسلیم

خاکپائے درویشان محمد رفیق فضل عفی عنہ



حضرت علامہ عبدالرحمن غفاری بخش طاہری  
خلیفہ پیر مٹھا

یہ بات انظر من الشمس ہے کہ سیدی و مرشدی حضور پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ وقت کے مجدد تھے اور شاعری میں سعدی زمانہ تھے۔ آپ کے فیض بابرکت سے ہزار ہا قلوب مزین و مصفا ہوئے، جس طرح آپ کے دور میں آپ کا کوئی پیر ثانی نہ تھا اسی طرح آپ کے کلام (چاہے وہ مکتوب، ملفوظ یا اشعار کی صورت میں کیوں نہ ہو) کا کوئی نظیر نہیں۔

آپ کی شاعری کوئی مصنوعی شاعری نہ تھی بلکہ سراپا حقیقت و عشق پر مبنی تھی۔ آپ کی لکھی ہوئی حمد باری تعالیٰ، نعتوں اور مقبتوں سے یہ بات مترشح ہے کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اور اپنے شیخ کامل کے ساتھ محبت کاملہ اور فنایت تامہ حاصل تھی۔ آپ کی لکھی ہوئی شاعری میں یہ اثر ہے کہ جب آپ کے غلام آپ کی لکھی ہوئی حمد باری تعالیٰ یا نعت و منقبت کو پڑھتے ہیں تو سامعین پر جذب و رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

یہ عاجز خراج تحسین پیش کرتا ہے حضرت قبلہ سائیں صاحب زادہ محمد دیدہ دل صاحب دامت برکاتہ کو جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود بڑی محبت و محنت کے ساتھ حضور پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی حمد، نعتوں اور مقبتوں کو جمع کر کے ایک کتاب کی صورت دی اور اس کا نام ”دیوان غفاریہ“ رکھا۔

یقیناً یہ ”دیوان غفاریہ“ ہم فقراء اور غلاموں کے لیے ایک بہت بڑے خزانے اور غیر معمولی سوغات سے کم نہیں۔

اللہ تعالیٰ سائیں صاحب زادہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

فقیر عبدالرحمن غفاری بخش طاہری

09-11-2011

حضرت سائیں محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری

خلیفہ پیر مٹھا

الحمد لله منشی الخلق من عدم. ثم الصلوة على المختار في القدم. مولای سلی و سلم دائما عبدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم.

اما بعد! فقیر محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری عرض گزار ہے کی عاجز نے کچھ عرصہ حضور قبلہ عالم، نائب سید المرسلین حضرت خواجہ محمد عبدالغفار فضلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں گزارے۔ میرے علم و مشاہدے کے مطابق حضور قبلہ عالم پیر مٹھا سائیں نے امت محمدیہ میں تزکیہ و اصلاح نفوس، تصفیہ اذہان و قلوب کا انقلابی فکر پیدا فرما کر علماء کرام کو ظاہری علوم کی ساتھ ساتھ باطنی علوم کا روشناس بنایا اور صوفیاء کرام کے دلوں میں ذکر و فکر، مراقبہ مشاغل تصوف کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی طلب و ترویج پیدا کی اور عوام الناس کو حقیقی زندگی سے روشناس کرا کے صراط مستقیم پر گامزن فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ تقریر و تحریر نظم کی صورت یا نثر کی صورت۔ سامعین و قارئین کے قلوب و اذہان کو اسی قدر متاثر کر سکتی ہے جس قدر اس میں مقرر و محرر کے قلبی جذبات و احساسات کا دخل ہوگا۔ پیش نظر کتاب (دیوان غفاریہ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، جو کہ حضور قبلہ عالم حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ مطالعہ و سماعت سے نیاز و وق، سرور و کیف حاصل ہوا۔ اللہ عز و جل سے اس عاجز کی استدعا ہے کہ اللہ عز و جل اپنے حبیب لیب کے طفیل اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنائے۔ اور اس کتاب کے جامع و ناشر و مرتب جناب صاحبزادہ والا شان نواسہ حضور قبلہ عالم حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ سائیں دیدہ دل زیدہ مجدہ کوشاد و آباد فرمائے۔ آمین! بجاہ نبی الکریم سید المرسلین.

لاشی الفقیر محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری

رحمت پور شریف متصل نہریل، چکی، تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب

پنجاب، پاکستان



## حضرت سائیں پیر کرم اللہ الہی دامت برکاتہم

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام على اشرف المرسلین، وبعد:

وہ سندھ کا اک سنہرا دور تھا۔ ادھر حضرت قبلہ مشوری صاحب کے قال اللہ و قال الرسول کے تدریسی انوار چمک رہے تھے تو ادھر سے حضرت حافظ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ خاموش نگاہوں سے لوگوں کی تقدیریں بدل رہے تھے۔ ادھر حضرت حاجی دلہراد لوڑھو شریف میں بیٹھ کر اپنی دعاؤں، نگاہوں اور حکمتوں سے مخلوق کی حاجت برآیاں کر رہے تھے۔ تو پاٹ شریف، سونو جتوئی، گڑھی یاسین، ٹٹھ میں علم و عمل کے چراغ چمک رہے تھے جن کی روشنیان گھر گھر کو منور بنا رہی تھی۔ اس دوران شمال کی طرف سے آفتاب ولایت ماہتابِ رشد و ہدایت، سندھ کے افق پر چمکے اور ایسے چمکے کہ سندھ کے افق پر چھا گئے۔

وہ پیر طریقت، قطب عالم حضرت خواجہ محمد عبدالغفار عرف پیر مٹھار حمت اللہ علیہ کی نورانی شخصیت تھی۔ جو نہ صرف عاشقِ خدا اور صوفی باصفا تھے، بلکہ جید عالم دین، مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔ آپ رحمت الہی کے بادل بن کر سندھ کی سرزمین پر برسے، اور ایسے برسے کہ دلوں کی ویران اور بنجر زمینیں آباد ہو گئیں۔

آپ نے نہ صرف روحانی اور وجدانی تقریروں سے مخلوق کی رہبری و رہنمائی فرمائی لیکن آپ نے قلم و قریطاس کے ذریعے بھی پیامِ حق کو عام کیا۔ آپ بہترین نثر نویس اور بے مثال شاعر بھی تھے۔ جس کا زندہ ثبوت یہ کتاب دیوان غفاریہ آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد دیدہ دل کا شکر گزار ہوں جنھوں نے محض کرم کر کے دیوان مبارک کی ایڈیٹنگ اور سیٹنگ کی خدمت کا اس ناچیز کو موقعہ خدمت عطا فرمایا اور ساتھ ہی حکم فرمایا ہے کہ حضرت پیر مٹھار حمت اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کے کلام کے بارے میں کچھ لکھوں، یہ ان کی ذرہ نوازی ہے ورنہ کہاں یہ کمترین عاجز اور کہاں حضرت پیر مٹھار سائیں کی نورانی شخصیت۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

حضرت پیر مٹھا کی شخصیت حیرت انگیز خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ میرے والد کرم جی جنھوں نے انیس برس حضرت کی خدمت میں گزارے تھے وہ فرماتے تھے کہ آپ حسن صورت اور حسن سیرت کا مرقع تھے۔

جب دنیا دار آئے تو عقلی انداز میں، اہل دل اور اہل معرفت آئے تو انتہائی دلاویز جذباتی انداز میں ان کی ذہنی خلفشار کا علاج کیا۔ آپ زمانہ کے نقاد تھے۔ زمانہ کے رگ پر ان کا ہاتھ تھا۔ لوگوں کے ضمیر اور مافی الضمیر سے پل میں واقف ہو جانے کی خداداد صلاحیت کے مالک تھے۔

آپ نے کسی جگہ کو اپنا وطن نہیں بنایا۔ جہاں ضرورت محسوس کی جہالت کا اندھیرا دیکھا وہیں پر پڑاؤ کیا۔ مخلوق جوق در جوق آنے لگی، فیض پانے لگی پھر وہاں سے بوریا بستر باندھا کسی اور مقام کو منتخب کیا۔ جوں جوں چلتے گئے شریک راہ بڑھتے گئے قافلہء عشاق بڑھتا گیا اور عشق و محبت کی ایسی ہمدی پڑھتے گئے کہ لوگ پیر مٹھا کی اس میٹھی آواز میں مسرور اور مجذوب ہوتے گئے۔ آخر میں رحمتپور لاڑکانہ کو رحمتوں سے نوازا اور اب بھی نواز رہے ہیں۔ آپ نے نہ کبھی دوستوں سے فریب کیا نہ دشمنوں سے انتقام لیا۔ نہ کسی سے ذاتی عناد رکھا۔ نہ کسی سے دشمنی رکھی نہ کسی کو دشمن بننے کا موقعہ دیا۔ باقی جو حاسد تھے اور فی سبیل اللہ کے دشمن در پیہ آزار تھے ان کو بھی محبتوں سے قریب کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

ان ساری تبلیغی مساعی کے باوجود قرطاس و قلم کو بالاء طاق نہیں رکھا۔ اپنے ذہن رسا سے علمی و روحانی جوھر پارے سپرد قلم کرتے رہے۔ جو کچھ لکھا حق اور حقیقت لکھا۔ جب من میں آیا قلم ہاتھ میں لیا اور کاغذ پر معنی کے موتی بکھیرتے گئے۔ جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

حضرت پیر مٹھاسائیں رحمت اللہ علیہ کے مبارک کلام کو دیکھتے ہیں تو آپ کے کلام میں سوز و گداز نظر آتا ہے جو دلوں کو گرمانے والا ہے۔ آپ کا ہر شعر مفلسوں کی محفل کا چراغ ہے۔ عقائدِ اہلسنت کو دلنشین انداز میں بیان فرماتے ہیں، تصوف کی باریکیوں کو حسین انداز میں شعروں میں بیان فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام روح کو تڑپانے قلب کو گرمانے والا ہے۔ عشاق کی دلوں کا ایندھن ہے۔ جس میں صوفیانہ رنگ ہے۔ عارفانہ ڈھنگ ہے اور عاشقانہ ترنگ ہے۔ توحید الہی میں آپ وحدۃ الشہود کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں:

چھڈ مسئلے علم مسائل، سٹ ججٹاں عقل دلائل

سٹ نحوی فعل تے فاعل، سٹ کوڑے جھگڑے جھیرے

آپ قطب عالم حضرت پیر قریشی رحمت اللہ علیہ کے جس مدرسہء محبت سے فارغ ہو کر نکلے اس میں



آپ کو عشق و محبت کے اسباق پڑھائے گئے، جن کو آپ پوری عمر گنگناتے رہے۔ اس لئے آپ کے کلام میں سوز و ساز رومی بھی ہے اور پیچ و تاب رازی بھی ہے۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور سرائیکی کے نفز گو شاعر اور سخنور تھے۔ آپ کا کلام حمد، نعت، مناجات، دوہڑے، نصیحت پر مشتمل ہے جس میں قرآن و حدیث کے ارشادات حسین انداز میں بیان فرماتے ہیں۔ تصوف کے اسرار و معارف عام فہم انداز میں بیان فرماتے۔ جس میں سلاست بھی ہے، غلبہء حال بھی ہے، وارداتِ غیبی اور انور لاریبی کا ایک تسلسل بھی ہے۔

قلم و قمر طاس کے سفر میں بہت سخن دانوں اور دانشوروں کو پیچھے چھوڑ گئے، جب ان کے اشعار کو پڑھو تو حافظ شیرازی اور سعدی کے کلام کی گزریں کھلنے لگتیں، رازی اور رومی کے راز فشاء ہونے لگتے ہیں۔ بیدل، بچل، بلھے شاہ اور باہو کے رنگ نظر آتے ہیں۔ بابا جان فرماتے تھے کہ آپ کو عربی فارسی، اردو، پنجابی، سرائیکی کے لاتعداد شعر، مثنویاں قصیدے مسدس، مخمس، قطع، نعتیں، غزلیں یاد تھیں۔ جب شعر پڑھتے ہیں تو دلائل و براہیں والا نظر آتا ہے۔ روئے شعر جب عشقِ الہی کی طرف ہوتا ہے تو فنا و بقا کے اسرار بیان فرماتے اور بات جب عشقِ رسول کی ہوتی تو آپ کے ہر حرف ہر لفظ اور ہر جملہ سے محبتِ رسول ٹپکتا نظر آتا ہے۔

آپ لسان الوقت تھے۔ زمانہ کے حالات کی نبض پر ہاتھ تھا جو کچھ بیان فرمایا اس میں بے پناہ تاثیر ہے۔ کچھ اشعار کو تو ایسا قبول عام نصیب ہوا کہ عوام و خواص، علماء خطباء، مشائخ و اکابرین سلسلہ ان کو پڑھتے ہیں جس طرح آپ کا ایک شعر ہے۔

بک نہ ڈوہ ہزاراں پلے پر توں بخشنِ بارا،  
میں جیہاں کوئی بدتر نہ نظرے پھریم توئے بگ سارا۔

آپ کا نثر بڑا دلربا ہے ملاحظہ فرمائیں:

پیارے دوستو افسوس ہے عقل جلا دا۔ جو منکران قاطع البرہان دے، سوئے نبی دے  
فرمان دے۔ ضد کوں یکوئے، تے ایمان کوں ڈٹوئے۔ سوئے نبی دے کلم و انکار

کیونے۔ اللہ سائیں بچاوے آنجھی جالت کنوں، تے آنجھیں ضلالت کنوں، تے  
آخرت دی نجات کنوں۔

قطبِ عالم حضرت پیر مٹھاسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کے جامع، مرتب و ناشر، انیس اہلسنت،  
مخدوم غفاری جماعت حضرت خواجہ محمد دیدہ دل زید مجدہ ہیں۔ جو قطبِ عالم کی سب سے چھوٹی اور چیمپتی بیٹی  
عابدہ، زاحدہ، عالمہ، عاتقہ، صابرہ، شاکرہ، مغلّہ، مدّرسہ اماں بی بی کے لختِ جگر ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام  
حضرت مولانا غلام فرید تھا، جو قطبِ عالم کے قریبی رشتہ دار تھے۔

آپ نے اپنے نانا جان قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو جمع کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔  
آپ نے بڑی محنت و عرق ریزی سے آپ کا کلام سندھ پنجاب سے جمع کیا ہے اور پھر اسے ترتیب دی ہے۔  
کتاب لکھنا اور اس کی ترتیب دینا کتنا کٹھن کام ہے یہ تو وہ جانتا ہے جو اس راہ کار اہی ہے۔ حضرت سائیں دیدہ  
دل مدظلہ نے یہ کلام یکجا کر کے اور زیورِ طبع سے آراستہ کروا کر جماعتِ غفاریہ پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اس پر  
پوری جماعت آپ کی ممنون و مشکور ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

اللہ کریم ہم سب کو اس ولی کامل کے پر فیض کلام سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقیر کرم اللہ

خادم دربار فضل آباد شریف ماتلی سندھ

بدھ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ



## حضرت سائیں حضور بخش دامت برکاتہم

فقیر حقیر ابن الصدیق محمد حضور بخش صدیقی مجددی ثبت اللہ بنو ہدایتک عرض کرتا ہے کہ پیر طریقت رہبر شریعت نواسہ پیر مٹھا حضرت قبلہ محمد دیدہ دل غفاری مدظلہ العالی کا جماعت غفاریہ پر بڑا احسان عظیم ہے کہ آپ نے اپنے قبلہ نانائیں جان قدس سرہ کے تمام اشعار جمع کر کے کتاب بنام "دیوان غفاریہ" نشر فرمایا الحمد للہ۔

فقیر کو علم، عمل، فہم اور قوت نہیں کہ اس کتاب کا تعارف کرائے یا ایسی شخصیت کا شان بیان کرے یہ تو ان شہزادوں کی شفقت ہے کہ کسی حقیر خادم کو درپر بلا کر عزت کا تاج سر پر رکھ دیتے ہیں۔

فقیر ایک بار سالانہ عرس پیر مٹھا قدس سرہ میں درگاہ غریب آباد حاضر ہو کر صاحبزادہ محمد ظل صاحب سے عرض کیا کہ حضرت کو اطلاع دیں اور عرض کریں کہ کسی چیز کی ضرورت اور کسی کام کیلئے حکم فرمائے گا۔ صاحبزادہ پیغام پہنچا کر تھوڑی دیر بعد باہر آکر فرمانے لگا حضرت (ابو) فرما رہے ہیں کہ ہمیں آپ کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ ہے آپ کا اندازِ محبت۔

فقیر کتاب کے متعلق اتنا کہنا چاہے گا اور بس "دیوان غفاریہ" دیوان مٹھا پیر روشن دل دریں دارو کشف دیدہ دل۔

فقیر مؤلف کے متعلق اتنا کہنا چاہے گا اور بس "نواسہ پیر مٹھا" قدس سرہ۔ مٹھا پیر کے گل لالہ کے سر سبز و خوش ذائقہ چمکتے ہوئے جمیل و خوبصورت پھول۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

ندانی کہ سعدی مکان از چہ یافت نہ ہاموں نوشت نہ دریا شکافت

بخردی بخورد از بزرگاں قضا خدا دادہ اندش بزرگی صفا

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ حضرت مؤلف مدظلہ العالی کو صحت کامل اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کی شرف سے مشرف فرمائے آمین ثم آمین۔

فقیر ابن الصدیق محمد حضور بخش غفاری

صدیقی نقشبندی

حضرت سائیں محمد معصوم حبیبی بخشی طاہری مجددی نقشبندی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد:

الحمد للہ شہ الحمد للہ جتنا اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں کو ایسے کامل اکمل اللہ والوں کی نسبت عطا فرمائی۔ جنہوں نے ہم کو ذکر اللہ اور محبت رسول اللہ کا نور بخشا۔ حضور قبلہ عالم غوث الزماں محبوب رب العالمین حضرت خواجہ خواجگان محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھاسائیں جن کی زیارت اس گنہگار کو بچپن میں کئی بار نصیب ہوئی۔ اور حضور قبلہ عالم نے ذکر قلبی بھی عطا فرمایا۔ کیونکہ اس عاجز کے محترم والدہ و مرشد قبلہ حضور خواجہ حبیب الرحمنؒ حضور قبلہ پیر مٹھاسائیں کے خلیفہ تھے۔ حضرت جب اپنے شیخ کی بارگاہ میں جاتے تھے تو اپنے اہل خانہ کو حضور قبلہ عالم کی خدمت میں لے جاتے تھے۔

سبحان اللہ! حضور قبلہ پیر مٹھاسائیں کی زیارت سے خدا یاد آتا تھا۔ حضور کی صورت مبارک ہی جادو اثر تھی۔ بیان میٹھا اور پر اثر ہوتا تھا۔ حضور کی شاعری جس کے ہر لفظ میں نور اور مسحور کن اثر تھا مردہ دل غافل لوگ آپ کا کلام سن کر زندہ دل ہو جاتے تھے۔ عاشقوں کے عشق میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ جس مجلس میں حضور کا کلام پڑھا جاتا ہے تو لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضور کے اس سرانیکی کلام میں ایسی کرامات ہیں کہ ہر زبان کا بندہ اس کو سمجھ جاتا ہے۔ اور جھوٹے لگتا ہے۔ خواہ سندھی ہو، بلوچی ہو، پختون ہو مستفیض ہوتے ہیں۔

اس عاجز کے والد محترم قبلہ خواجہ حبیب الرحمنؒ نے حضور کی کافیاں اور نعتیں وغیرہ قلمی لکھی ہوئی تھیں۔ جن کو پڑھنے سے بڑا لطف آتا ہے۔

پیر میڈے جھیاں پیر نہ کوئی نہ جسمی نہ جایا  
سکن ولی حیدرے ڈیکھن کیے پکھڑے اساڈے آیا۔

حضرت پیر مٹھاسائیں نے اپنے شیخ کی عقیدت میں بے پناہ متقبتیں تحریر فرمائیں۔ ان کو پڑھ کر



مریدین میں عقیدت و محبت کا دریا موجزن ہو جاتا ہے۔

آج ہمارے پیارے صاحبزادہ قبلہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب زید مجدہ نے شفقت فرمائی کہ دیوان غفاریہ کی اشاعت فرما کر ہم فقیروں پر کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تاقیامت سلامت رکھے۔ آپ کے فیض میں دن رات ترقی عطا فرمائے۔ اور حضرت پیر مٹھا سائیں کا یہ فیض ساری دنیا میں جاری رہے۔ آمین

لاشئ فقیر محمد معصوم حبیبی بخش طاہری مجددی نقشبندی

سکنہ دربار حبیبیہ معصومیہ سانوال،  
تحصیل کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ، پنجاب

علامہ سائیں جمیل احمد نوری نورپوری

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے،  
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے۔

پیر پیراں قیومِ زماں، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، قطب الارشاد حضرت خواجہ محمد عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندی کے ایک روشن چمکتے ہوئے چراغ بن کر سندھ میں تشریف فرما ہوئے، اس وقت سندھ کے شرعی اخلاقی اور معاشرتی حالات ابتر تھے۔ رب کائنات نے تمام شرعی اخلاقی اور سماجی صفتوں سے آراستہ کامل اکمل ولی اللہ بھیجا، جنہوں نے اپنی نورانی نگاہ کرم سے وہ ابتر حالات بہت بہتر بنا دئے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی، بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ نے سلسلہ نقشبندی کی وہ خدمت انجام دی جو جنگل و بیابان میں پایادہ گئے، آپ کی محنت سے آپ کے مریدین کی تعداد چودہ لاکھ تک جا پہنچی۔ آپ کے تعلیمات کا بنیاد زہد و تقویٰ اور جذبہ ایمان پر تھا۔ ان اکرمِ کم اللہ عند اللہ تقویٰ (تحقیق اللہ تعالیٰ کے پاس مزید عزت والے متقی و پرہیز گار ہیں) آپ نے حضور نبی پاک ﷺ کے دینِ متین کی خاطر بڑا جہد کیا۔

بر توکل کن مہ لرزہ پاؤ دست رزق تو بر تو از تو عاشق تراست

(ہاتھ پیر مت چلاؤ کہ یہ رزق تم پر عاشق ہو جائے گا) آپ یہ اشعار ہمیشہ پڑھتے تھے۔

آپ کمالِ شفقت فرما کر درگاہ نور پور شریف تشریف لائے اور ہفتہ بھر قیام فرمایا اور دربار کا نام بھی آپ نے ہی تجویز کیا تھا، اب بھی یہاں پر آپ کا بتایا ہوا سلسلہ قدم بہ قدم چل رہا ہے۔

محترم جناب سائیں محمد دیدہ دل نے حضور قبلہ عالم قطب الارشاد، قیومِ زماں، پیرِ مٹھا کے منظوم کلام کے لئے جو خدمت انجام دی ہے، وہ ہر مسلمان، بالخصوص اہل دل عقیدت مند کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ آپ کے لئے ہماری طرف سے ہمیشہ تعاون جاری رہے گا۔

لاشعنی جمیل احمد غفاری نوری رسولی و حضوری

آستانہ عالیہ نور پور شریف، گسٹ، سندھ



## علامہ استاد حبیب الرحمن گبول صاحب

حامد اومصلیٰ و مسلما ما بعد

اسلامی دنیا میں مثنوی مولائے روم کو فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کہا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ مولانا رومی نے اچھوتے اور عام فہم انداز میں قرآن مجید کی ترجمانی کی ہے۔

اسی طرح گذشتہ صدی کے وسط میں سلسلہ عالیہ نقشبند کے مشہور و معروف پیر طریقت خواجہ خواجگان قطب دوران حضرت محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھا کی شخصیت آپ کے پرتاثیر مواعظ حسنہ نیز آپ کا پرسوز متاثر کن منظوم کلام بھی قرآن و سنت کا ترجمان اور تفسیر و تشریح معلوم ہوتا ہے، آپ نے اپنی مادری سرانیکی بولی کے علاوہ عربی و فارسی زبان میں بھی شاعری کی ہے۔

گو حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کی شہرت شعر و شاعری سے زیادہ فیوض و برکات کے حوالے سے ہے۔ لیکن آپ کے پرمغز منظوم کلام پڑھنے سننے سے یہ حقیقت بھی عالم آشکار ہو جاتی ہے کہ آپ شعر و سخن میں بھی یگانہ روزگار تھے اور شعر و شاعری کے تمام معروف اصناف میں آپ کا معیاری منظوم کلام موجود ہے۔ حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، قصیدہ، کافی، غزل، قطعہ، رباعی ان تمام اصناف میں آپ نے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔

آپ کے کلام میں تصوف و روحانیت، عشق، محبت وصال و فراق سوز گداز تڑپ، تواضع و انکساری، بے باکی و حق گوئی کے عمدہ اوصاف نمایاں ہیں۔

اپنے اشعار میں بھی مسلک حق اہل السنۃ و الجماعت کی خوب ترجمانی کی ہے

اقتباسات: مشت از نمونہ خردار کے طور پر چند اشعار کے اقتباسات ملاحظہ ہوں

حمد باری تعالیٰ

والشکر لمن عم له اللطف نوالہ  
حنان و منان ذوالعز جلال  
قد خلق علی الارض بحارا و جبالا  
لاجسم ولا روح ولا شبہ مثالا

الحمد لمن خص له الفضل کمالا  
برورؤف ورحیم و عظیم  
وہاب خبیر و قدیم و کریم  
لا ضد ولا ند ولا کفر لربی

سرائیکی زبان میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عاجزانہ یوں مخاطب ہیں

عرب داوالی منہ ڈکھلا وئج

وچ پنجاب دے پھیرا پاوئج

اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنی عقیدت و محبت کا یوں اظہار فرمایا

اگر میں ہوں بڑا عاصی تے پنجتن ہن میرے شانی

ہے دل میں شوق ہر لحظہ وہ باراں امام کافی ہیں

اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کو فنائیت کی حد تک محبت تھی  
ان کی تعریف میں یوں رقم طراز ہیں

ہاں میں گدا ایں دردا خواجہ فضل علی دا

باند اغلام بردا خواجہ فضل علی دا

نصیحت

دنیا فنادی دار ہے ہر کوئی چلن ہار ہے

ونجناں ضروری پار ہے دریا پیا کڑ کے کھر

قبلہ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب مدظلہ لائق صد تحسین ہیں حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے روحانی و جسمانی وراثت  
کے وارث نوا سے اور عکس جمیل صاحبزادہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے آپ کے منظوم کلام کا  
مجموعہ ”دیوان غفاریہ“ کے نام سے شائع ہو رہا ہے جماعت غفاریہ پر عظیم احسان ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ و اصحابہ وسلم

رقمہ: فقیر حبیب الرحمن گبول طاہری غفاری

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

عید الاضحیٰ 1432 ہجری



## دیدہ دل سے

جب ایک ماں اپنے چھوٹے سے بچے کو جھولے میں جھولاتی ہے اور اپنی شفقتِ محبت والی زبان میں جو لوری سناتی ہے اس لوری میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ وہ لوری اس بچے کو لاشعور میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہے اور اس کی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب ایسی لوری، آواز، گونج کسی عظیم المرتبت ہستی کی ہو جس میں الہی سوز و گداز ہو اور محبت کا سمندر موجزن ہو تو ایسی آواز، لوری عمر بھر کے لئے اپنی گرفت میں لے لے تو حیرانی والی بات نہیں یہ نعمتِ عظمیٰ بہت کم لوگوں نصیب ہوتی ہے۔ میں ایسا وہ خوش نصیب شخص ہوں جو میرے جیسے نالائق آدمی پر یہ نعمتِ خداوندی بدرجہ اتم نصیب ہوئی ہے۔

وہ لوری، وہ تڑپ، وہ سوز و گداز جو بحرِ بیکراں کے بطن سے میرے ماں کی صورت میں مجھے نصیب ہوئی۔ جب میں نے آنکھ کھولی تو باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ البتہ ماں کے مدرسے سے جو اسباق و الفاظ میں نے سنے وہ لاشعور میں ہمیشہ کے لئے چسپاں ہو گئے وہ تھے پیر مٹھا، پیر مٹھا، پیر مٹھا۔ میرا عشق آپ سے تب سے ہے جب سے عشق کا پتہ بھی نہ تھا۔ بقول آپ کے:

مٹھے چھترے تے سرچوٹیاں۔ میں لائی ہم پیت سن چھوٹیاں

میرے لئے آپ کے یہ اشعار سرمایہ حیات ہیں، میں ان الفاظوں کے سحر میں آج تک مبتلا ہوں، جیسے یہ آپ نے صرف میرے لئے کہے تھے، اردو میں اس قطع کی معنی یہ ہے 'ابھی میرے سر کے بال چھوٹے چھوٹے سے تھے اور چھوٹی چھوٹی چوٹیاں تھیں، میں نے تب سے آپ سے پیت لگائے ہوئی ہے۔

میں نے کبھی آپ کو بظاہر نہیں دیکھا مگر آپ نے خود ہی اپنا جلوہ اس طرح کروایا جو آپ نے

میرا نام یہ رکھا دیدہ دل یعنی دل کی آنکھ، تو میں آپ کو اس طرح دیکھا۔ اور آج تک میرے غریب خانے پر آپ کے تذکرہ کے بغیر کوئی بات مکمل نہیں ہوتی، میں اپنے نانا جان، جان جاں جیسا تو نہیں بن سکتا کیونکہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بی نوری پہ روتی ہے  
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

البتہ ان کا ادنیٰ سا غلام ابن غلام ہونے پر نازاں ہوں۔ مجھے اپنے بابا جانی پر فخر ہے کہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ نے میرے والد گرامی کو اپنی غلامی کے لئے چن لیا تھا، اور بابا جان نے بھی بس اپنی جان تک نثار کر دی، پھر بھی کہتے گئے کہ:

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

نانا حضورؐ کی شخصیت پر تبصرہ، تذکرہ، تعریف، توصیف تو آپ کے عشاق محبین ہی کر سکتے ہیں جنہوں نے آپ کو دیکھا اور صحبت کی، ویسے تو آپ کی شخصیت پر کئی کتابیں تحریر ہو چکی ہیں میں صرف یہاں "دیوانِ غفاریہ" پر اظہار بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا وہ میٹھی میٹھی پیر مٹھے کی میٹھی پرسوز، پر کیف آواز جو دیدہ دل کو چھوتی تھیں، عاشقوں کو مزید بیقرار کر دیتی تھیں، کیونکہ آپ نے اپنے محبوب حقیقی کے عشق میں سکون و قرار نہیں مانگا تھا۔

دیدہ گریاں سینہ بریان بے قراری اضطراب  
عشق اپنے میں عطا کر دانا کے واسطے

آپ خود ایسے محبوب و معشوق تھے جو آپ سے بڑھ کر کوئی عاشق صادق مبتلاء مرض محبت نہ

تھا۔ لہذا میں جب ایسے پرسوز پر درد الفاظ سنتا تھا اشعار کی صورت میں تو مجھے اندازہ تھا کہ ہمارے پاس اتنا



بڑا خزانہ ہے اور ہم بی قدری کر رہیں ہیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس خزانہ خداوندی کو عام کیا جائے۔ اپنی نو عمری لا ابالی پن میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا اور بڑا عرصہ گزر گیا، جب احساس ہوا مزید تاخیر، تساہل پسندی، عاشقان غفاریہ پر گراں گزر رہی ہے، تو پھر دل کی آواز کو لبیک کہہ کر اس فرض منصبی کو جلد از جلد منظر عام پر لانے کے لئے کام شروع کر دیا۔ بہت پہلے میں اپنے محبوب سجن سائیں کی درباد پر اعتکاف میں بیٹھا تھا تو وہاں یہ خیال آیا، کچھ فراغت ہے اس کام کا آغاز کیا جائے، حضرت سجن سائیں سے یہ تذکرہ ہوا تو آپ نے بہت تاکید فرمائی اور بہت ہمت دلائی اور دعا فرمائی تو وہاں سے اس کار خیر کا آغاز کر دیا۔ حضرت قبلہ نانا جان کے ہاتھ مبارک سے لکھی ہوئی اشعار کی کتاب ہمارے پاس تھی، اس کو دوبارہ نقل کرنا شروع کر دیا، اس وقت وہ کام مکمل نہ ہو سکا کیونکہ جو حضرت صاحبؒ کی کتاب تھی وہ بہت زبون تھی اور اس سے نقل کی ہوئی کتاب جو حضرت خواجہ حبیب الرحمن جو حضرت قبلہ کے خلیفہ تھے، ان کے الفاظ سمجھ میں کم آرہے تھے اس طرح اس دوران ایک بڑا تعطل آگیا۔

پھر دوبارہ اس پر کام اس طرح شروع ہوا کہ فقیر ذوالفقار جو نیچو نے اسرار کیا کہ آپ حضرت صاحب کا کلام مجھے دیں میں کمپوز کرتا ہوں، اس نے دل و جان سے محنت کی چونکہ وہ صاحب زبان نہ تھے جو کچھ لکھوا کر لائے تو اس میں بہت غلطیاں تھیں، جو درستگی میں آنے کے لئے دگنی محنت کرنا پڑتی، لہذا پھر کچھ تعطل ہوا۔ مگر اس دوران کافی تراکیب سوچتے رہے جو آگے چل کر بہت مفید ثابت ہوئیں۔

ایک دن فقیر عبد الرحیم نظامانی دربار غریب آباد آئے تو حضرت پیر مٹھا کے اشعار پر تذکرہ ہوا تو اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ میرے خدمات حاضر ہیں، آپ چند اشعار عنایت کریں میں کوشش کرتا ہوں تو چند دنوں میں وہ تھوڑا سا کام کر کے لائے جو ہمیں پہلے والے کام سے قدرے بہتر محسوس ہوا، میں نے حضرت صاحب کا بقیہ سارا مواد اس کو دے دیا، اس طرح اس پر باقاعدہ سے دوبارہ کام کا آغاز ہو گیا۔

اب جو کام وہ تھوڑا سا کر کے لے آتے تو ہم تصحیح کے لئے امی حضور سے رجوع کرتے کیونکہ آپ کو

حضرت صاحب کا بیشتر کلام بزبان یاد تھا، اس طرح جو حضرت صاحب کے کلام کی کتاب ہمارے پاس تھی وہ چند مہینوں میں کمپوز ہو گئی، پھر کچھ اور کاپیاں جس میں ایک میرے والد گرامی حضرت غلام فرید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی، ایک اور کاپی جو حضرت قبلہ کے خطبات پر مشتمل تھی، پھر کچھ زبوں حال شکستہ تراشے، پراچے جو بھی حضرت صاحب کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جو محفوظ تھے، اس سے بھی کچھ مواد ملا، یوں حضرت صاحب کا اکثر کلام مبارک تحریر ہو گیا، اور بقایا کے لئے سندھ و پنجاب کے فقرا کی طرف رجوع کیا گیا، ایک آدھ نعت و کافی وہاں سے بھی موصول ہو گئی۔ چونکہ آپ کا کلام کا زیادہ تر حصہ سرائیکی زبان میں ہے اس لئے حضرت قبلہ سیدی و مرشدی فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور سجادہ نشین حضرت سائیں رفیق احمد شاہ صاحب کو عرض کیا آپ نے کمال مہربانی فرمائی اور فوراً قبول کیا اور کچھ ہی دنوں میں غریب خانے پر تشریف لائے اور اس مسودے پر تصحیح کا کام شروع کر دیا، یہ کام توقع سے زیادہ دشوار تھا، دن رات کر کے کئی دنوں تک یہ کام ہوتا رہا، کیونکہ کئی کتابوں سے دیکھ دیکھ کر تصحیح کرنی ہوتی تھی، بہر حال اب تصحیح کا کام تقریباً مکمل ہو گیا تھا، اس عرصہ دوران فقیر نظامانی کا تبادلہ ہو گیا۔ (نظامانی فقیر کا اس مبارک کام کی برکت سے ترقی ہو گئی وہ کالج میں لیکچرر ہو گئے، اور پھر مزید ترقی ہوئی تو وہ اسکالر شپ کے لئے سوئڈن چلے گئے) فقیر نظامانی کے جانے کی وجہ سے پھر تھوڑا سا وقفہ آگیا۔

حضرت کرم اللہ الہی غفاری، حضرت قبلہ پیر مٹھا کی سوانح حیات کے سلسلے میں دربار غریب آباد پر تشریف لائے تو حضرت صاحب کے کلام پر گفتگو ہوئی تو آپ نے اپنی خدمات پیش کیں جو ہم نے فوراً قبول کر لیں اور جو مواد ہم نے ان کو دیا تھا وہ عربی رسم الخط میں تھا۔ اس کو تبدیل کر کے اردو رسم الخط میں کرنا تھا کیونکہ اردو رسم الخط سرائیکی سے ملتی جلتی ہے اور فقیر نظامانی نے ایک سرائیکی ویب سائٹ سے سرائیکی فونٹ دریافت کیا تھا وہ بھی سائیں کرم اللہ کو دیے گئے اور بقیہ کچھ اشعار بھی کمپوز کرنے تھے، یہ سب کچھ آپ نے جلد ہی کر کے بھیج دیا۔ اب بہت حد تک اس کتاب پر کام ہو گیا۔



تھا پھر سے پوری کتاب والد ماجدہ کے سامنے مزید تصحیح کرائی گئی اور دوبارہ حضرت سائیں رفیق احمد شاہ نے پروف ریڈنگ کر دی، اس دوران سائیں کرم اللہ الاہی، حضرت قبلہ کے سوانح کے سلسلے میں ہماری توسل سے پنجاب حضرت صاحب کے رشتہ داروں کے پاس گئے تو وہاں سے بھی چند اشعار وغیرہ مل گئے تو وہ بھی ہم نے شامل کر لئے۔ اب یہ مکمل شدہ نسخہ فقیر اسماعیل کرمی سے دوبارہ کمپوز کرایا۔

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ امی جان کو نانا حضورؐ کا کلام بزبان تو یاد تھا مگر آپ انہی کی آواز، لے، ترنم کے ساتھ پڑھتی ہیں تو ایک سماں بندھ جاتا ہے، اس طرح سُن سُن کے مجھے بھی کچھ یاد سا ہو گیا تھا، اب جو یہ دیوان غفاریہ کے بار بار مطالع سے یہ ناچیز گویہ حافظ دیوان غفاریہ ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ میں سمجھتا تھا یہ کام بہت آسان ہے کلام جمع کرنا، تصحیح کرنی اور ترتیب و اشاعت بس، اب جب کے دیوان غفاریہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے، تو دیکھتا ہوں اور سوچتا ہوں تو مجھے یقین ہی نہیں آتا کہ واقعی یہ خدمات جو مجھے نصیب ہوئیں، یہ میں نے کس طرح مکمل کر دی ہیں۔ مسلسل قریباً رات بھر ایک مہینے سے کام ہو رہا ہے اور جس ادارہ سے یہ کتاب چھوڑا ہے ہیں ان دوستوں کو بھی رات بھر جگائے رکھا، اور خود بھی بار بار کتاب پر نظر رکھی تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے، قریباً سات مرتبہ خود میں نے تصحیح کی کیونکہ سرانیکی رسم الخط کی وجہ سے کمپوز کرنے پر کچھ نہ کچھ کمی بیشی ہو جاتی تھی، اس لئے ایک ایک لفظ پڑھ کر درست کرنا ہوتا تھا، جو میرے جیسے تامل پسند شخص سے ممکن ہی نہ تھا یہ سب 'نا حضورؐ' کی عنایات کا تسلسل ہے، اور اللہ کرے کہ اس سلسلہ میں کبھی تعطل نہ آئے۔

یہ ناچیز آخر میں ان احباب و شخصیات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہے جنہوں نے اس عظیم کام میں معاونت فرمائی، ان میں سرفہرست سیدی و مرشدی محبوب سجن سائیں مدظلہ عالی ہیں آپ نے بار بار اس بندہ ناکارہ کو ہمت دلائی اور دوران ترتیب و تصحیح میں رہنمائی کی، مزید اعلیٰ تجاویز سے نوازا اور آخر میں ایک انمول بے مثال الفاظ سے کتاب کی زینت بڑھائی، تادم تحریر و طباعت رابطہ میں رہے۔

حضرت قبلہ رفیق احمد شاہ صاحب دیوانِ غفاریہ کہ تصحیح کے سلسلہ میں کئی بار دربارِ غریب آباد تشریف لائے، بڑی محنت سے بہ احسن و خوبی اس کام کو انجام دیا، اور اپنی تاثرات سے بھی نوازا۔ میرے سر تاجِ عزیزم قبلہ سائیں عبد الغفار ثانی کا میں مشکور ہوں آپ سے کئی مرتبہ کتاب پر رہنمائی لی۔ آپ نے چند ایک نسخے نایاب عطا فرمائے اور اپنے تاثرات بھی قلم بند کئے۔ میں پوری جماعتِ غفاریہ کو درخواست کرتا ہوں کہ بارگاہِ ایزدی میں آپ ان کے لئے دعا گو رہیں، اللہ انہیں صحت سلامتی عافیت عظمت اور درجات کی بلندی میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

میں حضرت سردار سید سادات سائیں غلام حسین شاہ بادشاہ کا نہایت مشکور ہوں آپ ہمیشہ مجھ پر مہربان رہے، ہر مشکل وقت میں آپ نے ساتھ دیا آپ حضرت پیر مٹھا کے عاشق صادق ہیں، آپ حضرت صاحب کلام اکثر دربار پر پُر سوز انداز میں پڑھواتے رہتے ہیں۔ میں ممنون ہوں سائیں کرم اللہ الہی کا جنہوں نے دیوانِ غفاریہ پر بنیادی معاونت فرمائی، اور چند نسخے نایاب عطا کئے، ہم انہیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

اور مشکور ہوں برادرِ م سائیں حضور بخش کا جنہوں نے آخر میں اشاعت کے سلسلہ میں بہت تعاون فرمایا، اور آپ نے ایک محبت نامہ بھی ارسال کیا کیونکہ وہ ہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ میں قارئین سے عرض گزار ہوں اگر کہیں کمی بیشی نظر آئے تو لازماً مطلع فرمائیں اور ہمیشہ اس فقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔



ناچیز دیدہ دل غفاری طاہری





## سوانح حیات حضرت پیر مٹھا سائین

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين،  
وعلي آله وصحبه اجمعين وبعد:

پیر طریقت، آفتاب ولایت، قطب عالم غوث زمان سیدی و مرشدی حضرت خواجہ محمد عبد الغفار عرف پیر مٹھا رحمت اللہ علیہ کی نورانی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ عالم، عابد و زاہد، متقی تھے۔ آپ نہ صرف عاشقِ خدا اور صوفی باصفا تھے بلکہ جید عالم دین، مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔ آپ علمبردارِ عشق رسول تھے۔ قافلہ عشاق کے سالار تھے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تاجدار تھے۔ ظاہری و باطنی علوم کے مجمع البحر تھے۔ اپنی نورانی نگاہوں سے لاکھوں دلوں کو ذکر الہی سے سرشار کیا۔ لاکھوں انسانوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ سندھ کی فضا اللہ اللہ کی ضربوں سے گونج اٹھی۔

خانوادہ پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم حضرت پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق برصغیر کے معزز و محترم گھرانے چتر قبیلہ سے تھا۔ آپ کا نسب سولہ واسطوں سے قطب الاولیاء حضرت مخدوم عماد الدین عرف چٹن پیر یا چتر پیر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی محمد اولیس رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے، جن کی مزار صوبہ پنجاب کے شہر بھاولپور کے جنوب مشرق میں چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ریگستانی علاقہ میں ریت کے ایک ٹیلے پر واقع ہے۔ آپ پنجاب کے بھٹائی تھے کیونکہ آپ کا مزار ایک بھٹ پر واقع ہے۔ آپ بڑے پایہ کے ولی اللہ تھے۔

حضرت مخدوم چتر پیر کے خانوادہ میں سے کچھ افراد بستی لنگر میں آکر قیام پذیر ہوئے جو ضلع ملتان کے تحصیل جلاپور پیر والا کے قریب واقع ہے۔ ماضی میں یہ علاقہ دودریاؤں چناب اور ستلج کے درمیان ہونے کی

دھلی اور ایران کی آبی گذر گاہ تھی۔ یہ علاقہ اپنی تہذیب تمدن کے اعتبار سے بڑی قدیم اور سبکی ہوئی تہذیبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس علاقہ کو سرائیکی وسیب بھی کہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ طبعاً سخی فیاض مہمان نواز ہیں ان کی زبان سرائیکی ہے۔ یہاں کی زمینیں بڑی سرسبز و شاداب ہیں۔

ابوالعلماء حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

علم و معرفت فقر و درویشی حضرت چمن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے اس خاندان کا علمی ورثہ تھا۔ آپ کی پندرہویں پشت میں ایک خوش نصیب فرد پیدا ہوا جس کا نام یار محمد تھا۔ رب قدیر نے ان کو علمی و روحانی دولت سے مزین فرمایا تھا۔ آپ کتب کثیرہ کے مصنف اور مولف بھی تھے۔ معراج نامہ، رسالہ نصیحت، چھل حدیث، قصص الانبیاء وغیرہ ان کی قلمی کاوش تھی۔

حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنے ہی خاندان کی ایک عابدہ زاہدہ بی بی من بھانوی سے ہوئی جن کے بطن مبارک سے انہیں چار فرزند پیدا ہوئے۔ 1۔ مولانا محمد اشرف 2۔ مولانا عبد الرحمن 3۔ مولانا حضرت پیر عبد الغفار پیر مٹھاسائیں 4۔ مولانا عبد الستار چاروں بھائی عالم و فاضل تھے۔

ولادت باسعادت

حضرت قبلہ محمد عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ آج سے کوئی ایک سو بیس سال قبل لنگر شرف میں ولادت ہوئی آپ کے پہلے استاذ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے جو بڑے پایہ کے عالم تھے۔ بڑے خوشخو اور خوشخط و خوش مزاج تھے۔ کچھ عرصہ بڑے بھائی مولانا اشرف کے زیر تعلیم رہے۔

دورہ حدیث آپ نے شیخ الاسلام مفتی ہند علامہ عاقل محمد رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۸۱۳ و وفات ۱۹۲۳) کے پاس مکمل کیا، جن کا سلسلہ نسب اکیسویں پشت میں حضرت غوث بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے، جو عرب کے مشہور عالم حضرت شیخ احمد زینی دھلان کے شاگرد تھے۔ علامہ دھلان حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد حسن جان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے بھی استاذ تھے۔ اس نسبت سے اعلیٰ حضرت اور حضرت پیر مٹھاسائیں ایک ہی استاذ کے فیض علم سے بہرور ہوئے۔ کیونکہ آپ علامہ دھلان کے شاگرد کے شاگرد تھے۔



### علم طریقت کا حصول

حضرت پیر مٹھاسائیں رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد حضرت حافظ فتح محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۸۳۵ء وفات ۱۹۱۷ء) کے صحبتوں میں جایا کرتے تھے جو آپ کے خاندان کے پیر و مرشد تھے۔ حضرت حافظ صاحب مستجاب دعوت، عالم باعمل متقی متوکل بزرگ تھے۔

حضرت پیر مٹھاسائیں رحمۃ اللہ علیہ ابھی علم سلوک میں تشہد تکمیل تھے کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ روحانیت کے متلاشی ہی تھے کہ مولانا الہی بخش بیٹ کچھ والے کی زبانی حضرت پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۲۷۰ھ وفات ۱۳۵۲ھ) کی تعریف سنی اور ان کے روحانی تصرفات کے چرچے سنے، جو ان دنوں سیکڑوں گاؤں میں قیام پذیر تھے۔ روحانی کشش آپ کو کشاں کشاں حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائی۔ جوں ہی آکر ذکر قلبی حاصل کیا تو دل میں ذکر الہی جاری ہو گیا۔ رگ و پے میں اللہ اللہ کی آوازیں آنے لگیں محض قلبی ذکر کرنے سے سلطان الاذکار بھی جاری ہو گیا۔ آپ کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آنکھوں کی نیند اڑ گئی اور ایک عشق و مستی کی کیفیت ہر وقت طاری ہونے لگیں۔ اس طرح تین سال تک مسلسل یہی کیفیات عشق و محبت جاری رہیں۔

آپ کو اپنے پیر مرشد سے والہانہ محبت تھی۔ اکثر اوقات آپ کی صحبتوں میں رہتے تھے۔ دیس و پردیس آپ کے رفیق و یار غار رہتے اور اکتساب فیوضات روحانی کرتے رہتے تا آنکہ حضرت قریشی کریم نے آپ کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت قریشی کے خلفاء تو بہت تھے مگر جو مقام پیر مٹھاسائیں کو ملا وہ کسی کو نہیں مل سکا۔ آپ نے اپنی مورثی زمین زرعی ایراضی اپنے مرشد کو ہبہ کر دی۔ اپنی بیٹی اپنے پیر کے حوالہ نکاح میں دے دی۔ ہر وقت خدمت گزار رہتے۔ قریشی کریم کے لنگر خانہ اور مہمانوں کی خدمت میں ہمہ تن گوش مصروف رہتے۔

آپ نے ایک جگہ سکونت اختیار نہیں کی۔ جہاں جہالت کا اندھیرا دیکھا وہاں مسکن بنالیا۔ پورا علاقہ آپ کے روحانی فیوضات سے مستفید ہوا۔ تبلیغی مقاصد مکمل ہوئے تو پھر کسی اور مقام کا انتخاب فرمایا۔ اس طرح آپ نے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں ستر (۱۷) جگہوں پر قیام فرمایا۔

گو خلافت و اجازت کے بعد تبلیغ کے سلسلہ میں آپ بکثرت سندھ میں تشریف لاتے تھے، لیکن عاشق آباد نامی مستقل مرکز پنجاب ہی میں بنایا تھا، جہاں حضرت قریشی بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ اس دوران سندھ کے بہت سارے فقراء جن میں حضرت سیدی و مرشدی سوہناساں قدس سرہ سرفہرست تھے، سندھ اور پنجاب کے تبلیغی سفر میں ساتھ ہوتے اور مرکز عاشق آباد شریف کی تعمیر میں عملی طور پر شامل رہے۔ لیکن ان کے دل کی خواہش یہی تھی کہ کسی صورت حضرت پیر مٹھاسندھ میں مستقل قیام فرمائیں چنانچہ جب آپ خلیفہ ارشد حضرت سوہناساں قدس سرہ کی دعوت پر چند مرتبہ دریائے سندھ کے مغربی کنارے مقیم مسکین فقراء کے یہاں تشریف فرما ہوئے، جو مختلف بستیوں سے نقل مکانی کر کے محض ذکر و فکر اور شریعت پر عمل کرنے کی خاطر چھوٹی سی بستی بنا کر رہ رہے تھے۔ فقراء کی محبت، شریعت مطہرہ پر عمل و استقامت دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی گزارش پر خود بھی پنجاب سے نقل مکانی کر کے وہاں آکر آباد ہوئے اور اس بستی کا نام دین پور تجویز کیا گیا۔

رحمت پور شریف کا قیام:

اُن پور قیام کے بعد جیسے ہی آپ دین پور جانے کے لیے رادھن اسٹیشن پر پہنچے، دریائی سیلاب کی وجہ سے دین پور جانے کا راستہ بند ہو چکا تھا۔ کچھ دن رادھن اسٹیشن پر قیام فرما۔ نہ گئے بعد لاڑکانہ کے فقراء کی دعوت پر لاڑکانہ تشریف لے گئے۔ جتنے دن لاڑکانہ میں قیام فرمایا، دور و نزدیک کے فقراء مسلسل آتے رہے، تبلیغ دین کا کام بھی خوب ہوا۔ مقامی فقراء نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مستقل طور پر لاڑکانہ میں رہنے کی خواہش کی کہ یہ بڑا شہر ہے۔ آمد و رفت کی تمام سہولتیں موجود ہیں، اس لیے دین پور سے بڑھ کر یہاں دین کا کام ہو سکتا ہے۔ ان کی یہ تجویز چونکہ للہیت پر مبنی تھی اور آپ کی زندگی ویسے بھی دین کی اشاعت و خدمت کے لیے وقف تھی، آپ نے حامی بھری اور اس طرح درگاہ رحمت پور شریف کا قیام عمل میں آیا۔

درگاہ رحمت پور شریف کے قیام کے دوران آپ نے شریعت و طریقت کی ترویج و اشاعت کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اندرون ملک کے علاوہ بنگال اور ایران تک آپ کا پیغام پہنچا۔ لاکھوں کی تعداد میں دین سے دور، نفس و شیطان کے پھندوں میں جکڑے ہوئے افراد کی اصلاح ہوئی۔ نہ معلوم کتنے چور،



ڈاکو، شرابی تائب ہو کر متقی و پرہیزگار بنے۔ نیز آپ کے خلفاء کرام جن کی تعداد ۱۴۰ بتائی جاتی ہے، سندھ، پنجاب، سرحد و بلوچستان میں تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے اور ہر جگہ غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوتی رہی۔ آپ کو امت محمدیہ کی اصلاح کا اس قدر فکر دامن گیر رہتا تھا کہ مسلسل کئی کئی گھنٹے خطاب کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔

اکثر و بیشتر روزانہ نماز فجر کے بعد ذکر اللہ کا حلقہ مراقبہ کرانے کے بعد جیسے ہی وعظ شروع فرماتے، گیارہ بجے تک مسلسل خطاب جاری رہتا تھا۔ اس دوران یکے بعد دیگرے سامعین ضروریات کے لیے اٹھتے تھے لیکن آپ پر تبلیغی محویت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ بعض اوقات ظہر کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہتا اور آپ نماز ظہر ادا فرما کر حویلی مبارک میں تشریف لے جاتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے تھے کہ مجھے مجلس ذکر سے اٹھنے کے لیے صرف دو چیزیں مجبور کرتی ہیں (۱) نماز (۲) سامعین کی تھکاوٹ کا احساس۔ ظہر سے عصر تک گھر تشریف فرما رہنے کے بعد نماز عصر کے لیے مسجد تشریف لاتے اور نماز عصر کے بعد سے مغرب تک وعظ فرماتے تھے۔

عمر رسیدہ ہونے کے باوجود آپ کے ان معمولات میں نہ فقط یہ کہ فرق نہیں آیا بلکہ مزید اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نماز عشاء کے وقت کھڑے کھڑے کئی گھنٹہ خطاب فرمایا۔ مرض الموت میں جامع مسجد رحمت پور شریف میں بروز جمعہ مسلسل چھ گھنٹے خطاب فرمایا۔ حالانکہ نقاہت اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ چلنے پھرنے کی سکت مطلقاً نہ تھی۔ نماز کے لئے پہیوں والی کرسی (وہیل چیئر) پر لائے گئے تھے۔ پھر بھی نماز باجماعت اور تبلیغ دین میں فرق آنے نہیں دیا۔

اوصاف حمیدہ:

توکل، تقویٰ، صبر و شکر، خدمتِ خلق و دیگر اوصاف حمیدہ آپ کے پاکیزہ خمیر میں شامل تھے۔ چنانچہ عام بازار کی بنی ہوئی چیزوں مثلاً مٹھائی، گڑ، ہوٹل کے کھانے اور مارکیٹ کے گوشت سے مکمل پرہیز کرتے تھے۔ گویہ چیزیں حلال ہیں لیکن عام طور پر ان میں ضروری پاکیزگی اور صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا، اس لیے یہ مشتبہ کے زمرہ میں آتی ہیں، جن سے بچنے کے لیے خود رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ آپ کے اس

تقویٰ کا جماعت پر بھی نمایاں اثر پایا جاتا تھا۔ خلفاء کرام سفر میں جاتے وقت ستو، میٹھی روٹی (جو کہ کئی دن تک استعمال کی جاسکتی ہے) اور نمک مرچ اپنے پاس رکھتے جسے بطور سالن استعمال کرتے تھے لیکن کھانے کا سوال کسی سے نہیں کرتے تھے۔

توکل: حضرت پیر مٹھا کمال درجہ کے متوکل تھے۔ فقراء کی آمد مسلسل رہتی تھی۔ سو، دو سو مسافر روزانہ ہوتے تھے، گیارہویں شریف کے جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں اہل ذکر ہوتے تھے۔ کوئی دو دن رہتا کوئی ایک ہفتہ، لیکن تمام مہمانوں کے لئے ایک ہی قسم کا لنگر ہوتا۔ کسی سے سوال کرنا تو کجا، خود جلسوں کے موقع پر عموماً یہ اعلان فرماتے تھے کہ آپ بکثرت تشریف لائیں، مل کر اللہ اللہ کریں، آپ بے فکر رہیں، قیامت تک آپ سے سوال نہیں کیا جائے گا۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات بھی اپنے پڑوس والوں اور رشتہ داروں کو دیں، دربار شریف پر جس قدر زیادہ جماعت آتی، آپ اسی قدر زیادہ خوش ہوتے تھے۔ کوئی کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہوتا، آپ کے نزدیک اس کی حیثیت ایک سیدھے سادھے مسکین سے زیادہ نہیں ہوتی تھی، بلکہ غریبوں مسکینوں سے آپ کو اور زیادہ محبت ہوتی تھی۔ مستغنی اس قدر کہ لاڑکانہ کے بڑے بڑے رئیس دعا کے لئے حاضر ہوتے تو آپ صاف صاف الفاظ میں نماز، واڑھی، خوف خدا، غریبوں سے ہمدردی کی تلقین فرما کر دعا کرتے لیکن کبھی ان سے ایک پیسے کا بھی دنیاوی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ آپ اپنے متعلقین و احباب کو توکل و استغنا کا امر کرتے اور کسی سے سوال، چندہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ کے ملفوظات (جو کہ مولانا مفتی عبد الرحمن صاحب نے جمع کئے) میں ہے کہ ایک مرتبہ دوران خطاب ارشاد فرمایا: مجھے مکانات بنانے اور عمدہ مکانات میں رہنے کی رغبت نہیں اور سوال کرنے سے سخت بیزار اور اس کا مخالف ہوں۔ گھر میں اہلخانہ کو قرآن مجید پر ہاتھ رکھو اگر عہد لیا کہ کسی سے سوال نہیں کریں گے۔ اگر کسی قسم کا کام ہو تو مجھے بتادیں، اگر مناسب ہو گا تو میں خود انتظام کر دوں گا ورنہ نہیں۔ باقی خلفاء یا کسی اور فقیر کو درگاہ شریف کے کام کے سلسلے میں (بھی) نہ کہیں۔

اتباع سنت: بلاشبہ آپ سر تاپا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ تھے۔ اور یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت تھی۔



در گاہ رحمت پور شریف میں تو آپ نے عملی طور پر نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کر رکھا تھا۔ لیکن بیرون در گاہ رہنے والے اہل ذکر فقراء بھی داڑھی، نماز باجماعت، مسواک، عمامہ کے پابند تھے اور خلاف شرع رسم و رواج سے پرہیز کرتے اور اہل ذکر خواتین، شرعی پردہ کا اس قدر اہتمام کرتیں کہ بہت سے علماء بھی یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے۔ نیز یہ حقیقت اور بھی زیادہ اہم اور قابلِ قدر ہے کہ آپ کی جماعت میں آکر، خواتین و حضرات یکساں مستفید ہوئے، جب کہ مردوں کی اصلاح کے لیے تو الحمد للہ پہلے بھی بہت سے علماء اور پیروں نے اصلاحی کوششیں کی تھیں، لیکن خواتین کی اصلاح اور ان میں نیکی، تقویٰ کا شوق، شریعت مطہرہ کے عین مطابق شرعی پردہ کا اہتمام جو آپ کی جماعت میں پایا جاتا تھا اور آج تک پایا جاتا ہے، کم از کم آج تک کہیں اور نظر نہیں آیا۔ شریعت مطہرہ کی پابندی اور آپ کے خلوص و ولہیت کا عمدہ ثمر تھا کہ بڑے بڑے بااثر افراد کی مخالفت اور تمام تر توانائیاں صرف کرنے کے باوجود آپ کی خداداد مقبولیت میں ذرہ بھر کمی نہ ہوئی بلکہ اسمیں برابر اضافہ ہوتا رہا اور آج تک بالواسطہ آپ کے فیوض و برکات اندرون و بیرون ملک پھیلتے ہی جارہے ہیں۔

انتقال پر ملال

عمر مبارک کے آخری ایام میں آپ اکثر و بیشتر یہ قطعہ پڑھا کرتے تھے:

سرتے پھلاں دی کھاری، کوئی وُجُن والا ہووے سچا میں و نجاں واری

آخری ایام میں جوں جسمانی عوارضات نے گھیرا تو آپ کا جوش تبلیغ بڑھتا گیا۔ مسلسل چار پانچ گھنٹے تبلیغ کرتے رہتے۔ بالآخر شعبان المعظم 1384 ھ رات کو ساڑھے گیارہ بجے لاکھوں عشاق کو داغ مفارقت دیکر اللہ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ -

آپ کی دختر مخدومہ محترمہ کے بقول جو آخری الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے وہ یہ تھے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

قطعہ تاریخ

مولانا نور الدین ”انور“ فضل آبادی نے حروف ابجد میں یہ قطعہ لکھا ہے:

”فیاض، عارف، طبیب، احسن“ عجیب عامل قرآن تھا۔ 1384ھ

”غفار، عاشق، امین، سالک“ خطیب کامل بیان تھا۔ 1964ھ

آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند دلہند خواجہ محمد خلیل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کا جسدِ عنبرین آپ کی مسجد غفاری کے جنوب میں دفنایا گیا۔ جہاں آپ کی مزار پر انوارِ دربارِ رحمت، پور لاڑکانہ میں آج بھی زیارت گاہ عوام و خاص ہے۔

اولاد

ایک بیٹا: خواجہ محمد خلیل الرحمن غفاری رحمۃ اللہ علیہ

تین بیٹیاں

• بیبی آسیہ (زوجہ خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ)

• بیبی غلام بتول (زوجہ مولانا محمد سعید)

• بی بی آمنہ (والدہ محترمہ)

مختصر سوانح حیات صاحبزادہ خواجہ خلیل الرحمن غفاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے اکنوتے فرزند و دلہند تاج العلماء راس الفضلاء حامی سنتِ ماحی بدعتِ بقیۃ السلف جتہ الخلف حضرت خواجہ محمد خلیل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 1904 ع میں ہوئی۔ انہوں نے فیوضات غفاریہ کو خوب پھیلایا۔ آپ دیانتدار اور تقویٰ میں مقتدائے وقت تھے۔ احکام شرعی کی پابندی کرنے والے، زہد، ورع، صبر و شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے۔ کتبِ نبی اور مطالعہ کا بے حد ذوق رکھتے تھے۔ ظاہری علوم اور معنوی علوم کے ماہر، متقی و پرہیزگار تھے۔ جب علمی نقاط بیان کرتے تو دلوں کو گرما دیتے۔ روحِ خفۃ کو بیدار کر دیتے تھے۔ جب بولتے تو آپ کے منہ سے موتی جھڑکتے تھے۔ آپ کا ہر لفظ معنی خیز اور فیض سے لبریز تھا۔



آج بھی آپ کی رکارڈ کردہ کیسٹوں میں علمی نقاط سن کر علماء بھی محو حیرت رہ جاتے ہیں۔ آپ کا والد سرلابیہ کے مظہر اتم تھے۔ آپ 21-10-1976 کو وصال فرمایا اور والد محترم کے پہلو میں جانب مشرق آرام فرما ہیں۔

آپ کا ایک ہی بیٹا صاحبزادہ پیر طریقت خواجہ مظہر جان جاناں تھے جن کی ولادت 1956 میں ہوئی، جنہیں پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنی دستار پہنائی تھی۔ آپ سلیم الطبع، خاموش طبع، مستجاب الدعوات ولی کامل تھے۔ آپ کا وصال مبارک 13 رمضان المبارک 1420 ھ کو ہوا۔

آپ کا بھی ایک ہی بیٹا بنام عبدالغفار المعروف پیر مٹھا ثانی ہیں۔

مختصر تعارف پیر مٹھا ثانی موجودہ سجادہ نشین درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ

آپ کی ولادت 7 رجب 1395 ھ میں ہوئی اور اپنے والد محترم مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے دارابقا کے رہنے کے بعد آپ منہ مرشد پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ عالم باعمل، صوفی باصفا، عاشق مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ پرانے فقرا جنہوں نے قطب عالم پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ پیر مٹھا ثانی مدظلہ عالیہ قطب عالم پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے شبیہ ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔

پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام

قطب عالم پیر مٹھا سائیں نے اپنے فیوضات صحبت سے علما، صلحا، واصلین کا لیس کی ایک جماعت تیار کی اپنی نورانی نگاہوں سے ان کے قلوب و باطن کو مصفا و مجلا اور روشن کر کے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے خلفاء ایک سو سے زائد تھے۔ طوالت کے خوف سے ہر ایک خلیفہ کا ذکر کرنے سے معذور ہیں۔ مشہور و معروف یہ ہیں۔

1- فیاض عالم حضرت پیر سہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم و اکبر خلیفہ صاحب کمالات و کرامات

حضرت خواجہ اللہ بخش عرف سہنا سائیں روح اللہ روحہ و نور ضریحہ (ولادت 1910 ع - وصال 1983) آپ کے والد ماجد کا نام محمد مٹھل ولد خلیفہ اوبھایو تھا۔ جیسے آپ کا لقب سہنا سائیں ہے ویسے ہی آپ صورت و سیرت میں حسین و جمیل تھے۔ آپ کی صحبت میں جو شخص بیٹھتا اس کے دل کی دنیا ہی بدل جاتی۔ آپ قطب عالم پیر مٹھا کے فیوضات و برکات کے امین تھے۔ فیوض غفاری کو عرب و عجم میں پھیلا یا۔ خلافت و اجازت ملنے کے بعد آپ نے پوری زندگی سلسلہ عالیہ ترویج شریعت و طریقت کی تعلیم کے لئے وقف کر دی۔ آپ کی صحبت بابرکت سے لاکھوں انسان راہ راست پر آگئے۔ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں سے بڑی تعداد میں لوگ نیک و صالح اور دیندار بننے رہے اور لاشے کو بھی حضرت صاحب سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ 6 ربیع الاول 1404 ھ کو اس فانی دنیا سے رحلت فرما کر مالک حقیقی کے قرب حقیقی میں پہنچے۔ آپ کا مزار پر انوار دربار اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرہ فیروز سندھ میں مرجع عوام و خاص ہے۔

آپ کے جانشین آپ کے نور نظر، لخت جگر، حضرت خواجہ محمد طاہر المعروف محبوب سجن سائیں ہیں جو کہ خود پیکر حسن و جمال ہیں اور صاحب فیض و کمال ہیں۔ جن کی نورانی نگاہوں سے لاکھوں لوگ نیک و صالح اور دیندار بن رہے ہیں۔ بڑی تعداد میں ان کے خلفاء کرام اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغ دین میں مصروف ہیں اور لاشے کو بھی آپ نے خرقة خلافت کی دولت سے نوازا ہے۔

## 2. حضرت سید غلام حسین شاہ بخاری زید مجدد:

آپ حضرت پیر مٹھا سائیں کے منظور نظر خلیفہ ہیں۔ ضلع قمبر شہداد کوٹ کے شہر قمبر میں آپ کا آستانہ عالیہ حسین آباد شریف مرجع خلافت ہے، جہاں شاہان وقت سے لیکر عوام و خواص اکتساب فیض کر رہے ہیں۔ بڑی مخلوق آپ سے مستفیض ہو رہی ہے۔ جمعہ شریف کے دن آپ کی دربار پر میلے کا سماں ہوتا ہے۔ آپ مستجاب الدعوات ہیں۔ آپ آل نبی اولاد علی ہیں۔ اللہ کریم آپ کو شاد آباد رکھے۔



### 3- حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا سائیں کے اکرم خلیفہ تھے۔ ظاہری علوم کے ماہر اور باطنی علوم کے خوگر تھے۔ جامع اخلاق تھے۔ محنت و ریاضت کرنے والے، شب بیدار تھے۔ بڑی مخلوق آپ سے مستفیض ہوئی۔ 24 ربیع الاول 1411 ھ کو اس دنیا سے کوچ فرمایا۔ آپ کا مزار ضلع بدین کے شہر ماتلی میں بنام فضل آباد شریف میں مرجع الخلائق ہے۔ اس وقت ان کے جانشین حضرت کرم اللہ الہابی غفاری سلسلہ عالیہ کوبہ خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

### 4- حضرت خلیفہ سردار احمد مدظلہ العالیہ

آپ نے 1957 میں حضرت پیر مٹھا سائیں سے بیعت کی اور تین سال کے بعد 1960 میں آپ کو خرقہ خلافت عطا ہوا۔ اس وقت ضعیف العمر ہونے کے باوجود تبلیغ کا اتنا تو حرص اور جذبہ ہے کہ گھنٹوں تک تبلیغ کر کے امت محمدی کی فلاح کر رہے ہیں۔ اپنے مرشد سے بے حد عشق و محبت ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنے تمام مراکز کا نام ”دربار عالیہ رحمت پور شریف حضرت پیر مٹھا سائیں“ رکھا ہے۔

### 5- حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا کے خلفاء میں اکمل خلیفہ تھے۔ ظاہری علوم میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ باطنی علوم میں رب کریم نے انہیں بڑا مقام عطا کیا تھا۔ بڑی مخلوق آپ سے مستفید ہوئی۔ آپ کے مزار مبارک ضلع خیر پور میرس گبٹ کے قریب دربار عالیہ نور پور شریف میں ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے سائیں عبدالرسولؒ بھی رضا الہابی سے انتقال کر گئے۔ اب ان کے برادر محترم حضرت خواجہ حضور احمد دامت برکاتہم سلسلہ عالیہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

### 6- حضرت خواجہ غلام صدیق غفاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا کی صحبت میں بے مثال فنائیت کی حالت میں رہے۔ آپ صوفی باصفا صاحب کشف اور لدنی علم رکھنے والے تھے۔ آپ ہفتہ کی رات 16 ربیع الاول 1424 ھ کو اس

دنیا فانی سے آخرت بقا کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ کا مزار مبارک درگاہ مسکین پور شریف نزدیکی مستوی شاخ شہداد کوٹ تحصیل میروخان ضلع قمبر شہداد کوٹ میں ہے۔ اس وقت آپ کے مسند پر آپ کے صاحبزادہ محمد حضور بخش مدظلہ العالیہ سجادہ نشین ہیں۔

پیر مٹھاسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری:

قطب عالم نے نہ صرف روحانی اور وجدانی تقریروں سے مخلوق کی رہبری و رہنمائی فرمائی لیکن آپ نے قلم و قراطس کے ذریعے بھی پیام حق کو عام کیا۔ آپ بہترین نثر نویس اور بے مثال شاعر بھی تھے۔ جس کا زندہ ثبوت یہ کتاب "دیوان غفاری" آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شاعری میں آپ نے اپنے ذہن رسا سے علمی و روحانی جوہر پارے سپرد قلم کیے ہیں۔ جو کچھ لکھا حق اور حقیقت لکھا۔ جب من میں آیا قلم ہاتھ میں لیا اور کاغذ پر معنی کے موتی بکھیرتے گئے جس کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ عربی، فارسی، اردو، سرائیکی اور ہندی کے نغز گو شاعر اور سخنور تھے۔ آپ کا کلام حمد، نعت، مناجات، دوہڑے، نصیحت پر مشتمل ہے جس میں قرآن و حدیث کے ارشادات حسین انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

قلم و قراطس کے سفر میں بہت سخیانوں اور دانشوروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جب آپ کے اشعار پڑھے جائیں تو حافظ شیرازی اور سعدی کے کلام کے گرہیں کھلنے لگتی ہیں، رازی اور رومی کے راز فشاء ہونے لگتے ہیں۔ آپ کو عربی فارسی، اردو، پنجابی اور سرائیکی کے لاتعداد شعر، مثنویاں قصیدے مسدس، مخمس، قطع، نعتیں اور غزلیں یاد تھیں۔ جب اشعار پڑھے جاتے ہیں تو دلائل و براہین والا نظر آتا ہے۔ روئے شعر جب عشق الہی کی طرف ہوتا ہے تو فنا و بقا کے اسرار بیان فرماتے اور بات جب عشق رسول کی ہوتی تو آپ کے ہر حرف، ہر لفظ اور ہر جملہ سے محبت رسول ٹپکتا نظر آتا۔ آپ کے مبارک کلام کو دیکھتے ہیں تو آپ کے کلام میں سوز و گداز نظر آتا ہے جو دلوں کو گرمانے والا ہے۔

آپ کا کلام روح کو تڑپانے قلب کو گرمانے والا ہے۔ عشاق کی دلوں کا ایندھن ہے۔ جس میں صوفیانہ رنگ ہے۔ عارفانہ ڈھنگ ہے اور عاشقانہ ترنگ ہے۔ توحید الہی میں آپ وحدۃ الشہود کے قائل ہیں۔



فرماتے ہیں:

چمڈ منے علم مسائل ، سٹ جتان عقل دلائل  
سٹ نحوی فعل تے فاعل ، سٹ کوڑے جھکڑے جھیرے  
میں دل وچ نور عیانی ، ایسا دل مکتب قرآنے  
میں دل وچ جملہ جانے ، پر ہون بخت بھلیے

آپ کے کلام میں سوز و ساز رومی بھی ہے اور پیچ و تاب، ازلی بھی ہے۔

عشق حبیب کا اظہار ان الفاظ میں کر رہے ہیں:

نبی سائیں دے قدام توں جند جان گھولان  
ایں سوئے محمد توں ہر آن گھولان  
محمد منور دے زیبائے رخ توں، مصر کیا ہے بل سارا کنعان گھولان  
اوندی خاک قدام دی سرمہ بٹاواں، میں کھل الجواہر تے مرجان گھولان  
ایہ پنجاب بند سندھ تے ایہ ماڑ ساری، بلج تے بخارا بد نشان گھولان  
عرب تے حبش شام بنگال پورپ، مین ترک تاتار یونان گھولان

آپ کا نثر بھی بڑا دلربا ہے ملاحظہ فرمائیں:

پیارے دوستو افسوس ہے عقل جُلا دا۔ جو منکرن قاطع البرہان دے، سوئے نبی دے فرمان دے۔  
ضد کوں یلکونے، تے ایمان کوں ڈٹونے۔ سوئے نبی دے حکم دا انکار کیتونے۔ اللہ سائیں بچاوے  
آجھی جمالت کنوں، تے آجھیں ضلالت کنوں، تے آخرت دی خجالت کنوں۔

ادارہ۔

’قلبی‘ خدمات





# حمد و نعت





۱۱	۷	حمد شریف	
۱۳	۸	۱	توں نامیں ساڈی خدا جیہے سواہیا کون ہے
۱۴	۹	۳	صفت کراں رب واحد دی، ہے اکبر ذات توانا
۱۶	۱۰	۴	صفت ثنا بھان جے دی قادر قوی توانہ
۱۸	۱۱	۵	لہتی عزت شان و شوکت کبریا کے واسطے
۲۱	۱۲	۸	خداوند ابھر جیہے نہیں کوئی آسرا میکوں
۲۲	۱۳	۹	۶. اے خداوند بذات کبریا کے واسطے - شفیع المذنبین

۴۵	۱۶	نعت شریف	
۴۷	۱۷	۲۳	۱. حن عیندے تے خالق شیدا گھر عبد اللہ پایا
۴۸	۱۸	۲۶	۲. حبیب کبریا آ۔ مبارک ہو مبارک ہو
۴۹	۱۹	۲۷	۳. نہیں امت کوں دامن لایا ہے
۵۱	۲۰	۲۹	۴. ساڈا سوہٹا بنی ڈیشان آیا
۵۲	۲۱	۳۱	۵. عرش توں لہ فرش تے قدسی جے آنوں لگے
۵۴	۲۲	۳۳	۶. بعد ثنا تحمید خداوند لکھ درود صلواتاں
۵۵	۲۳	۳۴	۷. اول نل گلاب دے دھواں میں دہن
۵۷	۲۴	۳۵	۸. بیکر پامیں آمد کوں ملٹا
۵۷	۲۵	۳۶	۹. ز حصیاں زو سیاہ کرم آٹھنی یا رسول اللہ
۵۹	۲۶	۳۸	۱۰. توں تاج مانیں عرش تے راج مانیں
۶۰	۲۷	۳۹	۱۱. زخ تیرے پر مبتلا ہوں یا محمد الغیاث!
۶۰	۲۸	۴۰	۱۲. ہوئے اہل جہاں کے دیکھ خدا
۶۱	۲۹	۴۲	۱۳. نہ لچا بک نہں پوسٹ تے تھنی شیدا تے متانہ
۶۳	۳۰	۴۳	۱۴. نور بھری دہار شالا ڈکھاوے قسمت
۶۴	۳۱	۴۴	۱۵. ساڈا بنی سوہٹا نہ اچھاں کوئی پیا ہووے

32.	تیاری کر کے چلوئی سیان، نبی دادبار غل ڈکھی ہے	۶۵	53.	دلبر مدنی دلارا یا محمد یا رسول!	۹۵
33.	قاصدا من ناں خدا۔ وُج ڈے سنیرا یار کوں	۶۶	54.	اُٹھوئی سنگیاں سنیاں۔ جو قسمت آڑا ڈیکھوں	۹۸
34.	میں ڈیکھاں رخ مہر کوں ڈکھا دیا رسول اللہ،	۶۷	55.	اسا کوں در خدا سیں دے، پڑنی پا بھوں نہیں بھدی	۹۹
35.	ربا احمد سٹھڑا ملا پا۔ ربا آس میڈی کوں بھجّاج	۶۸	56.	فخر ابن آدم شفیع الامم	۱۰۰
36.	نبی دی ذات واکیا شان آگھاں	۶۹	57.	احمد عربی دُونت تیاری تصنیدی رہنم	۱۰۳
37.	تیاری کر چلے حاجی۔ اُوں عربی یار دے کیتے	۷۰	58.	سوئے احمد مدنی دلبر دیاں عجب پچایاں،	۱۰۴
38.	عرب شریف دی دھرتی کوں واہ عربی سیں رنگ لائی تھیں	۷۱	59.	مالک ارض افلاک نیاں! کر امداد ہنّ پاک نیاں!	۱۰۵
39.	خدا یا کر کم جلدی ڈکھا دیدار مدنی دا،	۷۲	60.	من موبن دلدار چھیندے	۱۰۶
40.	یا حبیب خدا نبی امنی۔ شافع روڈ جواہی امنی	۷۴	61.	ایسویجیاں جوان ڈوسا گے کوئی آیا ہووے	۱۰۷
41.	والشمس صفت چڑتا یاں محمد	۷۵	62.	یا رسول اللہ تیرے، عشق بلایا محمد کو	۱۰۹
42.	محمد گھوٹ عالم بچاں۔ سرور گھوٹ عالم بچاں	۷۷	63.	صباروئے رسول اللہ دے پانوں	۱۱۰
43.	کوئی پیغمبر پیا بچاں آیا ہووے	۷۸	64.	نیاں دا مختار محمد۔ عالم داسردار محمد	۱۱۱
44.	روڈ عرض کراں نت صبح وُسا	۸۲	65.	قاصدا من ناں خدا۔ وُج ڈے سنیرا یار کوں	۱۱۲
45.	سوئے احمد کوں بچد واریاں	۸۴	66.	یتیاں دا غمخوار ہے مصطفیٰ	۱۱۳
46.	فخر گل رسولاں دا وُڈ شان ہے	۸۵	67.	حبیب خدا مالک دوسرا۔ گنگار امت دا ہے آسرا	۱۱۴
47.	خالق دا محبوب نیاں۔ ہر دل دا مرغوب نیاں!	۸۷	68.	ختم الرسل پچال، پدھیاں کوں مٹھراؤن والا نے	۱۱۷
48.	سوئے احمد جیاں نہ کہیں اچ تھیں کیتیاں دلداریاں	۸۸	69.	عربی سائیاں مونہ ڈکھلا پا۔ اجڑی امت پھیر وسا پا	۱۱۹
49.	ڈولے عربی دربا کوں بگپ دی چھتیاں ملی	۹۰	70.	بہیندے تلک رہن دربان سدا۔ دربار ڈیکھے مل سنیاں	۱۲۱
50.	رخ بہیندے دی فالنتی تشبیہ نورانی ملی	۹۱	71.	کہیں سانگے دلدار ملاوے قسمت	۱۲۲
51.	اُٹھی اے دل مدینے مل	۹۳	72.	نہ ہوندا کچھ ہے نہ ہوندا احمد	۱۲۴
52.	امید مغرث دی دل وُج نہ کوئی خطر ہے	۹۴	73.	کیا مٹھرا مرغوب احمد نام ہے من بھانوں	۱۲۶



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد باری تعالیٰ

تو نا سٹیں ساڈی خدا، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
لا ریب توں ساڈا خدا، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
بر و بحر چوڑاں طبق، جن و بشر سارے ملک،  
خالق توں میں جملہ خلق، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
شمس و قمر حجر و شجر، انور نجوم آندے نظر،  
ہر جاتے ہے تیڈا امر، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
شاہیں کوں توں جوڑیں گدا، سئے تھے گداگر اغنیا،  
توں بادشاہیں دا بادشاہ، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
دھوم دھام جو دوران دی، ہل چل ملک جہان دی،  
ایہا وصف تیڈے شان دی، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
کئی جیت گئے کئی ہار گئے، کئی پڈے پیرے تار گئے،  
کئی تاری توں لنگھ پار گئے، تیڈے سوا پیا کون ہے۔

احسان ہے تیڈی رسم، مخلوق تے فضل و کرم،  
تیڈی ذات ہے اعلیٰ اتم، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
فریاد رس مسکین دا، غمخوار ہر غمگین دا،  
مونس غریب حزین دا، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
توں ہنیں خداوند کبریا، کہیں کون نہ طاقت چوں چرا،  
فانی جہاں تیکوں بقا، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
شیطان توں پچاویں توں، نیکی دے کم کراویں توں،  
جنت دے وچ پہنچاویں توں، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
وڈا اساں تے ہے کرم، بھیجیو نبی شافع اُمم،  
گئے ٹل اساڈے سبھے غم، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
توں ہک ہنیں ساڈا خدا، ہک ذات تیڈی کون بقا،  
سارا توں چائیں ماجرا، تیڈے سوا پیا کون ہے۔  
فضلیٰ تے کر فیض و فضل، ہاں محض مفلس بے عمل،  
توں ہنیں خداوند عزوجل، تیڈے سوا پیا کون ہے۔



حمد باری تعالیٰ (۲)

صفت کراں رب واحد دی، ہے اکبر ذات توانا،  
پیدا کیتس خلقت کوں، ہے ہر حکمت وچ دانہ۔  
جو کجھ خلقیں پیدا کیتس، راز کنوں نہیں خالی،  
رزق پچاوے رنج و نجاوے، جو سخیاں دی چالی۔  
جیکر فق فحور کرتیجن، معاف کرے چا ٹالا،  
واہ واہ خالق مالک ساڈا جرم دے بخش والا۔  
خود مختار قدیم مہرہ جیوں چاہیندا کردا،  
صانع ذات مقدس بے چوں مالک کل امر دا۔  
اوگن ہار نہ کار کہیں دے بھیرے میں بدکاروں،  
شور فساد فتور ہمیشہ رات ڈینہاں نہ ہاروں۔  
گلہ غیبت چوری چاری کوڑ ہمیشہ ماروں،  
توٹے سرگردان وتوں پر آگ نہ اصلوں واروں۔  
ہے قائم قیوم صفت ہے قادر قدرت والا،  
ہر جا حاضر ناظر عالم غیب حکیم حق تعالیٰ۔  
ہک ہک وال وبال ہزاراں، ہن بے انت شماراں،

پیٹ پلائے ٹروں اوڈا میں، رات پُہنیں دیاں کاراں۔  
ڈوہ حرام دغا ٹھگ بازی، کرگئی ہے ورتارا،  
نیکي بدی دا فرق نہ کوئی، رہا نہ اصولوں چارا۔  
ہے امید ہمیشہ دل وچ ہر کہیں کوں بخشے سی،  
صدقہ ذات سوہنے دا سائیں ہر دے عیب کچے سی۔  
ہے اندیش ہمیشہ دل وچ سختی قبر حشر دا،  
شالہ مولا سلامت نیوم ایمان جمیع بشر دا۔  
عبدالغفار ڈھاڑی در تے عرض ایہو سائیں کردا،  
میں عاجز تے کرم تھیوے ہر عیب کنوں ڈے پردا۔

### حمد باری تعالیٰ (۳)

صفت ثنا سبحان پچے دی قادر قوی توانہ  
کون کرے دم زنی دغل وچ قدرت دے ہک دانہ  
تھے خاموش مثل تصویراں کل عاقل فرزانہ  
مشرق توں لا مغرب تیں الھیو وچھا دستر خانہ  
عاشق دیکھ صفات تجلی جلن مثل پروانہ



مرغ پرندہ بے پرتھیوں چھوڑ وٹے آشیانہ  
کنبہ اتے کیفیت دے وچ جس مندک حیرانہ  
"عبدالغفار" اتھے عارف تھیوں دانشمند دیوانہ

#### مناجات (۴)

اپنی عزت شان و شوکت کبریا کے واسطے،  
بے مثل بے چون مولا عز و جاہ کے واسطے۔  
رحمت للعالمیں وہ ہے شفیع المذنبیں،  
لاج پرور روز محشر مصطفیٰ کے واسطے۔  
ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چار یار،  
خاتمہ بالخیر کر انہیں حق نما کے واسطے۔  
موت کا دن عید کا ہو بے توسط جان بحق،  
قطب ارشاد و مربی با وفا کے واسطے۔  
خاص کر بندوں سے اپنے اے پیارا پاک حق،  
اس سب ناچیز کو اپنی رضا کے واسطے۔  
التجاوٰں التماسوں آرزویں میں ہزار

تو ہی ہو جا تو ہی بس ہے داتا کے واسطے  
کر محیط اعظم محبت بحر قلزم میں غریق  
ڈوب کر ہوجاؤں فانی پھر بقا کے واسطے  
ادھر ادھر ٹھوکیں کھا در تیرے پر آ پڑا  
در پڑے کو نابھگا اپنی سچا کے واسطے  
مور مسکین ہو سے دارد کہ در کعبہ رسد  
بے نیازا کر مدد جو دو عطا کے واسطے  
جان کندن جان گزا تشدید و تلخی سے بچا  
بحر الطاف و کرم بے انتہا کے واسطے  
گور کے پر زور ضغطے کے شکجے سے امان  
کر نظر نظر مہر پنچتن علا کے واسطے  
روز محشر فزع اکبر پاک پرور کر معاف  
حیدر کرار علی مشکل کشا کے واسطے  
نور عینین بنی اثنا عشر عالی امام  
دیدہ دل فاطمہ خیر النساء کے واسطے  
شبر و شبیر وساجد باقر و جعفر جمیل



کاظمین الغیظ موسیٰ علی رضا کے واسطے  
تقی نقی حسن عسکری موعود و مہدی ماہ رو  
گلا لالہ گلزار بنوۃ مقتدا کے واسطے  
روز محشر پر خطر ہے عاصیوں کو کیا ضرر،  
جبکہ میں وہ منتظر تیری نگاہ کے واسطے۔  
ایسے مجرم کے جی بھی تو معاف کر دیوے جرم،  
کیا عجب ہے تیری ذات کبریا کے واسطے۔  
کون ہے کس کے آگے فریاد لے جا کے کروں،  
کوئی نہیں آتا مدد کو، پر خطا کے واسطے۔  
سنتا ہوں ایسا تیرا آکر جو در کھٹکاتا ہے،  
نہیں لوٹاتے ہاتھ خالی ہر گدا کے واسطے۔  
جرم میں گر لاکھ پر رحمت تیری سے بہت کم،  
کچھ نہ کیا میں نے عمل یوم الجزا کے واسطے۔  
عاجز (حضرت) عبدالغفارؑ پہ یا الہی رحم کر،  
خاص رحمت کی نظر اس بے نوا کے واسطے۔

مناجات (۵)

خداوند! بجز تیرے نہیں کوئی آسرا میوں  
نظر آندا نہیں کوئی سوا تیرے پیا میوں  
ایہو خدمت دیوچ عرضے، نہ ہی کہیں غیر دی عرضے  
فقط دل کوں ایہا مرضے، کیتا مضطر خطا میوں  
رحم تیرے دی نہ حدے، نصیب اپٹاں ہوں بدے  
سائل تیرا نہ کوئی ردے، ایزابت توں بچا میوں  
نبی ﷺ میڈا عرب والا موہن مٹھراتے متوالہ  
کرم ہرتے تھیوے شالہ زیارت چاکر میوں  
مُحَابے سید اعلیٰ طفیلے ذات خود والہ  
تھیوے ساڈے اتے ٹالہ سونہاں اپٹا بٹا میوں  
اساں تے ہن تیرے تھوے نکمیں تھی ماروں ٹورے  
ایسے جہروے اساں جھوے چنگے کم کار لا میوں  
"حضرت عبدالغفار" درماندا، مدائیں تیریاں گاندا  
تیرا بندہ تیرا باندا کرم دی کر نگاہ میوں



مناجات (۶)

اے خداوند بذات کبریا کے واسطے  
ہے شفیع المذنبین یوم الجزا کے واسطے  
موت محشر قبر کی تنگی سے دیجئے نجات  
سیدۃ النہوۃ جنۃ خیر النساء کے واسطے  
ہے رضامندی تیری مطلوب درہر دوسرا  
لافتی الا علی حن العلی کے واسطے  
رکھ مجھے درہر دو عالم زیر سایہ عاطفت  
سید الشداء شہید کربلا کے واسطے  
حضرت سجاد زین العابدین کا واسطہ  
باقر و جعفر امام الاتقیا کے واسطے  
کشتی میری ڈوبتی کو پار کر دے یا خدا  
موسیٰ کا ظم امام علی رضا کے واسطے  
حضرت سید محمد ہے تقی جس کا لقب  
جود کرنا بود پر اس ذوالعطا کے واسطے  
تاجدار ہر دو عالم حضرت علی النقی

عاقبت محمود کر اس رہنما کے واسطے  
موت کی تلخی نہ دیکھوں گور میری کر منیر  
احسن عسکری شمس الہدیٰ کے واسطے  
موت دے جب ذات تیری راضی اور خوشنود ہو  
سید موعود مہدی پیشوا کے واسطے  
دیدہ گریاں سینہ بریان بے قراری اضطراب  
عشق اپنے میں عطا کر دائما کے واسطے  
تاقیامت عشق تیرے میں رہوں سینہ گداز  
آل امجاد النبی بدر الدجی کے واسطے  
دین و دنیا کے سبھی اعداء میرے مقبور کر  
حضرت فضل علی معدن حیا کے واسطے  
کر عطا ایمان لیس بعدہ کفر حدیث  
ملتئم عبدالغفار اس النجا کے واسطے  
از طفیل پیر من و از برکت پیراں کبار  
خاتمہ بالخیر کر اپنی سخا کے واسطے



مناجات (۷)

اے خداوند بذاتِ کبریا کے واسطے،  
قرۃ العینین احمد مصطفیٰ کے واسطے۔  
بے حساب و بے عقاب و بے عتاب بخش دے،  
لخت جو کبد التبیٰ خیر النساء کے واسطے۔  
ہے رضامندی تیری مطلوب در ہر دوسرا،  
لا فتیٰ إلا علیٰ حنّ العلیٰ کے واسطے۔  
رکھ مجھے در ہر دو عالم زیر سایہ عاطفت،  
سید شہداء شہیدِ کربلا کے واسطے۔  
حضرت سجاد زین العابدین کا واسطے،  
باقرؑ و جعفرؑ امامِ اتقیاء کے واسطے۔  
کشتی میری ڈوبتی کو پار کر دے یا خدا،  
موسیٰ کاظمؑ اور امام علی رضاؑ کے واسطے۔  
حضرت سید محمد ہے تقیؑ جس کا لقب،  
جود کر نابود پر اس ذی العطا کے واسطے۔

تاجدارِ ہر دو عالم حضرت علی النقیؑ،  
عاقبت محمود کر اس راہنما کے واسطے۔  
موت کی تلخی نہ دیکھوں گور میری کر منیر،  
احنِ حن العسکریؑ شمس الہدیٰ کے واسطے۔  
موت دے جب ذات تیری راضی و خوشنود ہو،  
سید موعودِ مدنیؑ پیشوا کے واسطے۔  
دیدہ گریاں سینہ بریاں بیقراری اضطراب،  
عشق اپنے میں عطا کر دانا کے واسطے۔  
تا قیامت عشق تیرے میں ہو یہ جان گداز،  
آلِ امجاد التبیٰ بدر الدجی کے واسطے۔  
دین و دنیا کے سبھی اعداء میرے مقبور کر،  
حضرت فضل علیؑ ظلِّ ہما کے واسطے۔  
مشکلیں آسان فرما دین و دنیا کی تمام،  
عاجز محمد عبدالغفارؑ بے نوا کے واسطے۔



### اے خداوند بذات کبریا کے واسطے: (۸)

اے خداوند بذات کبریا کے واسطے، قرۃ العین احمد مصطفیٰ کے واسطے  
ابوبکر نور البصر حضرت عمر والا قدر، جامع القرآن عثمان ذوالحیا کے واسطے  
حیدر کرار صفدر تاجدار عارفان، لافتنۃ الاعلیٰ مشککشا کے واسطے  
حضرت سجاد زین العابدین کے واسطے، باقر و جعفر امام الاولیاء کے واسطے  
موسیٰ کاظم اعظم العظام جمیع سالکان، سادات السادات مولا علی رضا کے واسطے  
دیدہ دل فاطمہ حضرت تقی حضرت نقی، حضرت حن عسکری احسن علا کے واسطے  
چوں شود موعود مہدی پیدا در آخر زماں لا فتیٰ الا علی حسن الی کے واسطے  
جان من قربان صہبا بار برد دوزادہ امام، آل اولاد دالنبی خیر الوری کے واسطے  
خیبر و بدر و احد خندق و حنین و ہم تبوک، شہداء کربلا اہل و غا کے واسطے  
نفس امارہ کم نہیں فرعون سے ہامان سے، شہاد سے نرود سے حرص و ہوا کے واسطے  
میں گناہ برتر مگر رحمت تیری سے بہت کم، کچھ نہ کیا میں نے عمل یوم الجزا کے واسطے  
معاف کر دیجئے اب جملہ خطائیں یا کریم، جس طرح تیری رسم ہے ہر بے نوا کے واسطے  
رحم فرما تو نہ آئین رحم کو بھول جا، بھولیں ہیں ہم تو نہ بھول اپنی سخا کے واسطے  
دے محبت اپنی عبدالغفار کو یا کریم، صفت اپنی ذوالفضل اور ذوالعطا کے واسطے

دعا غفاری (۹)

یا رب سچا برکت میڈے پیر فضل دے سائیں،  
ہے در دا محتاج نہ کر توں دم جیواں جے تائیں۔  
برکت میڈے پیر فضل دے معاف کرو برائیاں،  
رکھ امید عنایت دی میں در تیڈے تے آیاں۔  
منزل دور دراز ڈسیوے پے سمل نہ کوئی،  
تیڈے ہاجھوں پیارا رہا کون کرے دل جوئی۔  
پیر قریشی غوث العالم تیکوں بہوں پیارا،  
جیندی صورت سیرت اُتے ہے شیدا جگ سارا۔  
لقب ڈتو محبوبی دا توں خود محبوب ولین دا،  
کیا تعریف کراں میں اوندی ظاہر پیا ڈسیندا۔  
نور قمر شرمندہ تھیوے رخ روشن متوالا،  
چمنستان ولایت دے وچ ہے مانند گل لالہ۔  
سگ آستان سڈایم در دا روز قدیم ازل دا،  
گل وچ پاتم طوق غلامی خواجہ پیر فضل دا۔  
عشق عطا کر پیر دا میکیں تھی منصور پکاراں،



ہن احسان تیڈے ہر ویلے رہا پھر کنوں شماراں۔  
برکت پیر ضمیر متور فضلِ علی وڈ شانان،  
مصدر فیض انیس الغربا کاشف راز حقانان۔  
ذکر دے وچ ڈے ذوق زیادہ شوق شدید تمامی،  
مست رہاں مخمور محبت لیل و نہار مدامی۔  
برکت پیر فضل علی دے فضل کریں رب سائیں،  
رحمت تیڈی نازل ہووے روز قیامت تائیں۔  
میں عاجز بدکار گناہاں بخش میڈیاں تقصیراں،  
اپنا عشق عطا کر میکوں برکت حضرت پیراں۔  
بک نہ ڈوہ ہزاراں پلے پر توں بخش ہارا،  
میں جیہاں کوئی بدتر نہ نظرے پھریم توئے جگ سارا۔  
پیر فضل دی سک وچ سینے کر توں بحر معانی،  
پاک منزہ عیب کنوں توں بیشک دل دا جانی۔  
عرض میڈا منظور کرو ہن ڈیو نہ دھکے دھوڑے،  
ڈے توفیق ایہ بندہ عاجز تیڈا در نہ چھوڑے۔  
منگدے ہاسے فضل خدا دا دتا رب کبیر فضل،

دل دی آس پچائی مولا ڈتس ساکوں پیر فضل۔  
برکت نیکیں توں چا بخشیں ایں عاجز دے تائیں،  
توں میں لائق فضل کرم دے تیڈیاں ہوون رضائیں۔  
برکت غوث العالم دے جنیں شجرہ لکھیا سارا،  
یا رب سچا ڈوں جہانیں کریں میڈا چھٹکارا۔  
کرو عبدالغفار تے سائیں مہر کرم دی باراں،  
دل توں تیڈے ذکر سوا پی غیر دی یاد وساراں۔

### مناجات (۱۰)

بخش گناہ ہر ویلے ربّا رحم کرم فرمائیں،  
توں بن پاپی مجرم دیاں وت بخشے کون خطائیں۔  
لوسی لوس مہندا در تے کوکے بنج صباہیں،  
پوچھٹ پئی لٹکاواں نانگی، اگے تیرے رب سائیں۔  
کوس کراں پاپوچھڑ بوجی ٹونکاں پئی تڈاہیں،  
رہاں دلیر گناہیں وچ نا نیکی کراں کڈاہیں۔  
نفس اتے شیطان ڈونھیں هن حاسد بریاں بلائیں،



ایہ کیرا کمزور کرے کیا ربا توں پچوائیں۔  
توں بن تکیہ کرن اُجایا کوڑیاں غیر دیاں چاہیں،  
توں محبوب پیارا دلبر پرتیاں تیکوں پناہیں۔  
توں سردار حسنین دا دل سوہنے ناز نگاہیں،  
توں لاریب خداوند بے چوں ہر دم عام عطائیں۔  
عشق عطا کر اپنا دل کوں پے وہمے و سرائیں،  
ایہ پا مور لگس دا پر نا پیریں وچ رگڑائیں۔  
حُب تیڈی تھی غالب دل وچ کرے سرایت جاہیں،  
درد بگر وچ بھر کن بھانجھٹ برہ دیاں پلن بھائیں۔  
وسر و نجن سبھ پھلتے پھلتے آساں سبھ پچائیں،  
دنیا دا دوران سبھو ہے دھوڑ مٹی پک چھائیں۔  
ایں مجبول ملول دیاں یا ربا کریں قبول دعائیں،  
توں رزاق مہرباں مولیٰ ہن مرغوب رضائیں۔  
بے پرواہ نگارا نازک عیب نہ ڈیکھ بھلائیں،  
ایہ لگ فام سیہ بدتر نا دشمن کنوں مراہیں۔  
(حضرت) عبدالغفار گداز رہے دل دردوں نکلن آہیں،

حمد و نعت و منقبت (۱۱)

خدا سائیں دے درجے ودھانوٹ توں صدقے  
فلک بے ستوں دے بٹانوٹ توں صدقے  
او معبود مقصود موجود باقی  
اوندے رزق ڈیوٹ ڈوانوٹ توں صدقے  
منگیں باجھ ڈیوے مہربان مولا  
اوں رازق دی روزی پچانوٹ توں صدقے  
محمدؐ ہے سرتاج اولادِ آدم  
اوندے درجے معراج پانوٹ توں صدقے  
نہ ہوندا نبی سائیں تاں کوئی شے نہ ہوندی  
ایں رحمت دے دریا ودھانوٹ توں صدقے  
مقام اُس دا اعلیٰ ہے اسرا گواہی  
تے قوسین کوں ونج سوہانوٹ توں صدقے  
ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ  
محمدؐ دے ممبر پچکانوٹ توں صدقے



فضلِ پیر دے فیضِ نت موج مارن  
سدا ابر ساوٹ وسانوٹ توں صدقے  
کمانی قریشی جیہیں کہیں نہ کیتی  
تے دین کوں آ جگانوٹ توں صدقے  
پتنگ وانگیں جلیجل پے عاشقِ مجلدے  
پتھر دل دے اندر ہلانوٹ توں صدقے  
موہن مٹھڑا مارو چیلہ رسیلا  
تیڈے جوشِ جذبے کرانوٹ توں صدقے  
ڈیکھو پار اُروار چودھار یارو  
اینڈے فیضِ گھر گھر پوچانوٹ توں صدقے  
جیکر آوے میں گھر قدم آ دھراوے  
تھیاں اجڑے ویڑھے وسانوٹ توں صدقے  
میں ہک ہک قدم توں ایہ جندڑی گھلیاں  
ایں سوہنے دی تشریف لانوٹ توں صدقے  
مٹھی دلربا چال خلقت کوں موہے

ايندے جگِ موساؤں رجھانوڻ توں صدقے  
دُر افشان تھیون بیان ہر سخن وچ  
شکر شیرِ تقریرِ الانوڻ توں صدقے  
تھے مست مدہوش مفتون پل وچ  
ایں تاثیر انگشتِ الانوڻ توں صدقے  
تھیاں بھاگ بھریاں سہاگنِ سیالیں  
ايندے جگِ موساؤں رجھانوڻ توں صدقے  
تھیم روزِ ازل دی میں دلبر دی گولی  
میں سک وچ سچن دے سکانوڻ توں صدقے  
میں لکھ لکھ تے دریں دے دفتر بٹائے  
تیڈے عشق سولی چڑھانوڻ توں صدقے  
بس کر توں (حضرت) عبدالغفارؑ نہ ایہ تحریرِ مکھی  
مصورِ صنم دے بٹانوڻ توں صدقے



معرفتِ الہی (۱۲)

لائے دلبر دل وچ دیے  
تیڈے ڈیکھن دے وچ پھیرے  
ایسا دل محرابِ مصلیٰ ایسا دل ہے طورِ تجلی  
ایسا دل ہے عرشِ معلیٰ ہن دلبرِ اصلوں نیڑے  
چھڈ مسلے علمِ مسائل سٹ جتّاں عقلِ دلائل  
سٹ نحوی فعل تے فاعل سٹ کوڑے جھگڑے جھیرے  
میں دل وچ نورِ عیانیٰ ایسا دل مکتبِ قرآنے  
میں دل وچ جملہ جمانے پر ہوون بختِ بھلیرے  
بن خالق دے پیا کوڑے سب خاک مٹی لپ دھوڑے  
ایسا دنیا سب سچوڑے رے ہر دم یارِ پریرے  
تھی کملی دل سیانیٰ حق پاجھوں غیر نہ جاٹیں  
پیا ہئی سب کوڑ کھائی بس یک دی سک ایسا ڈھیرے  
دل (حضرت) عبدالغفارِ سلیمے ڈتی پیرِ فضلِ تعلیمے  
ایسا رہبر دی تقسیمے ہن ہر دم دیدِ بصیرے

التجا (۱۳)

واد گراے داورا اپنی رضا کے واسطے

والے کونین احمد مصطفیٰ کے واسطے

بے حساب و بے عتاب و بے عقاب و بخش دے

لخت جو کبدالنہی خیر النساء کے واسطے

حیدر و حسنین زین العابدین کا واسطے

باقر و جعفر و امام الاتقیاء کے واسطے

موسیٰ کاظمی علی رضا حضرت تقی حضرت نقی

عسکری موعود مہدی پیشوا کے واسطے

موت دے جب ذات تیری راضی اور خوشنود ہو

حضرت فضل علی ظل ھا کے واسطے

ہے رضا مرغوب دل مطلوب خاطر یا کریم

منتظر عبدالغفار ہے دائما کے واسطے



مولود شریف (۱)

حن جندے تے خالق شیدا گھر عبداللہ جایا،  
تار زلف دی ڈوں جگ قیمت جگ وچ پھیرا پایا۔  
لات منات تے عزبی دی اج رونق رنگ وٹایا،  
زل ابلیس مکاٹاں ڈیون ہک بے کوں پرچایا۔  
چھٹن ستارے چوئیں تھی کر فلک کنوں ترہوایا،  
نفس شیطان لعین گیا بچ کالے روہ سدھایا۔  
جھول بیبی آمنہ تول خود عرش وی گھول گھمایا،  
لُبا حور پنگھوڑے دے وچ ڈے لول کوں جھلویا۔  
چن دے نال کریندا گالھیں سوہٹ بخت سویا،  
دانی حلیمہ دی واہ قسمت کر بسم اللہ چایا۔  
سر لولاک کلنگی پا کر طہ چھتر جھلایا،  
زلفیں دی رب قسم چاوے لعرک فرمایا۔  
روح اللہ دا روح فدا چڑھ چوتھے فلک سدھایا،  
امت داخل تھیوٹ کیتے فلک تے دیرہ لایا۔

اج تئیں کہیں پیغمبر نہ ایہو جیاں رتبہ پایا،  
پا نعلین مبارک سوئے عرش تے قدم دھرایا۔  
سنگریں مٹھ کافر دے وچ کلمے دا شور مچایا،  
شق قمر دا نال اشارت معجزہ ایہ دُکھلایا۔  
درخت وی جیندی ڈیون گواہی پتھر پہاڑ الایا،  
انگشتاں توں تھئے چٹھے جاری لشکر کوں پلویا۔  
ضامن پئے کر ہرنی کوں پا قید کنوں چھڑوایا،  
کاسہ کھیر دا ہووے ساری مجلس کوں پلویا۔  
ڈوں فرزند موائے جابر دے مویں کوں پھیر جویا،  
جین گلیاں وچ رُدا ماہی عطر کوں چھڑکایا۔  
کنگرہ کوشک کسری دا تے کفر دا کوٹ ڈھایا،  
کسر صلیب دی کر کے سوئے گرجیں کوں گروایا۔  
ڈسو اگے کوئی لچ پرور و ت ابجھاں رہبر آیا،  
بدکاریں دا پا تے بارہا ڈند شہید کرایا۔  
پتھر پدھے پیٹ دے اُتے فاقہ سخت نبھایا،  
جوں دی روٹی اُچھائی دا سوئے قوت بٹایا۔



ڈھلک ڈھلک تے ژدا سوہٹا بھوئیں نہ پوندا سایا،  
آئے سکھرے نس گئے ڈکھرے رب ماڑ تے مینہ وسایا۔  
صورت ڈیکھ تے سوہٹے دی چن چوڑیں دا شرمایا،  
اکھاں وچ ما زار دا کجھ سوہٹے خوب چھکایا۔  
آشکدہ دی سو برساں دی آتش کوں وسایا،  
بتیں کوں وچ بنگدہ دے سوہٹے آن گرایا۔  
ابوبکر سر صدقے کیتا نام صدیق رکھایا،  
عمر جھگڑا منافق دا سن کیوں مار مکھایا۔  
قبر دے وچ سئے کافر کتبہں رسم کوں کنبوایا،  
ڈیکھ عدالت عادل دی شینہ پکری نال چرایا۔  
عثمان غنی دی ڈیکھ سخاوت حاتم وی مکھلایا،  
حیدر صفر مَرَب دا وت کیوں مغز اڈایا۔  
(حضرت) عبدغفار پیاسگ وانگیں در تے تھی سدھرایا،  
بھال نظر فی الحال پیارا مولی تیکوں ودھایا۔

مولود شریف (۲)

حبیب	کبریا	آیا	مبارک	ہو	مبارک	ہو
محمد	مصطفیٰ	آیا	مبارک	ہو	مبارک	ہو
جبرہا	درمیں	دا	داروں	ہے	گنہگار	دا
شفیع	روز	جزا	آیا	مبارک	ہو	مبارک
صاحب	جن و بشر	دا	ہے	حشر	دا	ہے
زہے	مشکل	کشا	آیا	مبارک	ہو	مبارک
جیندے	احسان	ہن	لکھاں	نہیں	توفیق	کیا
نبی	خیر	الوری	آیا	مبارک	ہو	مبارک
خدا	جیندا	مدح	خوانے	گواہی	ڈیندا	قرآن
اساڈا	پیشوا	آیا	مبارک	ہو	مبارک	ہو
جیندے	باعث	جاں	پیدا	زمین	و	آسماں
امت	دا	رہنما	آیا	مبارک	ہو	مبارک
نبی	دا	بوکر	یارے	تھیا	ہمراہ	وچ
ایہ	مخلص	دلربا	آیا	مبارک	ہو	مبارک



دُوجھا حضرت عمرؓ عالی کفر دی یخِ جڑھ گلی  
عجب خوشتر لقا آیا مبارک ہو مبارک ہو  
ترسبھا عثمانؓ ذیشانے نبیؐ دا محرم دل جانے  
گوہر وحدت سخا آیا مبارک ہو مبارک ہو  
تے چوتھا یارِ حیدرؓ ہے ایہ برتر نیک محضر ہے  
علیؓ المرتضیٰ آیا مبارک ہو مبارک ہو  
احقر عبدالغفارؓ اُتے غلامِ نابکار اُتے  
عجب ظلِ ہا آیا مبارک ہو مبارک ہو

### مولود شریف (۳)

جیں امت کوں دامن لایا ہے اج گھر عبداللہؐ دے چایا ہے  
جبرائیل پنگھوڑے جھلایا ہے جیندا سارے جہان تے سایا ہے  
جیندے تابع جہان تے چوڑاں طبق جیندا بجلی وانگ لسکار جھلک  
جیندے ناز نواز دی ٹور دھمک اج برقعہ مومنہ توں اٹھایا ہے  
جیں دُند شہید کرایا ہا کر جنگ تے دین ودھایا ہا

جیں امت کوں دین سکھایا ہا  
جیڑھا امی لقب تے خیر البشر  
جیندے شان دے وچ الفقر فخر  
جبرائیل جیندا دربان رہا  
جیکوں امید ارمان رہا  
اج صوبہ عرب مختار آیا  
اج عاصیاں دا غمخوار آیا  
جیندے نور توں پیدا جہان تھیا  
جیندے اُتے نازل قرآن تھیا  
اج ہند باغِ ارم دا آیا  
اج صاحب شان شرم دا آیا  
عبدالغفار توں کر شکرانہ  
ذات خدا ڈیکھوں ہے خصمانہ  
اوہیں جگ وچ پھیرا پایا ہے  
کیتس نال اشارت شق القمر  
اوہیں عرش اُتے قدم پایا ہے  
ہر آن اتوں قربان رہا  
اج چہرہ پاک ڈکھایا ہے  
اج سوہٹاں دا سردار آیا  
جیں امت کوں بختایا ہے  
جیندے باعث زمین آسمان تھیا  
لامکان اُتے پوں پایا ہے  
اج صاحب لطف کرم دا آیا  
جیں مار کفر کوں ونجایا ہے  
نور جمال تے تھی پروانہ  
اج شہشاہ پوں پایا ہے



مولود شریف (۴)

ساڈا سوہٹا نبیٰ ذیشان آیا  
جیندے شان دے وچ قرآن آیا  
محبوب رب العالمیں سوہٹا نبی پیدا تھیا  
قسم خدا دی خود خدا خالق جہاں شیدا تھیا  
یشک دوست خدا رحمان آیا  
نور حق منظور حق مقبول ایرد ذوالجلال  
ساکن ارض و سما ایندے سبھے ہن پائمال  
ساری ثقلین دا سلطان آیا  
ایہ خدا دا، خدا ہے ایندا، ہے عجب ایہو اتحاد  
بعد اللہ دی ذات دے نہ کوئی مثل ایندا وچ آحاد  
ایہو جانِ جہاں جانان آیا  
ایندا ہمسر ہا نہ کوئی ہے نہ ہوسی بالضرور  
جین ڈٹھا اینکوں اوں ڈٹھا خود خدا کوں بے قصور  
ایویں وچ حدیث قرآن آیا

نن زگس رشک آہو ہن محل نازنین  
زلف واللیل بچی یاسین رخ یاسین  
چارم چرخ تے سچھ حیران آیا  
تصویر کش نقاش چیں حیران ہن ارژنگ سب  
انگ ہک ہک ڈھنگ ڈیکھ تے دنگ عقل شقرنگ سب  
ساریں دریں دا درمان آیا  
آدم کنوں لا تا بعیسی جو پیغمبر جو نبی  
کہیں کوں نہیں طاقت جو دعویٰ کر سکے او ہمیری  
مشعل نور خدا لمعان آیا  
ایہ ہے یکتا و یگانہ در بے ہمتا یتیم  
اوج عزت شرف وچ اصولوں مثل ایندا عدیم  
ایندے صفتیں تے  
ترے سو سٹھ بت رکھیا ہانے کعبہ وچ معبود جوڑ  
رحمت للعالمین آیا ڈٹونس بھن بھروڑ  
حق تے باطل دا فرقان آیا



نہیں تیری تعریف ممکن یا نبیؐ ما ینبغی  
خاتم المرسلین شفیع المذنبین لا ریب فیہ  
سید ولد آدم مہربان آیا  
عرض ہے (حضرت) عبدالغفارؑ دا سیدی یا سدی  
ہاجہ تیڈے کوئی میڈا ملجا نہیں مستندی  
شافع یومِ حشر میزان آیا

### مولود شریف (۵)

عرش توں لہ فرش تے قدسی سبھے آنوٹ لگے،  
حضرت خیر البشرؑ تشریف جاں لائوٹ لگے۔  
ڈوں جہانیں دا جڈاں جوہر تھیا جگ وچ عیاں،  
کے وچ کافر تھے بکے بکے غم کھانوٹ لگے۔  
وچ پلوڑیں جھول ستا بیبی آمنہؑ سانئیں دے،  
امتی گویان حضرت لب کوں مکانوٹ لگے۔  
ڈند مبارک کافراں وچ جنگ اُحد کیتا شہید،

چاہتیں تے ہُند اُمت سوہٹا بختانوں لگے۔  
کڑک اسلامی دی ونج پئی دھڑک سینے کافراں،  
بوجھل کوں مکے والے مل کے پرچانوں لگے۔  
مشرکاں تے کافراں رَل مل تے کیتا مشورہ،  
کلمہ پڑھ تے جند بچا ہک بے کوں سمجھانوں لگے۔  
برج نبوت دے وچوں جڈاں آفتاب ہویا طلوع،  
ڈر کے مشرک مرگ توں گل لا کے مکھانوں لگے۔  
صورت شمس الضحیٰ بدر الذبیٰ نور الہدیٰ،  
زلف واللیلِ حُجّی سو پیچ ول پانوں لگے۔  
عشوہ گر نازک بدن ہے سیمبر سین تن،  
ہُندیں وچوں کھلندیں ویلے نور برسانوں لگے۔  
عاجز (حضرت) عبدالغفار ہے ملتس دیدار دا،  
دیر ہے کیا جبکہ رحمت جوش فرمانوں لگے۔



نعت شریف (۶)

بعد ثنا تحمید خداوند لکھ درود صلواتاں  
پاک حبیب خداوند تے تحفے تے برکاتاں  
صدقے میں قربان تھیواں واہ امت دے رکھوالے  
سے سے درد آزار مصیبت ہک پل وچ چاٹاں  
ہے لچپال قدیین سید واہ رتبہ سلطانی  
کل مرسل محتاج ایہ در دے ملک کرن درباری  
صاحب شان شرافت ثوقت حثمت عظمت والے  
تھی گلزار بہار ونجن جے چہرا پاک ڈکھالے  
صورت ڈیکھ تے تاب نہ آئن انس ملک آسمانی  
شمس قمر ڈوہیں شرماں وٹ شب روز پھرن حیرانی  
گل رخسار تے فرخ فال مبارک نقش نگارے  
سرور صنوبر گلشن زیبائش گلزارے  
ڈیکھ مبین مبین منور واہ زینت رخسارا  
نازک ناز بھریا محبوب خدا دا مومنہ پارا  
ڈینہ قیامت حق حساب دے ویلے ہر کوئی روسی

کالے مومنہ گنگاراں دے نال شفاعت دھوسی  
ماء پیو بھین تے بھائی ہک بے کوں سُجریں  
تھی ان سونہیں توں ریں جنزویں کنڈ ڈییں  
ہر کوئی کھپ سُن توں ریں اُتھاں ہتھیں کچھ نہ آسی  
اگے عرش منور سرور کارن امت جا کے  
منگن بخش کریے سجدہ گل وچ پلڑو پا کے  
کل پیغمبر نفس و نفسی پیش خداوند پکریں  
امتی امتی ہک صاحب لولاک مافرین  
"عبدالغفار" غلام قدیہیں ہے بردا تیڈے در دا  
میں ناکار کمنے دا تھی ضامن روز حشر دا

### نعت شریف (۷)

اول نال گلاب دے دھواں میں دہن چچھے سہرے گانواں سرور شاہِ زمن  
سر لولاک لما سہرے پانون بھے سہرے ونا آرسناک دے گانون بھے  
صبغۃ اللہ دی مینڈی لانون بھے اللہ رنگ چا لایا ملیا یار بجن  
ستیاں خواب دے وچ صورت آکے ڈکھا سُجڑے صحن دے وچ پاؤں آکے دھرا



چہرہ بدر الذبی اتوں برقعہ لما  
نازک نازیں بھریا وسیں وچ رگ رگ  
میں تاں گھول گھٹاں خلقت ساری تے جگ  
مٹھری درداں دی لائق جفا دی نہ میں  
ہاں میں کوچی کلی کہیں ادا دی نہ میں  
نوشہ دولہا سید سہریں والا جیویں  
ست متوالا ماہی ہر دم شالا جیویں  
بیوس بیکس غریب عبدالغفار تیڈا  
ہاں غلام قدیم سگ دربار تیڈا  
باندی صدقے تھیوے وسرے عیش وامن  
ساڑاں ہار سنگار کوں لاناواں میں اگ  
ریساں کون کرے سوہٹا سیمیں بدن  
توں لکھپال سخی تیڈے ڈا دی نہ میں  
گھولاں نام تیڈے توں سارا ایہ دھن  
نوشہ چاک منجھیں دا رکھوالا جیویں  
آ وڑ ویڑھے میڈے کر آباد صحن  
بدتر احقر تے اوگن ہار تیڈا  
دلبر مائیں بھریا مٹھرا ماہی مدن

نعت شریف (۸)

جیکر چامیں احد کوں ملئا  
جنتاں جو ڈیکھیں نام محمد  
احمد نام پکیندی رہ  
چم چم اکھیاں تے لیندی رہ  
اٹھندے ہندے صفت ثنا کر  
فاتبغونی سر کوں جھکا کر  
ایں عربی تی صلے علی پڑھ  
منجوب ورد پکیندی رہ

اَنَا بَشَرٌ دَا شُورَ نَهْ مِچَا تُوں وِج یُوحٰی دے دِیدِ لُکَا تُوں  
آ بھیرا اِنصاف جو پا تُوں پر کجھ سوچ سچّی دِی رَہ

بنا مُحَمَّدُ رَبُّ کُوں گولُن محض ہے اپنّے آپ کُوں رولُن  
بنا سبھین کھیر ولولُن مفت نہ مغز کھیندی رَہ

(حضرت) عبدالغفار دَا پچالِ مُحَمَّد ہر ہک دَا غمٹالِ مُحَمَّد  
قبر حشر وِج نالِ مُحَمَّد تُوں نہ خوف کریندی رَہ

### نعت شریف (در پنج زباں) (۹)

ز عصیاں زوِ سیاہ کردم آغِشِنی یا رسول اللہ  
ہے تکیہ آپ کا ہر دم آغِشِنی یا رسول اللہ  
توئی شافی توئی کافی کروِ میری خطا معافی  
ز کردہ خود پشیمانم آغِشِنی یا رسول اللہ  
کوئی کہتا ہے بد خویم تجھے معلوم کیا گویم



رہائی دہ ز آزارم آغثنی یا رسول اللہ  
عَذَابُ السَّعْرِ مُوصَدَّةٌ فَإِنَّ النَّارَ مُوقَدَّةٌ  
فَإِنَّكَ لَا تَذَرُ فِرْدًا آغثنی یا رسول اللہ  
جہاں سارے دے وِچ جانی نہیں کوئی تیرا ثانی  
توئی افضل توئی اکرم آغثنی یا رسول اللہ  
عن الاَوْجَانِ یُصْمِنِ، فلیس من ورنک لی  
بے امید یا دارم، آغثنی یا رسول اللہ  
سنو کھاجہ موری جاری، میں پاپن ہوں دکھاں ماری  
خدا را بس بزاہ گارم، آغثنی یا رسول اللہ  
لکھاں ڈکھڑے کھٹن دے نہیں، زخم الڑے چھٹن دے نہیں  
ڈکھا یک بار دیدارم آغثنی یا رسول اللہ  
ذرا روئے دکھا جانا، جنازے میں تو آجانا  
قبر میں توں رکھیں پرتم آغثنی یا رسول اللہ  
(حضرت) عبدالغفار گریانم بفرقت سینہ بریانم  
وَنَجَاوِیْ مَوْنِجْہ تے ہر غم آغثنی یا رسول اللہ

نعت شریف (۱۰)

تو تاجِ ماٹیں عرشِ تے راجِ ماٹیں  
تو ہر نبی توں چنگا معراجِ ماٹیں  
تیکوں بیبیِ آمنہ چایا تیکوں دائیِ حلیمہ چایا  
تیڈا سارے جگ تے سایا توں تاجِ ماٹیں  
تو عربِ عجم دا سائیں تیڈیاں ہن صفاتِ ہر جائیں  
تیڈیاں پڑھدے ملکِ مداحیں توں تاجِ ماٹیں  
تیڈے حوراں سہرے گانوں نتِ پریاں گھول گھمانوں  
کل ملک وی صدقے جاوَن توں تاجِ ماٹیں  
تیڈے چارے یارِ پیارے توں چن تے او ہن تارے  
ہن نور اکھیں دے سارے توں تاجِ ماٹیں  
ہن روضے وچ ڈول رلے صدیقِ عمر سائیں بھلے  
سرِ برسن نور تجلے توں تاجِ ماٹیں  
ہے ابوبکر سائیں اعلیٰ من موہن تے متوالا  
او بلبل توں گل لالہ توں تاجِ ماٹیں



کراں کیا تعریف عمر دی عثمان علی حیدر دی  
ہم تانگہ اماندے در دی توں تاج مائیں  
جے در توں خالی ولّاں ونج کنیں در پلو جھلاں  
میں گھنّاں مول نہ ٹلاں توں تاج مائیں  
تیڈا بُوہا چھوڑ نہ ویساں تیڈے در تے ایہ جند ڈیساں  
تیڈا داغ قبر وچ نیساں توں تاج مائیں  
ایہو عبدالغفار دا عرضے میکوں لاغر کیتا غرضے  
تھیوے دفع تمامی مرضے توں تاج مائیں

نعت شریف (۱۱)

رخ تیرے پر مبتلا ہوں یا محمد الغیاث!  
جان دل سے میں فدا ہوں یا محمد الغیاث!  
عشق تیرے در بدر مجھ کو پھرایا کر فقیر،  
در تیرے کا میں گدا ہوں یا محمد الغیاث!  
رحم فرما یا نبی مجھ پر خدا کے واسطے،  
عاجز م بے نوا ہوں یا محمد الغیاث!

حرمِ بوبکر صدیقِ حرمتِ حضرت عمرؓ  
طالبِ دیدار کا ہوں یا محمدُ الغیاث!  
حرمِ عثمانؓ حیدرِ بخشِ میرے سبھِ قصور،  
بے خبر ہوں پر خطا ہوں یا محمدُ الغیاث!  
عشقِ تیرے بھیجے میری طرف سؤالاں کی سوغات،  
مانگتا میں یہ دُعا ہوں یا محمدُ الغیاث!  
پُر خطا (حضرت) عبدالغفارؓ پہ رحم فرما یا نبی!  
درتیرے پر میں پڑا ہوں یا محمدُ الغیاث!

نعت شریف (ہندی) (۱۲)

ہوئے اہل جہاں کے دیکھ فدا	تیری صورت سورج سے نجمی
توسیت زبور انجیل میں ہم	تیری گیت قرآن میں لکھی
الحمد کہ بھری کو جاد کیا	مورا درس سے جیا شاد کیا
گم سوج سے بت آباد کیا	نت پھکر اندوہ میں عمر گجری
موری پیا بناں کوئی گرج نہیں	کوئی اور جبر و ث مرج نہیں



کیا ہر اک پر یہ پھرج نہیں کہ شکر کریں ہر سانس گھڑی  
دل ہکا دکھلا کر لوٹ گیا سب کھانا پینا چھوٹ گیا  
تب عیش آرام بھی کھوٹ گیا موری تھی گھلت دو بے کھبری  
لولاک لما تیری ہے تکریم بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْفٌ رَحِيمٌ  
کما آپ خدا کی ذات عظیم میں شیدا تجھ پر جن و پری  
یہ منزل تیرا بیاں وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ شَالِ  
ہے اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللہ عیاں آئے ہیں بنا کر تم بشری  
کیا پیکر کھوب ہے تیری موہن کیسا گجہ دہن کیسے سیم ذقن  
اے ہاشمی عربی ماہِ مدن مَا زَاغَ بَصَرٌ وَاہِ عَشْوہِ گری  
وَاللَّيْلِ جُلْفَ کُھمدار تیری شیریں شکر گُفتار تیری  
کیسی دلکش ہے رفتار تیری اَلْفَقْرَ کما تم نے فخری  
اب عاشق کے دکھ دور کرو سبھ پاپ جرمِ مگفور کرو  
موری جاری سخنِ منجور کرو کرو گور پھل موری نا موری  
نِت (حضرت) عبدالغفار کو شوق تیرا موری کھاطر میں پرا جوق تیرا  
توری چاکر ہوں گل طوق تیرا کوئی کھوف نہیں یومِ الحشری

نعت شریف (۱۳)

زلیخا ہک حُن یوسف تے تھئی شیدا تے متانہ  
پر ایں یوسف عرب والے تے جگ سارا ہے دیوانہ  
ایندا شائق کلیم اللہ صفی اللہ نجی اللہ  
خلیل اللہ تے روح اللہ ایہ ہے جانانِ جانانہ  
کیوں اصحاب ہن گلے بدر خیر اُحد والے  
ریمے ثابت قدم نالے جیوں شمع تے پروانہ  
بھے ہن ڈیکھ تے جیندے نہ ہک پل ہن پرے تھیندے  
لکھاں درجے میں کیا ایندے ایہ کل مرسل توں وڈ شانہ  
مہر دی جاں نظر بھالے ہزاراں درد غم ٹالے  
وڈے صاحب شرم والے امت عاجز دا خصمانہ  
عبدالغفار سگ در دا اوں مدنی ماہ پیکر دا  
اوں سرور لاج پرور دا ایندا دربار شاہانہ



نعت شریف (۱۴)

نور بھری دربارِ شالا ڈکھاوے قسمت،  
عربی دا دیدارِ جنیدیں کراوے قسمت۔  
سول ستاوے لمبیاں لاوے ہجرِ عربی دا بھا بھڑکاوے  
روندیاں زار و زار روندی رہاوے قسمت  
سونے دا سجھ اوں ڈیہاڑے اُبھری جڈاں میکوں ساوا روضہ نظری  
مدینے دی بازارِ شالا پھراوے قسمت  
ہماں میں روضے دی ڈھلی چھاں تے خاکِ حرم دی رکھاں میں ہاں تے  
آوم دل کوں قرار وچھری ملاوے قسمت  
کانگل کھنڈ دیاں پُوریاں ڈیساں جڈاں میں دیں سچن دے دیساں  
تے ہند ڈسے سچ بار جلدی پہچاوے قسمت  
روہ کنڈیالے پندھ اڑانگے کیوں چا کیتے نی ملن مہانگے  
سوہٹا عربی یارِ نتِ نت سکاوے قسمت  
شہرِ مدینے دیاں گوچے گلہیاں باغِ بہشتی عنبرِ زلیاں  
مدینے دا گلزارِ شالا گھماوے قسمت

(حضرت) عبدالغفار دی التجائے کرو جے رحمت دی نیم لگا ہے  
تھیواں جلد تیار ریاست چھڑاؤے قسمت

نعت شریف (۱۵)

ساڈا نبی سوہٹا نہ ابجھاں کوئی پیا ہوؤے،  
امت عاصی دے کیتے پیشوا مشکل کشا ہوؤے۔  
معراج تے پا تاج سر لولاک دی احمد،  
جبریل میکائیل کیا صلے علی ہوؤے۔  
قدسی قدمبوسی کیتے صف بن کے تھے حاضر،  
ملکوت کیا جبروت اندر مرجبا ہوؤے۔  
حوراں آتے غلمان وچ فردوس دے اکھن،  
محبوب رب العالمین تشریف فرما ہوؤے۔  
نازک نزاکت ناز بے انداز وچ منٹھے،  
رضوان وی حیران تھی کے جاں فدا ہوؤے۔  
مدنی محمد مہ لقا محبوب دل مرغوب ہے،  
ما زاع دا اکھیں دے وچ کجلہ بھریا ہوؤے۔



کونین دا والی جڈاں قوسین وچ پہونتا،  
امت میڈی کوں بخش ڈے ایسا صدا ہووے۔  
ہے التماس (حضرت) عبدالقادر الہی نہ سکاں نت،  
دیدیں دے وچ دیرے ہون دیدار عطا ہووے۔

نعت شریف (۱۶)

ذولا عربی دلربا رب دی قسم لگدے مٹھا،  
ہے سوہٹا بیحد ماہ لقا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
عیسیٰ تے الیاس دا باعث بقا ہے خبر کیا،  
ورد ہے صلّ علیٰ رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
سوہٹے مدنی دے طفیلوں تھئی خطا آدم دی معاف،  
ایندا محابا ہے وڈا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
نار تھئی گلزار حضرت ابراہیم خلیل تے،  
پُشت وچ ایندا نور ہا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
نام احمد دی سرلیج الاثر کیا تاثیر ہے،  
دردمندیں دا دوا رب دی قسم لگدے مٹھا۔

جیں پیاری دا خطر ہے ورد کر ایں نام کوں،  
تھی ویسی جلدی شفا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
برکتوں نام محمدؐ پیرا نوح طوفان وچ،  
موج وچ تر دا گیا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
کل حسینیں دا سنگارے کل رسولیں دا فخر،  
کوئی نہیں ابھیاں پیا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
شکل دی تعریف سٹوانواں کہ خلق عظیم دی،  
یوسف مصری فدا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
جیں ڈٹھا با صدق دل تھئی نار دوزخ دی حرام،  
پیا میں کیا آگھاں بھلا رب دی قسم لگدے مٹھا۔  
عاجز (حضرت) عبدالغفار ہزاراں قرب والے تھے نبی،  
اتھ کے نہیں کمیں پے دی جارب دی قسم لگدے مٹھا۔



نعت شریف (۱۷)

تیڈی ڈیکھ شکل منتاب موہن      کنی تھی مدوے مفتون پھرن  
سے دانشمند دیوانے تھی      مخبوط عقل مجنون پھرن  
اے شاہ عرب چمدار طرب      اطوار عجب جانان جہاں  
تیڈی مقناطیس نظر یکسر      تونزیں دُور ہوون مقرون پھرن  
تیڈی زگس چشم تے دید مہر      کرے مفت خرید شہید جہاں  
کنی ہمسر یوسف ماہ کنعاں      تھی شیدا دل محزون پھرن  
تیڈی بات نبات حیات دلیں      بیا آب حیات تے مئے کوثر  
امواج حُسن افواج حُسن      ہر حملے کر شب خون پھرن  
جہاں نور ڈٹھا کوہ طور اُتے      دٹھا حضرت موسیٰ بے خود تھی  
تیڈا ڈیکھ تجلی جھلک جہاں      سٹ دیں وطن بیرون پھرن  
پُندہ رات ہے نعت تے مدحت خواں      تھیا (حضرت) عبدالغفار داور دزباں  
اے شاہ شہاں تیرے شائق فائق      حدِ عد تول افزون پھرن

نعت شریف (۱۸)

اے ظِلِّ عَظَا کَانَ حِیَا      وعدہ پہنچا تو نے جھٹ گھڑی  
فخرِ لَقَا چہرہ ڈکھا      کہیں پھیرا پا تو نے جھٹ گھڑی  
توں ذوالکرم صاحب شرم      کرو دل نرم کہیں پاؤ قدم  
رب دی قسم اوکھا ہے دم      مونی جوا تو نے جھٹ گھڑی  
تیڈی طلبِ ہم روز و شب      امی لقب کر کوئی سبب  
محبوبِ رب ہاں خشک لب      کوثر پلا تو نے جھٹ گھڑی  
ساری خلق چوڑاں طبق      آکھن ملک اصلوں نہ شک  
ہم گال پک، کر کوئی جھلک      برقعہ اٹھا تو نے جھٹ گھڑی  
کچھ ترس کر بھالو نظر      لحظہ بھر، نہ تاں ویساں مَر  
توں نہ دیر کر آگھن خبر      مونجھاں لما تو نے جھٹ گھڑی  
دلشاد کر، امداد کر      آزاد کر کہیں یاد کر  
گھارے دی کندھی آباد کر      بہرِ خدا تو نے جھٹ گھڑی  
دردیں دا ہنیں درمان توں      جانان توں، دل جان توں  
ذیشان بل ایمان توں      رنج ڈے ونجا تو نے جھٹ گھڑی



کونین دا، دارین دا      والی توں ہنیں ثقلین دا  
صدقہ حسنِ حسین دا      مونہ نہ لکا توئے جھٹ گھڑی  
اوہے ٹول گئے سب آلہ گئے      اوہے تول گئے اوہے بول گئے  
ایویں رول مٹھڑا ڈھول گئے      انگن سہا توئے جھٹ گھڑی  
تیری بانیاں، غم کھانیاں      ترسانیاں      ترچھانیاں  
نہ بھانیاں، نہ ہی ٹھانیاں      جلدی سدا توئے جھٹ گھڑی  
(حضرت) عبدالغفار بیکار دا      پیار دا      لاچار دا  
مکیہ توں ہر بدکار دا      سکاں لما توئے جھٹ گھڑی

نعت شریف (۱۹)

ساکوں نبی ساڈے جیہاں کوئی نہ نظر آوے  
یکران تے چڑھ آن وچ معراج کر آوے  
خُوراء اکھیندیاں سوما سوہٹا عرب والا  
آووا اڑی ڈیکھن جہوں عالی وقر آوے  
جُز بن سگر آیاں سجھ کر زیب تن زیور

آکھن ایویں شالہ ہمیشہ بخت وِ آوے  
لوؤ اَتے مرجان دی آکھن شکل والیاں  
مُسکِر کرشمے ناز تے سِیں تن بر آوے  
اَنی اُدُن مِنی دی نِدا قوسین وِچ پہونچا  
گھن کر شفاعت دا اِذن رکھ تاج سر آوے  
فرمایا رب اُمت تیڈی کون بخش ڈیساں میں  
دشمن تیڈا سَرِی سقر چڈاں حشر آوے  
ہئی رات اُٹھاراں سال دی بستر وی گرم ہا  
قوسین توں کونین دا سردار گھر آوے  
واللیل دیاں زلفاں سجا کر دوش اَنور دے اُتے  
کُجَل چھکا نا زارغ دا نُور البصر آوے  
حُن وِ شامَل ڈیکھ تے روح الامیں ہر دم  
حیران تے قُربان تھی کے کر سفر آوے  
جَمِیا جَڈاں جانِ جہاں جلوہ نما جاناں  
لات وِ مَنات عِزّی زِیں تے سر دے بھر آوے



لنگھدا جیرہی گلی وچوں ساڈا نبی سوہٹا  
ترے ڈینہہ اوں گلی دے وچوں خوشبو عطر آوے  
شیشی دے وچ عطر دی جا پا کر پگھر نیون  
محبوب رب العالمین کوں جیکر پگھر آوے  
(حضرت) عبدالغفار دے حال تے ہر دم نظر رحمت  
نالکداں بٹے کنوں جاں روح بہر آوے

نعت شریف (۲۰)

دیدار دی درکار ہے دلدار گھر آوے،  
او رات پر برکات گویا شب قدر آوے۔  
نہیں مال عزت منزلت فردوس دا طالب،  
دیدار دے انوار دی شالا سحر آوے۔  
دورخ برابر عاشقان کوں جنت الماویٰ،  
جے یار دل افکار دا مومنہ نہ نظر آوے۔  
میں زندگی دے بعد وعدہ ہو گیا دیدار دا،  
فردوس دے میدان وچ بیڑاں حشر آوے۔  
پر مست بادہ نوش وعدت دیر نہیں سہندے،

پردہ اٹھاؤ چا ذرا جو کچھ صبر آوے۔  
ڈے زاہداں کوں بخش اپٹیاں حوراں تے غلمان،  
ساکوں تیڈے دیدار دی ہے غرض در آوے۔  
دیار نہ نہائی و جنت را بیا آرائی،  
نار سقر توں عاشقاں کوں کیا خطر آوے۔  
تیرے کرشمے ناز بے انداز و پیچیدہ،  
تیرے سوا نابود تم کو کیا ضرر آوے۔  
(حضرت) عبدالغفار اس بیہوشی اور خود کشی میں ہے،  
جب اٹھا پردہ تو خودی زیر و زبر آوے۔

### نعت شریف (۲۱)

سبب کیڑے کنوں دنیا تے آنوں کم محمد دا،  
مدت دی اُجڑی دھرتی کوں وسانوں کم محمد دا۔  
توں سُن سیرت محمد دی تے کیوں دنیا تے گزیندے،  
سوالی جو کوئی آوے تے بھر بھر جھولیاں ڈیندے،  
محض تسیاں تے بجھیاں کوں رچانوں کم محمد دا۔



ڈیکھو یارو ایوں جگ تے ایوں آکر ڈکھائی ہووے،  
قمر نگرے اشارے توں چا انگل ہک بھنوائی ہووے،  
لتھا سورج علیٰ کیتے ولانوں کم محمد دا۔  
جیڑھا خود مالک الملک جیندے مونہ دا قسم چاوے،  
رضا محبوب تے راضی محمد جیوں منواوے،  
سفر کر لامکاں تے رب رتجھانوں کم محمد دا۔  
جڈاں محشر دا ڈینہہ تھیں ساری خلقت حیران ہوسی،  
نبی ہوسن تہ چپ تھیں تڑپدی ہر دی جان ہوسی،  
اگوں رب دے نبی اکھن الانوں کم محمد دا۔  
ڈٹھا جلوہ صفاتی طور تے موسیٰ پیا ڈھندا،  
محمد لامکاں تے سامٹے اند دے ہسندا،  
اصل دیدار ربی دا پکانوں کم محمد دا۔  
سوانیزے تے آسی سورج سبھ ہوسن عرق وچ غرق،  
خدا آسی جلالی وچ نہ اعلیٰ ادنیٰ وچ کئی فرق،

لواء الحمد دا جھنڈا اٹھانوں کم محمد دا۔  
عمل والے خدا دی رحمتاں کوں ڈیکھ خوش تھیں،  
ہتھکڑیاں پا کے بے عملے اپنے کریم کوں ڈیکھ رس،  
آکھن سڈے ہا سے جو ہے چھڑانوں کم محمد دا۔  
جے تتیں امت نبی سائیں دی نہ جنت وچ قدم ڈیسی،  
نبی ہووے ولی ہووے محمد سائیں کوں پکریسی،  
تسیاں کوں (حضرت) عبدالغفار کوثر پلانوں کم محمد دا۔

### نعت شریف (۲۲)

طیبہ دا دلدار دل دی آس پہچانی جیوں  
واہ ابر کرامت کرم کیتی چا مہر دا مینہ برسانی جیوں  
بھاگ بھاگ تے بخت والا بختاؤر پھیرا پانی جیوں  
میں بیوس بیکس امت دے سرم جہم مینہ برسانی جیوں  
واہ لچ پرور سرور لچدارا کل تقصیر مٹانی جیوں  
میں اُجڑے انگن اُگاڑ اجاڑ کوں رشک بہار بٹانی جیوں  
تیڈی لال لباب دی لالی توں تھئی لعل دی آب سوانی جیوں



تیڑے دُرج دَہن دُر دنداں توں دُر عدن کوں ہے زیبائی جیوں  
پوئے فلک لک انوار جھلک جگ مک دے نال مسائی جیوں  
منتاب مَوہن متوالیں دی تیڑی صورت سُرَت بُھلائی جیوں  
حُن یوسف دا ڈیکھ زلیخا گل وُچ گاری پائی جیوں  
تیڑا ڈیکھ حُن خود حضرت یوسف بیٹھا دل لُٹوائی جیوں  
ایہ پنٹا جڈن دا پنن سکھیا بیٹھا در تے پلڑو وِچھائی جیوں  
خود کرن سخاوت سخیاں کوں ہے تیں ایہا ریت سکھائی جیوں  
ہے (حضرت) عبدالغفار بیکار بیکس سٹ ساری آس پرائی جیوں  
بن درشن دل دیوانی تھئی نہیں سندی دل جدائی جیوں

### نعت شریف (۲۳)

عجب ہے یار دا چہرہ	تعالیٰ	اللہ	تعالیٰ	اللہ
ہے مرہم درد دل وَا اللہ	جزاک	اللہ	جزاک	اللہ
حُن ازلی دے ہن شعلے	ملک	آنون	بٹا	ٹولے
تھیون صدقے اتے گھولے	بحان	اللہ	بحان	اللہ
اول ہا نور حق پیدا	نہ	ہن	چوڑاں	طہق پیدا
نہ لوح کرسی فلک پیدا	نہ	آدم	ہا	صفی اللہ

قدسی ذات لچپالے ہزاراں درد غم ٹالے  
کیوں اصحاب ہن گلے مجاہد فی سبیل اللہ  
حکم اودا منیدا ہے پیا ہر جا چیندا ہے  
نہ ابجھاں شان کمیندا ہے تونڑیں موسیٰ کلیم اللہ  
ملک جبرائیل باندا ہا کیوں قداں تے ڈھاندا ہا  
سا گھن گھن تے آندا ہا آیت آیت کلام اللہ  
اگے ہن شرک دے کھاڑے کفر بدعت دے دھاڑے  
وہونس دین دے لاڑے پڑھالیں لا الہ الا اللہ  
خدا دی ذات دا ماہر ڈکھاوے معجزے ظاہر  
سہیندا بوجھل ساحر معاذ اللہ معاذ اللہ  
فلک تے شق قمر تھیندا ڈکھاوے معجزہ ڈیندا  
تھیوے مردہ ولا جیندا آکھے قم باذن اللہ  
رحم ایں تے نیارا ہے خدا کوں بہوں پیارا ہے  
ایندا لمبا پسارا ہے عجب ذیشان بسم اللہ  
(حضرت) عبدالغفار مضطر تے کر رحمت میں بے پرتے  
ونجاں میں پئے کیں در تے رسول اللہ حبیب اللہ



نعت شریف (۲۴)

جو دم نکلے صلے علی کہتے کہتے،  
حبیب خدا کی ثنا کہتے کہتے۔

نکل جاوے پرواز کر روح میرا،	محمد نبی مصطفیٰ کہتے کہتے
جب دوزخ کی پل پر گذر ہوگا میرا،	گزر جاؤں گی یا الہ کہتے کہتے
پلوں کی بناز و خرامانِ جنت،	شہ انبیاء کی ثنا کہتے کہتے
اٹھوں گی میں جب قبر سے روزِ محشر،	مدد کر شہ انبیاء کہتے کہتے
حشر میں جب ہوویگا جی بت کا جھگڑا،	آہیں گے نفسی نفسی ندا کہتے کہتے
مگر ایک لولاک کا چہتر بر سر،	آیا امتی کی صدا کہتے کہتے
ثناء خوان (حضرت) عبدالغفار ہے نبی کا،	مرونگی شفیغ الوریٰ کہتے کہتے

نعت شریف (۲۵)

پہلے قاصد ڈسا جلدی	ایہ باندی یاد ہئی یا نہ
ہجر دے دور تھیوٹ دی	ایں دل مسرور تھیوٹ دی
نظر منظور تھیوٹ دی	اہا رت ساکھ ہئی یا نہ

وَتَاں مِیں در بدر زلدی      گلی کوپے شہر زلدی  
بیاباں بحر بر زلدی      حقیقت پہنچ گئی یا نہ  
کیتس گلی دا گلہ میکوں      تے ناسیں تارکک میکوں  
آئے غم دردِ نیت میکوں      خبر دلبر کوں پئی یا نہ  
صحن اُچڑے سہانوں دی      ایں روندی دے رہانوں دی  
تیکوں کوئی گالہ آنوں دی      سچن سوہئے سٹئی یا نہ  
مِیں ہاں پنجاب وچ ماندی      ڈکھاں توں پل نہیں واندی  
نہ وت سیگیاں سنیاں بھندی      صبا عرضی پہنچی یا نہ  
میڈے طیبہ سڈانوں دی      تے ہندوستان آنوں دی  
تے میڈی لاج بگی لانون دی      کوئی تجویز تھئی یا نہ  
بلا تقصیر مارن دی      اتوں ہتھ اُلا رن دی  
تے دل توں چا وِسارن دی      سچن عادت وئی یا نہ  
ایہ دل رنجور کراوے      بحر دیدار تڑپھاوے  
جو ہک پل چین نا آوے      ڈٹس داروں دوائی یا نہ  
(حضرت) عبدالغفار عمر ساری      رہا مجور آزاری  
ڈٹھی واہ یار تیڈی یاری      اچن تھئی رہائی یا نہ



نعت شریف (۲۶)

نہ ہوا مثل محمد کا کوئی پیدا بشر میں  
کونین ثقلین و دارین و دہر میں  
اے میرے پیارے محمد اوپر تیرے میں فدا ہوں  
بیتاب ہوں بے خواب ہوں بے آب ہوں بر میں  
صد ہزار عاشق مفتون ہیں دیدار صنم کے  
پورب دکھن ماڑ سمرقند سکھر میں  
جاپان خراساں یونان عرب میں  
پنجاب سرہندپ لاہور شہر میں  
ہوا جلوہ فگن دیکھو ہر چیز میں ظاہر  
گلشن و چمن میں و سمن شجر ثمر میں  
گلزار و خس و غار کوہسار بیابان  
کیا زیر و زبر تحت سنگ بحر میں  
محبوب میں ایسے کہ خبر گیر میں عاشق  
دلدار مدگار و غم خوار و خطر میں  
بے شک "عبدالغفار" نکارا امت میں داخل  
پھر کیا خوف گناہوں کا وہ ہیں شافی حشر میں

نعت شریف (۲۷)

حضرت میر محمد مرسل مونس تے صلواتاں  
ہے مختار معلمِ عالم رب ڈالتے دیان ڈاتاں  
شب معراج عروج مدارج داور کنوں سوغاتاں  
شرح منور مدنی دی ہن مصحف دیاں آیاتاں  
حن حسین دے ہر جا چرچے چلبُل چلیاں تاتاں  
ہے فی النار سیر سقر جو محل کر بکواتاں  
عبدالغفار ہے ہر مذنب مونس وچ ظلماتاں

نعت شریف (۲۸)

نبی سائیں دے قدام توں جند جان گھولاں  
ایں سوہنے محمدؐ توں ہر آن گھولاں  
ایں قامت کرامت دل آویز اتوں ہزاراں سہی سرو بستان گھولاں  
ایہ مرغوب محبوب مطلوب ہر دا ایں جانانِ عالم توں خوبان گھولاں  
محمدؐ منور دے زیبائے رخ توں مصر کیا ہے بل سارا کنعان گھولاں



اوندی خاک قدماں دی سرمہ بٹاواں      میں نحل الجواہر تے مرجان گھولاں  
فرا دیں گلزار خور و ملائک      فخر کل رسولاں توں رضوان گھولاں  
اول مرغوب رفتار عقل ربا توں      میں کوہی کبک دی خرامان گھولاں  
خوشبو نبی دی مغنہ بہشتی      گلاب و عطر مشک و ریحان گھولاں  
اول لب لعل شیریں شکر شد اتوں      میں کوثر اتے آبِ حیوان گھولاں  
ایں کجلے بھرے نین زرگس نانا توں      سیاہ چشم آھوئے بیابان گھولاں  
شفا ہے بیماریں دا دیدار حضرت      زمین و زمن عرشِ رحمان گھولاں  
ایہ پنجاب ہند سندھ تے ایہ ماڑ ساری      بلخ تے بخارا بدخشان گھولاں  
عرب تے حبش شام بنگال پورپ      یمن ترک تاتار یونان گھولاں  
بجز تیلے عبدالغفار ہے پریشاں      ایہ سرمایہ سر ساز سامان گھولاں

نعت شریف (۲۹)

آیا آیا نبی وڈ شانا حبیب ربانا      رب دے قرآن اتے گل مک گئی  
کھلیا مکہ اندر میخانہ      رب دے قرآن اتے گل مک گئی  
سوہٹے اللہ دے گھر کوں وسایا      آکے پیغام حق دا سٹایا

پہلے کعبہ ہا ویران، جڈاں آیا ہی جوان، ودھیا بیت اللہ دا شان  
ایہو کعبہ ہا تختانہ چاڈا زمانہ

آیا ذیشان حق دا پیامی جیندا فرشتے کریندے سلامی  
پیارا رب دا رسول، جیں کھولیا سکول، ودھیا دین دا اصول  
آیا صدیق ہے پروانہ چاڈا زمانہ

اتوں چڑ چڑ کے رب سائیں بھجیندا اتے جام بھرپور محمد پلیندا  
اتے صدیق سچا، آیا سوہٹا پہلے وار، چڑھیا عشق دا خار  
ڈٹا ساقی نے بھر پمانا چاڈا زمانہ

آیا عمر بن خطابے جس نے اللہ چا منگیا جنا بے  
کیتا رب نے پسند، ہوا قدر بلند، چڑھیے دین دے کمنڈ  
آیا ہو کے محمد دا پانھا دشمنی بہانا چاڈا زمانہ

امیر عثمان سائیں دامادے کر بیعت رضوان تاں یادے  
گدھی سائیں نے بیعت، عثمان دی حجت، قرآن دی آیت  
توں ضد سٹ وے مسلمانا میرے مہربانا چاڈا زمانہ



ساڈا مولا علی لافتی ہے جس نے روضہ دے اندر سومانے  
صدیق تے عمر، سے لاکے بستر، سائیں دے روضہ اندر  
ذمہ حیدر دے ہے دفنانا چاڈا زمانہ  
شاہ کربل گئے جو کربل دین ڈہندے کول سید لیا جھل  
علی دے پسر، سوہٹا صاحب قدر، تلے خنجر دے سر  
ڈٹا اللہ نول چاندرا نہ چاڈا زمانہ  
ذره اللہ سائیں کنول ڈر توں غیبت ہرگز کہیں دی نہ کرتوں  
ہن (حضرت) عبدالغفار، سبھے اکھیں دے ٹھار، ساڈے ہن غمخوار  
گلا کرن انھال دی بے ایمانا چاڈا زمانہ

نعت شریف (۳۰)

ڈول جگ وچ تیڈی روشنی بختیں والا - مطیع تیڈی ساری خدائی بختیں والا  
ہے بیشک عدیم المثل تیڈی صورت، مصور حقیقی بٹنی بختیں والا  
کئی وادی مقدس تے کوہ طور گیا، تے قوسین وچ دیرالئی بختیں والا  
جو تبلیغ آجھیں نبی کہیں نہ کیتی، رسالت جیڑھی تیں چھکئی بختیں والا  
خداوند عالم ثنا خوان تیڈا، صفت پیا نہ کر سگدا کئی بختیں والا

خُن وچ توں برتر حسیناں دا افسر، رہن تیڈے در سر جھکنی بختیں والا  
زلیخا کوں ہئی جیوں آشوب یوسف، ایویں سارا جگ چا مُسنی بختیں والا  
فدا صفتیں تیڈیں تے حضرت اویسے، قرن وچ کھرے دُند کدھنی بختیں والا  
او صدیق اکبر فقط شرط دیکھن، کھڑا دل اپٹا لئی بختیں والا  
ہے (حضرت) عبداللہؑ تہک بسک گدایاں، کھاوے در تیڈے کر گدنی بختیں والا

نعت شریف (۳۱)

عرب دا والی منہ دُکھلاؤنج وُطن اساڈے پھیرا پاؤنج

امت زل گئی توں بن دُل گئی	دنیا دیکھ تے خلقت بھل گئی
دین کوں چھوڑ تے تھی بے مل گئی	اُجڑی امت پھیر وُساؤنج
توں بن سوہٹا کون سنبھالے	دیکھ ہن دُاڈھا اتر حالے
فق فجوری ظلم کمالے	زل گئیں کوں سائیں ہن راہ لاؤنج
جُویا ہویا تیڈا دین وُنجیندن	حب دنیا وُچ سر پے دُیندن
ایمان اپٹا ہن کھویندن	مومنہ آفت وُچ آئے نے بچاؤنج
تھ بھنگ تے پیرِی نوں	غفلت دے وُچ مست بے ہوش
اندر کفر اسلام دے پوٹن	بگڑی خلقت جوڑ بٹاؤنج
چوریاں کرن دا پیا وُرتارا	کوڑیں قسمیں تے کرن گذارا



راشی تھی گیا عمدہ سارا ظلم دی بجا ہل گئی وساونج  
جھمر تازی نغزہ لوڈی راتیں ڈیناں کھین کوڈی  
دین اسلام دے سخت ہن ہوڈی پیرے پڑے پار تراونج  
دھیریں بالغ نہ پرتاؤن لک چھپ چوری ہال کڈھاؤن  
جے پرتاؤن دؤں گھن کھانوں فق فجویریں توں جھرواونج  
(حضرت) عبدغفار گناہ ہن بارے لو لعب ہن کم آوارے  
نظر مہر دی ہک درکارے اجوئے گھر آباد کراونج

نعت (۳۲)

تیار کر کے چلونی سیاں، نبی دا دربار جل ڈکھی جے  
خدا خدا ہے نبی نبی ہے، نبی دا ہر توں قدر جلی ہے  
قبر دا ضامن حشر شفیع ہے، چھوڑ اے در کہیں جا ونجی جے  
ازل توں لا کر حشر دے تائیں، نہ تھے پیدا نہ تھے کڈا میں  
ایہو جہاں سوہٹا اساڈا سائیں، جو جند کوں قربان کر گھتی جے  
میں ہندوچ خراب تھی تھی تھی، ہوت دی دوری بے تاب تھی تھی  
بجر دے وچ بھج کباب تھی تھی، ہے دیر کہیں کیوں نہ ٹر پوئے  
جو تھی گیا ایندے دردا بردا، اوہے نہ محتاج بے دے دردا

### نعت شریف (۳۳)

قاصدا من ناں خدا	وَنج ڈے سنیڑا یار کوں
ساری حقیقت وَنج سٹا	احمد نبی مختار کوں
فرقت ہجر وَنج ماندیاں	وَنج مومنہ دے بھر نئے ڈھانڈیاں
تیڈے باندیاں دی باندیاں	وَنج آکھ اوں غمخوار کوں
ہب گس اتے تھی بس گئی	اگلی تے پچھلی چس گئی
وَس رس گئی کھل ہس گئی	آکھیں بری بیزار کوں
بیکار ہاں ہر کار توں	صدقے تھیواں میں یار توں



مدنی موہن منہار توں میڈی لاج تیں بجدار کوں  
تیکوں قسم ہے حق پاک دی سُن گالھ میں مشتاق دی  
ماری میں درد فراق دی رونواں ایہیں آزار کوں  
سرُ سرُ تھیا کولے جگر بھالو ول میڈوں نظر  
بہرِ خدا ہن بیء نہ کر آ ڈیکھ میں لاچار کوں  
بہتر بھر توں سائیں ہے اجل کیتا بھر ناحق قتل  
پایم بھر وچ بگڑ بگل ونج آکھ اوں غمخوار کوں  
(حضرت) عبدالغفار غریب کوں بیکار تے بے نصیب کوں  
ونج آکھ یار طبیب کوں تھیوے شفاء بیمار کوں

**نعت شریف (۳۴)**

میں ڈیکھاں رخ منور کوں ڈکھاؤ یا رسول اللہ،  
نہ مندے درد غم میڈے مٹاؤ یا رسول اللہ۔  
بھرم گیا شرم لتھا میں کنتے کر ونجاں مٹھا،  
میں آتش عشق وچ تتا ونجاؤ یا رسول اللہ۔  
صلوۃ اللہ سلام اللہ علیکم یا رسول اللہ،

نبی امی حبیب اللہ بلاؤ یا رسول اللہ۔  
تو میں لچال بدکاراں غریباں تے گناہ گاراں،  
تیڈے اتوں میں جند واراں پھڑاؤ یا رسول اللہ۔  
نہیں خرچی سفر گھر دی میں ہر کہیں دی تھیم بردی،  
نہ حاجت مال و زر دی سڈاؤ یا رسول اللہ۔  
میں پر تقصیر ہاں عاصی تیڈے در دا میں میراثی،  
اوداسی تے اللہ راسی دامن لاؤ یا رسول اللہ۔  
(حضرت) محمد الغفار بیچارہ ز جملہ کار آوارہ،  
بیوس بیکس تے بیکارہ ملاؤ یا رسول اللہ۔

**نعت شریف (۳۵)**

ربا احمد مٹھڑا ملا چا  
ربا آس میڈی کوں پچا چا

سنٹا بھر نہ تھیوے پسید رنگ سوز کنوں ساوا پیلہ  
نہ کوئی وارت سانگ وسید میگوں شہر مدینہ ڈکھا چا  
طعنے ڈیون لوک پرانے سے سے صدے بھر اٹھائے



اجن قسمت نہ پئی بھڑائے      رہا مونجھ میڈی کوں مٹا چا  
ہن بخت تے بھاگ تنہاں دے      جیرھے روضے دی چھاں تلے بہاندے  
جیرھے خدمت دے وچ راہندے      میڈے اوہڑے صحن کوں وسّا چا  
ہاں میں عاجز نہ کہیں ڈا دا      راہندا ہر دم شوق زیادہ  
ہک آسرا ذات خدا دا      میکوں زیارت نصیب کرا چا  
دل تھئی بے صبر کر آرام نہ سگدی      توئے اصولوں نہیں کہیں ڈھنگ دی  
چولے چاکر دعائیں منگدی      میں غریب دا مرض مٹا چا  
وس (حضرت) عبدالغفار نہ چلے      ہاں غریب نہ خرچی پلے  
پیا سختی نہ سر توں ٹلے      میڈے سارے ایہ بار ہٹا چا

### نعت شریف (۳۶)

نبی دی ذات دا کیا شان آکھاں      صفت اوّدی میں کیا انسان آکھاں  
اوّندے باعث خدا کونین کیتا      ہزاراں ہا اوّندے احسان آکھاں  
ایندے درجے میں عاجز کیا سٹانواں      ملک ایں در اُتے دربان آکھاں  
نبی دا یار حضرت بوکڑ ہے      نبی دا خاص میں دلجان آکھاں  
ہے ڈوہجا یار حضرت عمر فاروق      جیندے باعث کفر ویران آکھاں

ترجمہا یار حضرت دا پیارا  
ہے چوتھا یار اسد اللہ بہادر  
ہے زہراً بنت سرور انبیاء دی  
حسن دلبد حضرت شیر صفدر  
ہے حضرت شاہ حسین افسر ولیاں  
رسول اللہ کرو امداد میری  
(حضرت) عبدالغفار اوتے رحم فرماؤ  
اونکوں عثمان بن عفان آگھاں  
اونکوں مولیٰ علی مردان آگھاں  
اینکوں خاتون پاک عیوان آگھاں  
اینکوں محبوب حق سبحان آگھاں  
شیدے کربلا میدان آگھاں  
تیڈے الطاف بے پایان آگھاں  
تیکوں ہر مرض دا درمان آگھاں

نعت شریف (۳۷)

تیری کر چلے حاجی  
وطن عیش و امن بھل گئے  
نبی دے عشق وچ چلے  
وطن کوں چھوڑ کر چلے  
لگیاں دلیں پے کون ہن  
پچھوں تے ول ہئے کون ہن  
خدا رنگ چا لایا گل کوں  
اؤں عربی یار دے کیتے  
سوہٹے دیدار دے کیتے  
میں آ درد ڈکھ ٹلے  
موہن منہار دے کیتے  
لایاں پیتاں سے کون ہن  
نچے گھر بار دے کیتے  
ڈیکھن دا شوق ہے کل کوں



وَلَن بھل گیا ببل کوں      چمن گلزار دے کیتے  
جگر دے گوشتے ٹھر وین      مدینے پیر جاں پین  
ایہ گھر تے ہال و سر وین      مٹھے دلدار دے کیتے  
اندہ بھر کن برہوں بھائیں      اکھین سُن نبی سائیں  
سٹیاں آساں غیر دیاں چائیں      تیڈی سرکار دے کیتے  
عجب سنت اونماں لوکاں      جتناں لایاں اُتھنیں جھوکاں  
برہوں پلپل ڈپوے چوکاں      سید ابرار دے کیتے  
(حضرت) عبدالغفار ہے بردا      ہے سگ آستان اطہر دا  
اوں شافع روزِ محشر دا      ہے ہر بدکار دے کیتے

نعت شریف (۳۸)

عرب شریف دی دھرتی کوں واہ عربی سیں رنگ لائی جیوں  
سنجری سندھ پنجاب کوں نت سیں سک وچ کیوں سکوائی جیوں  
پر حسن کمال تیڈے تے نت کنی کھلے پھرن سودائی جیوں  
تیڈی ڈیکھ کے من موہٹی صورت کیئی لاکھاں دل کھوائی جیوں  
اساں روزِ میثاق دے بردے ہیں نہیں اچ کل دل لٹوائی جیوں  
لگی عشق تیڈے دی سانگ سچن پیا بھل گئی آس پرانی جیوں

تیکو دُہدے کئی صدیقِ بٹئے رہے قدیم سیں نوائی جیوں  
کیئی ان دُہدیں تیڈے عشق دے وچ کھڑے سارے دُندکڈھائی جیوں  
حُسنِ یوسف دا دیکھ مصر دیاں بیٹھیاں زالیں ہتھ کٹوائی جیوں  
تیکوں دُہدے لاکھاں سر کٹوائی جیکوں مٹھڑی مسک دُکھائی جیوں  
تیڈے حن دی خبر بیبی آمنہ کوں جیندی جھولی نور وُسانی جیوں  
ڈھیر خبر بیبی عائشہ کوں جیندے گھر وچ دیرا لائی جیوں  
یا خبر اوں لعلِ بلال کوں ہی نہ سندا کنڈ ولائی جیوں  
وَل تھیا وُصال ہا ممبر تے چڑاں صورت نظر نہ آئی جیوں  
تیڈے لب چولن کھل بولن توں میں گھولاں کھنڈ ملائی جیوں  
تیڈی ٹور ٹمک توں مور کَمک جو دُہندیں ٹور بھلائی جیوں  
(حضرت) عبدالغفار ہے سگ دربار اتے ہے پُر عیب خطائی جیوں

### نعت شریف (۳۹)

خدایا کر کرم جلدی دُکھا دیدار مدنی دا،  
تھیواں مجنون دیوانہ بٹا لچدار مدنی دا۔  
صفت جیندی خدا کیستی ہے شاہد خود کلام اللہ،



رضا ایندی رضا رب دی اشارت ڈیکھ وجہ اللہ،  
اُمت سیں دی بٹا میکوں کرے عرضیاں کلیم اللہ،  
کیتا ہر ہک ازل وچ ہا ایہو اقرار مدنی دا۔  
نہ آدم ہا نہ دنیا ہئی نہ دنیا دا نشان پہلے،  
نہ ہا ارض و سما پیدا نہ ہا کون و مکاں پہلے،  
خداوند پر اکیلا ہا نہ ظاہر ہا عیاں پہلے،  
لدھی کونین ہستی جاں تھیا اظہار مدنی دا۔  
رُٹھا آدم کنوں اللہ ولا اوکوں منایا کنیں،  
آیا طوفان ہا نوح تے اوندہ پیرا ترایا کنیں،  
پچھے چڑھیا خلیل اللہ اوکوں کرسی پلھایا کنیں،  
بدل گئی آگ چو طرفوں کھلیا گلزار مدنی دا۔  
علم جاری پیغمبر تے کیتا قربانی دا اللہ،  
پکڑ پھڑا کیتس حاضر ایویں جلدی خلیل اللہ،  
پھری رکھ تے کھیندا ہا تے پڑھ تکبیر بسم اللہ،  
پھری رک گئی ذبح اللہ سُن اذکار مدنی دا۔  
متھے بھرٹے لٹائیں کیوں کیتس حلقوم چا تے،

ہا پٹھ وچ نور مدنی دا ادب کر خاک نہ رے،  
پہنمبر جوش ول کیتا پھری دی دھار نہ چلے،  
وچالے عاشقی دے ول کیتس دیدار مدنی دا۔  
محر تقدیر دا آکھے جہاز اپنا کوئی ٹھیلے،  
میڈیاں موجاں قہریاں ہن اتھاں آکے کوئی دم میلے،  
پتہ کربل تے سید دا بھریا ہا پور جنیں ویلے،  
چھٹا پیرا صحیح سالم گیا لنگھ پار مدنی دا۔  
ہے رحمت کل جاناں دا بیواہی ہے محمد دی،  
خزانے بخش رحمت دے تے شاہی ہے محمد دی،  
قیامت ڈینہہ عدل ہوسی گواہی ہے محمد دی،  
اتھاں اُتھ راج ہے سارا سبھو سرکار مدنی دا۔

نعت شریف (۴۰)

یا حبیبِ خدا نبی اُمّی شافعِ روزِ جزا نبی اُمّی  
کافر اکھن تھیوے چن ڈول ٹکڑے اکھیں نال ڈکھا نبی اُمّی  
تھیا شق القمر نال اشارت دے واہ تیرا معجزہ نبی اُمّی



جنوں ترور سارے مسلمان تھیے اکھن کلمہ پڑھا نبی امی  
ہک ابوہل آکھے میں منکر ہاں ایہ سحر نما نبی امی  
حضرت نوح پیغمبر پیری دے وچ پڑھا صلے علی نبی امی  
حضرت یونس پیٹ مچھی دے وچ پڑھا تیری ثنا نبی امی  
ہانگا حضرت بلال حبش والا کیوں عاشق تھیا نبی امی  
پڑھا اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ کوں کیتس جان فدا نبی امی  
حوراں رات معراج دی سب منتظر اکھن ڈیکھوں تاں چا نبی امی  
جبرائیل آکھے سبحان اللہ واہ توں صاحب حیا نبی امی  
قیصر وکسری تے شاہ سکندر ہن تیڈے در دے گدا نبی امی  
عاجز عبدالغفار بیکار اُتے کر کرم دی نگاہ نبی امی

نعت شریف (۴۱)

والشمس صفت چہرہ تابان محمد یس دی تحمین ہے دندان محمد  
واللیل زلف واصل قرآن محمد تھیا شق قمر فلک تے برہان محمد  
بلبل بمدح نغمہ سراپان محمد  
شیرین شکر واہ لب دندان محمد

جبریل کرے عرض گھن آیاں سواری      پیا شور افلاکاں تے اے محبوب کباری  
فرمان ہے فیضانِ خداوند دا جاری      اج رات ملاقات تے ملن دی ہے ساری  
روح الامین ہے      تیڈا دربان محمد  
اٹھی جاگ پیارا      مٹھا جانان محمد  
مالک کوں ملیا علم کہ دوزخ کوں بچھاڈے      ناریاں دے اتوں ناردی تکلیف اٹھاڈے  
رضوان ہے مامور جو جنت کوں بچاڈے      فردوس دی رونق کوں دو چند ودهاڈے  
میکائیل پیا آن      کے قدماں محمد  
آکھے تیڈے حُسن      توں قربان محمد  
حوریں وچ بل چل ساڈا دلبر آج آیا      قدسیاں وچ ہے شور پیغمبر آج آیا  
نبیاں دے وچ غوغا رہبر آج آیا      غلماں دے وچ غل ساڈا سرور آج آیا  
رحمت دو عالم مہربان محمد  
ہر یک دے اُتے تھورے تے احسان محمد  
افلاکاں تے گیا سوہٹا ول سیر کریندا      تدریج سیبتی ہر کوں گیا فیض پہنچیندا  
پہونتا ایہ اُتھاں کہیں دا جتھاں وہم نہ ویندا      بے واسطہ بے مثل دے مال اُتھ کے الیندا  
قوسین دے وچ پہونتا زہے شان محمد  
اُمت دا وی ہوں وقت ریہا دھیان محمد



بیٹھا جڈاں دلبر ونج قوسین وچالے      اوراق امت دے بیٹھا پک پک کول سنبھالے  
امت میں کیتی رہا ہن تیڈے حوالے      فرمایا خداوند نہ کر خوف و خیالے  
دوزخ دے نہیں امت تیڈی شایان محمد  
بخش دا میڈا وعدہ فراوان محمد  
آدم توں تا عیسیٰ کل نبیاں دا سارا      واہ جوان دی جرأت کیوں پاتس ول بارا  
محبوب خداوند تے طیبہ دا ڈلارا      بخشا کے امت اپنی کول ول ولیا پیارا  
ہن برس اٹھاواں ولیا وچ آن محمد  
مرغوب موہن خوب ہے قربان محمد  
ہے عبدالغفار فدا لکھ واری      اچ نہیں نہ خدا خلقتی آجھیں صورت پیاری  
ابوبکر و عمر دا منکر او ہے ناری      عثمان علی دا جو بد بخت انکاری  
اختر میڈی شریعت دے اعلان محمد  
میڈے چار خلیفے ایہو فرمان محمد

نعت شریف (۴۲)

محمد گھوٹ عالم جنجاں  
سرور گھوٹ عالم جنجاں

چڑھیا بُراق سوار تھی عَرَبِ عجم دا بنّا  
لین کڈھیں اسلام دی مشرق مغرب پنا  
تروڑے کوٹ کفار دے مشرک دا سر بھناں  
فیض رسول کریم دا گھر گھر دے وچ پنا  
کلمہ پڑھیا جو کافراں کر اسلام امانا  
(حضرت) عبدالغفار ہے تیڈڑا چھوڑ ایہ در کن و نجاں

نعت شریف (۴۳)

کوئی پیغمبر پیا ابجھاں آیا ہووے  
لامکان تے رب سڈوایا ہووے  
ڈیکھ صورت جبریل تھیندا نہ ہا لحظہ جدا  
کیوں نہ ہووے جو ایہ ہے محبوب خاصہ کبریا  
لَعمرک رب فرمایا ہووے  
گیا ہا موسیٰ کلیم اللہ جڈاں وادی اندر  
بُنتی کوں پیروں لہا چا تھیا ایہ رب دا امر  
ونج جیں عرش تے قدم دھرایا ہووے



نبی ہک بے پچھوں ہک لکھ چووی ہزار  
ساڈا حضرت ہے ایویں ساریں نبیاں دا سینگار  
وَلَوْف دا چھتر جھلایا ہووے  
یہی آمنہ دی آیا جڈاں جھولی دے وچ  
امتی یا امتی حضرت دی مٹھری پولی دے وچ  
ساری امت دا بارا جین چایا ہووے

دانیِ حلیمہ چا سُھاوے وچ پینگھوڑے نازنین  
نال چن گالھیں کرے محبوب رب العالمین  
جبرائیل پینگھوڑا جھلایا ہووے  
دانیِ حلیمہ بختور سنتِ اوندی ازلوں عجیب  
جیندی جھولی دے وچ ہووے حق تعالیٰ دا حبیب  
ایندی جھولی کوں رب رنگ لایا ہووے  
عرش توں لا فرش تتیں قدسی سبھے آنوٹ لگے  
کر زیارت یار دی سب برکتاں پانوٹ لگے  
نعرہ صلّے علیٰ دا سٹایا ہووے

عرش توں لا فرش تائیں ایہ ہکارے مل گئے  
کل خلق وچ کل ملک وچ ایہ نقارے مل گئے  
رب نبیاں دا فخر ودھایا ہووے

دانی حلیمہ دی جھولی توں تھیندا عرش قربان ہا  
حوراں تے غلمان کیا حیران خود رضوان ہا  
چن ڈیکھ شکل شرمایا ہووے

محل نوشیرواں دے وچ ول ونج پیا سائیں بمب ہے  
ناں نبی دا سٹ کے کافر دا گیا دل کنب ہے  
جڈاں پاک نبی ساڈا چایا ہووے

لات و عزتی دے پہجاری سارے گئے ہک لاگ م  
چڑھیا جاں جگ دے اُتے حضرت نبی خیر البشر  
پیڑا امت دا پڈوا ترایا ہووے

رام چندر سیتا ہنومان ہاندی تے گیان  
سب دی رونق رہ گئی نازل تھیا جڈاں قرآن  
سارے کفر کوں مار ہٹایا ہووے



مہد توں لا لحد تئیں امت دا رہ گیا دھیان ہے  
دُسو کُنتم خیرِ اُمّتِ پیا کیندا شان ہے

ایندا لطف امت تے سوا یا ہووے

ذیشان ہے دلجان ہے جانان ہے محبوبِ رب  
مطلوبِ رب مرغوبِ رب واہ واہ عرب دلبرِ عجب  
سوہٹے عرب دا ملک سہایا ہووے

ایہ نہ ہوندا تاں نہ ہوندا پیا کوئی ساڈا شفیع  
جے نہ ہوندا ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و علیؓ  
اللہ پاک وسیلہ بٹایا ہووے

کمترین عبدالغفارؓ دی سوہٹا سائیں لسو سنبھال  
رحمۃ للعالمین سارے جگہ دا لاچال  
ساری امت دا بار اٹھایا ہووے

نعت شریف (۴۴)

رور و عرض کراں نت صبح و مسا - تیڈی ذات تے ہر دم صلّ علی  
تیڈے درد اندر وچ چاک کیتا ڈوجا خلقت آن ہلاک کیتا  
تساں ہک واری چا فراق کیتا تیڈے نام اتوں میڈی جان فدا  
رحم کرم دی نظر فرما  
ایہو عرض ہے تیڈی جناب دے وچ نہ مارو وچھوڑے عذاب دے وچ  
سڈ کولہ نہ رول پنجاب دے وچ ڈے وصال نہ کر ہک لحظہ جدا  
محرمت حسین حن مجتبی  
گیان مر مر ہجر وچ جان بلب کر لطف اتے کوئی جوڑ سبب  
ڈیکھاں ملک ماہی تیڈا ڈیس عرب ایہو عرض میڈا سُن نام خدا  
تیڈے در دے ہن شاہ گدا  
اللہ باعث تیڈے ایہ جان کیتا تیڈے اُتے نازل قرآن کیتا  
تیکوں والی کون مکان کیتا ڈس کیڑے پاسے ونجاں تیڈے سوا  
کر دیدار نصیب حجاب اٹھا  
توبہ آدم دی تھنی منظور کیویں اللہ معاف چا کیتے ظہور کیویں  
تیڈا ناخن وچ ڈٹھا نور کیویں تیکوں آن وسیلہ منگیں دُعا  
آکھے رس رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا



یہ نوح دا طوفان تے تردا گیا    نوح غرق تھیوئ کنوں ڈردا گیا  
تیڈے نام کوں یاد اوہو کردا گیا    آکھے ربا سلامت پار پہچا  
رب کیتی اوندی ایسا مشکل کُشا

ابراہیم کو نار جلایا نہ ہا    کیوں آتش رنج پوپایا نہ ہا  
تیڈا نام اوں اصلوں بھلایا نہ ہا    تھئی بردا سَلَامًا حکمِ اِلہ  
جڈاں راضی تھیا اُتے رب دی رضا

رب موسیٰ اُتے کیتا فَالْعَمِ    ایویں وادی مقدس پیر نہ دھر  
جڈاں عرش اُتے تھیا تیڈا گذر    اللہ کیتی فَلَا تَخْلَع دی نِدا  
میڈے عرش اُتے نَعْلَین گسا

عسیٰ چڑھیا چوتھے آسمان اُتے    جڈاں نظر کیتس تیڈے شان اُتے  
وَل لے آسی میں جہان اُتے    آکھے ربا میکوں اپٹا محبوبِ ملا  
تھیواں داخل امت نبی مصطفیٰ

عاجز (حضرت) عبدالغفار بیکار اُتے    کرو رحم بے حد بدکار اُتے  
کر یاد تے سڈ دربار اُتے    طفیل ابوبکر عمر ذی الحیا  
محرمت علی شیر ، ونیر النساء

نعت شریف (۴۵)

سوہٹے احمدؑ توں جند واریاں  
ماہ پیکر منظرِ زیبا پلکاں تیز کٹاریاں

مازو چال مٹھل من بھاندا	شاہد مدنی بند دلاں دا
جیندا ہمسر نظر نہ آندا	ما زارِ کجَل دیاں دھاریاں
یوسف ڈیکھ لٹائی دلڑی	تھی کر قیس کھسائی دلڑی
گیو پیچ پھسائی دلڑی	مرغ مثل پھٹکاریاں
پچھیم نانگ خم و خم کالے	ڈنگن دلڑی کرن نہ ٹالے
پھاس مسلسل زلف دی چالے	مرغ مثل پھٹکاریاں
من موہن دیاں مازو دیداں	نازک ناز کرن تجھیداں
یوسف آکھے مفت خریدیاں	حسن دیاں موجاں باریاں
تھے سے شیدا ڈیکھ شکل کوں	بن کر شمس لہواون کھل کوں
چڑھ کر دار کمانون گل کوں	عشق دیاں خاص وپاریاں
نموی سٹی صدیق دی گالے	سنگتی رہیا جیڑھا غار وچالے
کیتس جند تے جان حوالے	پیتاں پال پیاریاں
حال بلاں سخی حیدر دا	قرنی سعد سعید اختر دا



سُن توں حال امیرِ عمرؓ دا      وِسرِ گِیاں سرداریاں  
چھم چھم چہرہ نور چھلکدا      رمِ جہم لارہاں کبک ڈھلکدا  
وقتِ تبسم چاند چمکدا      سوہن سچن دلداریاں  
تابعِ خلق نگیں وچ تھیوے      خلقِ عظیمِ کرم دے شیوے  
رُخِ الشمسِ شہادتِ ڈیوے      لچپال دیاں واہ لچ داریاں  
(حضرت) عبدالغفارِ مدحِ نت جوڑے      بَن کر سگ ایہ در نہ چھوڑے  
ڈے دیدارِ میگوں ایسا لوڑے      رحمِ کرو بدکاریاں

نعت شریف (۴۶)

فخرِ کلِ رسولاں دا وڈُشان ہے  
عرب تے عجم دا ایہ سلطان ہے

وڈا قُرب ربِ نال ہے ایندی پت      نہ بعدِ ایندے آسے کوئی نبی پیاوت  
وڈا لاجِ پرورِ شفیعِ الامت      ہوون یارِ جیندے ڈیونِ گل دی رت  
تے روحِ الامیں جیندا دربان ہے

نبی ساڈا بُستانِ نبوت دا گل      دو جگ ہن ایندی تارِ موبک دائل  
فرشتیں تے حوریں دے وچ ہل چل      حن ڈیکھ حسیناں دے وچ پیا ہل

خداوند عالم دا جانان ہے  
حن ڈیکھ یوسف لٹا پیٹھا دل      زلیخا صفت خود اڑا پیٹھا دل  
مثل بازغہ دے کھسا پیٹھا دل      مسلسل زلف وچ پمھا پیٹھا دل  
ایہ محبوب مرغوب رحمان ہے

جاں سوہٹا نبی گلہ فریندا ہا      ابوبکرؓ سر سٹ تے جھک ویندا ہا  
صدقت تے لبیک پکرندا ہا      چا زر مال گھر سارا لٹویندا ہا  
جو من جاء بالصّدق قرآن ہے

توں کن ڈے تے سن شانِ حضرت عمرؓ      قلعے کفر دے تروڑ سیٹے ایں در  
قبر وچ پے کنبے اجڑتیں گبر      ایں پکری کون چروایا رلے نہر  
عدل ڈیکھ نوشیر حیران ہے

عجب ذوالحیّا ہا حیا نال پر      ہا بحر الکرم دا سخی کان در  
ہا نت شیوہ تسلیم تے درگذر      نہ ہا حکم حضرت اگے کوئی عذر  
سخا ڈیکھ حاتم وی حیران ہے



علیٰ شیرِ یزداں تے شبِ زندہ دار    ہے خیرِ شکنِ قلعه کن ذوالفقار  
کرن لا فتی دی فرشتے پکار    بہادر جلیل القدر شہسوار  
ایہ مرشد تمام اہلِ عرفان ہے  
توں سچ آگھ عبدالغفاراً ضرور    ایہ ہن چار انوار نبوی دے نور  
جیکوں وچ امنائے نظر دے قصور    اوندی دید وچ دھندھ سمجھو فتور  
جو ہے چوں دا منکر او شیطان ہے

نعت شریف (۴۷)

خالق دا محبوبِ نبیاً    ہر دل دا مرغوبِ نبیاً  
نیم نظر سے پڑدے تارے    رحمت رب دی اتھ للکارے  
ہر جا تھیون تیڈے نظارے    چال تیڈی ہے خوبِ نبیاً  
صورت تیڈی ملک بھلاوے    سیرت تیڈی ملک مٹاوے  
یوسف وچ بازار وکاوے    حیرت وچ یعقوبِ نبیاً  
جیجھیں درد ڈٹھے تئیں آتے    بھاری بار اُمت دے چاتے  
پے کمیں نہ پیغمبر چاتے    توئے حضرت ایوبِ نبیاً

شمسِ قمر تیڈے نور دے دزے      ڈوں جگ وچ انوار دے فرے  
شاعر وصف بھلا کیا کرے      رب دا توں محبوب نبیا!  
نظر مہر دی خود فریو      قبر حشر وچ آپ بچو  
اوکھے وقت امداد کریو      میں بدتر معیوب نبیا!  
(حضرت) عبدالغفار ہے فیضِ نرالا      مدح کرے خود حق تعالیٰ  
ختمِ رسل وڈے شانیں والا      رحمت کر مسکوب نبیا!

نعت شریف (۴۸)

سوہٹے احمد جیہاں نہ کہیں اچ تئیں کیتیاں دلداریاں،  
امتِ عاصی دیاں کرے قوسین وچ غمخواریاں۔  
ہا سہراٹے عزرائیل ہوں وقت وی ایہا دعا،  
میڈی امت دیاں تیکوں رب سائیاں لا ماں ساریاں۔  
حن یوسف ڈیکھ تے تھئی ہک زلیخا مبتلا،  
حن عربی توں فدا تھیاں لاکھاں جندریاں پیاریاں۔  
جو تھیوے مَن بھاوٹیں مدنی محمد توں فدا،



سر کٹیجی پئے توڑے مارن نہ دل پھٹکاریاں۔  
جنگ بدر خیر اُحد وچ جان بازیں کیا کیتا،  
ڈیون جند پروانے وانگوں سر وسن تلواریاں۔  
ابوبکر صدیق دا افسانہ غار دا یاد کر،  
عشق دے دفتر نہ کھٹن ہن ایہ منزلاں باریاں۔  
قرنی سائیں ڈنڈ کڈھائے سولی چڑھیا حضرت جُلیٹ،  
ابن یاسر دے بدن توں سیرھاں خون دیاں جاریاں۔  
مَن موہن دے نازیں دا میں کیا سٹانواں ماجرا،  
لکھ دلیں گیاں پھاس زنجیر و زلف دیاں گاریاں۔  
ماہ کنغانی ہا جگ سوہٹا مثل بدر منیر،  
ماہ کنغانی جہیں کئی ایندے در تے کردے داریاں۔  
بعد حق دے کوئی بشر ہمسر نہیں ایندا شان وچ،  
چھکدیاں اکھیں مازاغ دیاں کالے کجل دیاں دھاریاں۔  
خندہ پیشانی ہے مبارک واہ تبسم دل بری،  
ڈیکھ دلبر دل مَن موہن لبّاں مسکاریاں۔  
عاشقاں کوں سر ڈیوٹ توں مول نہ ہے کوئی عدول،

نوں دے دریا دے وچ تَر دے مثل شتاریاں۔  
حن دی کیا شرح کھولاں یا شَمائل دا بیان،  
خود خدا ڈتیاں جیکوں کونین دیاں سرداریاں۔  
(حضرت) عبدالغفاراً توئے جو ہن خطائیں بیشمار،  
سوہئے لچ پرور حشر وچ چانوڑیاں ذمہ داریاں۔

**نعت شریف (۴۹)**

دو لے عربی دلربا کوں جگ دی مختیاری ملی،  
سوہئے مَن موہئے جو ہن اینکوں کل سرداری ملی۔  
کئی ریمے وچ نازِ نعمت کئی ریمے با نیاز خوش،  
بیوسیں دی بیکسیں دی اینکوں غمخواری ملی۔  
ڈہنہ دیاں کر جنگاں ودھاوے دین کوں سوہٹا نبی،  
رات کوں اُمت دے کچتے شب دی بیداری ملی۔  
حن یوسف ڈیکھ تے وچ مصر دے تھر تھل پیا،  
دل دے دلبر عربی کوں ڈوں جگ دی مختیاری ملی۔  
جَنّت الماویٰ تے دوزخ دا ہے سارا اختیار،



وچ خسر کوثر پلانوں دی ذمہ داری ملی۔  
دلبری محبوب دی نازک بڑی عشوہ گری،  
لبک رفتار خراماں خُن اطواری ملی۔  
(حضرت) عبدالغفار اُتیڈے پکھڑے آئے ہن دردِ آلم،  
کئی رہن آزاد تیکوں التجا زاری ملی۔

نعت شریف (۵۰)

رخ جیندے دی وَالضَّحٰی تشبیہ نورانی ملی،  
حن دی وَالشَّمْس تشریح صفت قرآنی ملی۔  
کون ہے او جو حُن جیندے تے ہے شیدا خودِ خدا،  
مٹھڑے احمد مَن موہن کول ڈات رحمانی ملی۔  
کہیں نہ کیتا جگ دے وچ حضرت سلیمان جیہاں عروج،  
دلربا دے در دے سگ کول جگ دی سلطانی ملی۔  
ہے ملک روح الامیں توٹے قدسیاں وچ ذی شرف،  
صد منت صد التجا دے بعد درباری ملی۔

جو نلک اُڈدے فلک تے جو پرندے وچ ہوا،  
برکتوں موئے محمدؐ کل کوں طیرانی ملی۔  
وچ ہوا دے اُڈدا ہا حضرت سلیمان دا سریر،  
لامکاں دے نلک دی اینکوں یار طیرانی ملی۔  
اُدُن مِنی دے مکاں وچ جاں ہویا جلوہ نما،  
بنجمن امت دی خدا توں اینکوں مہمانی ملی۔  
انجمن افروز ہے وچ اختران روشن قمر،  
نور رخ مدنی توں ماہ کوں یار نورانی ملی۔  
زگس جو ہے وچ باغ دے حیرت دے وچ حیران کیوں،  
نہیں کچلے کالے دلبر پُٹیکھ حیرانی ملی۔  
حُسن حوریں دے جو ہن لسکار وچ فردوس دے،  
ہک بلا ل حضرت دے کوں جنت دی رضوانی ملی۔  
حسن عربی دی صفت عبدالغفارؑ ممکن نہیں،  
نعت خوانی دی غلامی تاج شہابی ملی۔



نعت شریف (۵۱)

اٹھی اے دل مدینے چل  
شبابی ہمد کمر تکر دی  
پڑھاں سو حمد آیم پکھڑے  
نہ دفتر عشق دے کھڑے  
ایہ بٹھ پئی ہند ناکاری  
عرب دے ملک کر تیاری  
میں گھن گھن ناں تیڈا روواں  
تیڈی خدمت دے وچ ہوواں  
پچھاں پاندھی تے راہ نکاں  
میں سر سر تیج تے پکاں  
غلاں وچ جیرا سر گیا  
بجر دا نانگ لو گیا  
سٹو سینگیاں میڈیاں سنیاں  
چولا بوچھن دھیاں دھیاں  
پڑھایاں عشق اُستادیاں  
تھیاں بچ بر تے آبادیاں  
(حضرت) عبدالغفار کر ہن بس  
اجی نہ کھپ نہ تھی بیوس

جو ویندے ڈینہ گزردے نی  
اگوں پیندے سفر دے نی  
ہزاراں دردے ڈکھڑے  
زخم ودھ گئے اندر دے نی  
تے سٹ گھٹ غیر دی یاری  
ٹھرن گوشے جگر دے نی  
ہتھوں دے نال مومنہ دھواں  
سٹاواں ڈکھ اندر دے نی  
میں بچ بچ تے پچھوں تھکاں  
جو اوکھے راہ ڈونگر دے نی  
ڈکھاں وچ اڑا اڑ گیا  
نہ اتھ منتر پکر دے نی  
زلاں تھل راہ جبل لیاں  
سفر اوکھے خطر دے نی  
آیاں مونجھاں گیاں شادیاں  
نہ بک پل جی سنبہ دے نی  
کریسین کیا بھلا ایہ ڈس  
توں تھی تابع امر دے نی

غزل شریف (۵۲)

امید مغفرت دی دل وچ نہ کوئی خطر ہے،  
جواد و ذوالکرم دا لا تقنطوا امر ہے۔  
یہ کائنات ساری ہر شدہ ہزار عالم،  
دفتر نعیم تے نت مشکور ہر بشر ہے۔  
مواج بحرِ رحمت سر تے سحابِ باران،  
داور خدا مہمینِ رحمت دی نت نظر ہے۔  
ہے زبدہ کنِ فکاں دا ہے تکیہ گاہ جہاں دا،  
طغریٰ نویں بخششِ نبیاں دا تاجِ سر ہے۔  
شب روزِ بڑہ کاری ہے ہزل گو آواری،  
محبوبِ ذاتِ باری ساڈا شفیع حشر ہے۔  
مظہرِ جمالِ نوری، ممدوحِ مقربِ ایزد،  
سلطانِ اشرفِ عالم دربارِ پر دُزر ہے۔  
(حضرت) عبدالغفارِ برحق حضرت دے چار گوہر،  
صدیقِ عمرِ عثمان حیدرِ شجاع دہر ہے۔



نعت شریف (۵۳)

دلبر مدنی ڈالارا یا محمد یا رسول!

تیکھ گاہ امت بیچارہ یا محمد یا رسول!

غرض سٹ کر غیر دی دل کوں ہے تیڈا آسرا،  
توں نہ ہن کاری کریں پیا کون ہے تیڈے سوا  
خود تیکوں معلوم ہے پیا کیا کراں میں ماجرا،  
ہاں گناہ وچ غرق سارا یا محمد یا رسول!

پیرا امت دا سائیں آیا سخت گھن گھیر وچ،  
لڑھ ویسی بیٹانگ تھی سنیاں تیڈی دیر وچ  
کر سنبھالا بختیں والا بھاگ ہے تیڈے پیر وچ،  
پھیرا پا نہ کر وسارا یا محمد یا رسول!

امتی بدکار تیڈا در چھوڑ تے کیں در ونجن،  
جے توں بھالیں چا نظر ول پڑدے پیرے تر ونجن

کر نقاب ہن دورِ دلبر ہاں دے گوشے ٹھر وُجھن،  
ہاجھ تیڈے مشکل گزارا یا محمد یا رسول!

یا شفیع المذنبین ہے اوکھا وقت امداد کر،  
لاج پالو مونجھ ٹالو اُجڑی کوں آباد کر  
کمترینی مضطربینی وچھڑی کوں سیں یاد کر،  
ٹھلدی دا ڈیویں توں وارا یا محمد یا رسول!

بخت ہے پابوس تیڈا کامیابی تھئی مرید،  
یَدْخُلُونَ فِی دِینِ اللہ شان و شوکت ہے مزید  
پڑھیا کلمہ کافراں مشرک گجر منکر عنید،  
کر کرم دا ہک نظارا یا محمد یا رسول!

تھے منطیع سب مصرِ مدین ماڑ جرجان تے جام،  
چین چولستان پورب پارسی سب نیکنام  
کاشغر بلغار بابل قسطنطنیہ طوس شام،  
روس بلخی تے بخارا یا محمد یا رسول!



ہاں میں بدتر کمتہینہ سنگ سینہ بے عمل،  
دھنگ احمق تند خوئی تند طبیعت بے عقل  
نُجائ سَکھٹا میں ہاں لکھٹا ماریا گیا پکا فصل،  
گذر گئی عمر اوارہ یا محمد یا رسول!

پاجھوں تیڈے بیوسیں دا پیکیں دا کوئی نہیں،  
درداں ماندی روندی کول رہیندا کوئی نہیں  
بن تیڈے دیدار دے داروں ڈسیندا کوئی نہیں،  
کر کرم دا ہک نظارا یا محمد یا رسول!

مدح جوڑ عبدالغفار ہر دم لکھیندا رہ گیا،  
رات ڈینہہ تحریر کر دفتر بٹیندا رہ گیا  
نت تیڈے دیدار کارن دل سکیندا رہ گیا،  
حق نما حق دا پیارا یا محمد یا رسول!

نعت شریف (۵۴)

اُٹھوئی سینگیاں سنیاں جو قسمت آزما ڈیکھوں  
موہن مٹھڑے حجازی کول سبھے ڈکھڑے سٹا ڈیکھوں  
آواری تھیاں بیکاری گناہ بھاری شرمساری  
کروں زل مل تے چل زاری ایہ سر صدقوں جھکا ڈیکھوں  
نبی مرسل گدا جیندے ملائک ہن فدا جیندے  
بحر بر ہن سخا جیندے او سرور ادبیاء ڈیکھوں  
میخ ہے نعت خواں جیندا مکاں ہے لامکاں جیندا  
مطیع سارا جہاں جیندا او محبوب خدا ڈیکھوں  
جو لب چولے شکر گھولے مٹھی شیریں سخن بولے  
خدا جیندی رضا گولے او نازک دلربا ڈیکھوں  
ہوں اگواڑ مل در تے سبھی تانگھاں پرے کرتے  
وطن کول چھوڑ کر پرتے نہ رولے جاہجا ڈیکھوں  
ڈیکھوں دلبر نگینے کول اوندی مند رنگینے کول  
چمن گلشن مدینے کول تے رخ شمس الضحیٰ ڈیکھوں  
نہ ہٹ (حضرت) عبدالغفار تون نہ کر ہک پل وسارا تون  
تے رکھ رب دا سہارا تون او مدنی مہ لقا ڈیکھوں



نعت شریف (۵۵)

اسا کول در خدا سیں دے، پنن پاجھوں نہیں نبھدی  
اوندی دربار عالی وچ، نوٹ پاجھوں نہیں نبھدی  
او فخر الانبیاء عالی، او مونس مہ لقا والی  
نبی دی خاک قدیں دی، چٹن پاجھوں نہیں نبھدی  
صفت پس آتے طہ منزل تے مدثر ہے  
بجز امید ہیں در دے رکھن، پاجھوں نہیں نبھدی  
ڈٹھا کل کافراں شق القمر دا معجزہ ظاہر  
آکھن ہک پے کول ہن کلمہ، پڑھن پاجھوں نہیں نبھدی  
ڈسا من جاء بالصدق ہے، کیندے شان وچ نازل  
جیکوں خدمت نبی دے وچ، رہن پاجھوں نہیں نبھدی  
چودھاروں ویڑھ حضرت کول، ونجن مشرک مارن کیتے  
آکھے صدیق اچ صدقے، تھیون پاجھوں نہیں نبھدی  
عمر فاروق پروانہ، صبر کیوں ہا کرسگدا  
آکھے فاروق دل وچ سر، ڈیون پاجھوں نہیں نبھدی  
لقب فاروق جاں ہویا، عیاں حق کیتس اتے باطل

سر تسلیم خم ہے جو، مَنّ پاجھوں نہیں نبھدی  
فخر نبیاں دی ڈو دختر، دا ہے شوہر توں بیشک مَن  
اول ذوالنورین دے درجے، لکھن پاجھوں نہیں نبھدی  
شجاعت ڈیکھ حیدر دی، آکھے مرچ اتے انتر  
آیوے موت دے گھائے، مرڻ پاجھوں نہیں نبھدی  
(حضرت) عبدالغفار دا عرضے، بخد مت کل مسلماناں  
سوا حُب چار اصحاباں، رکھن پاجھوں نہیں نبھدی

نعت شریف (۵۶)

فخر ابن آدم شفیع الامم ہے بعد از خدا افضل و ذوالکرم  
عمیاں ہے صفت جیندی لولاک وچ مدح ایندی دا پرچہ افلاک وچ  
ایہ سابق نبیاں توں اخلاق وچ ایہ شاغل ہے ذات حق پاک وچ  
گنگار امت دا ہے ایہ بھرم  
پہنمبر سجے رہ گئے حیران اتھ نہ پہنچا اتھاں کوئی جو ایہ پہنچا جتھ  
جو توسین دے درمیاں ہووے و تھ ایندا مرتبہ کتھ نبیاں دا کتھ  
گل اندام گلبرگ نازک صنم



کیا کوئی نہ آجھی رسالت چھکا جو مارن پتھرتاں ایہ ڈیوے دُعا  
توٹے ہُند مبارک وی تھیا جُدا رہی امتی امتی دی صدا  
کرے کافراں مومنّاں تے رحم

ابوبکر صدیق تصدیق من ایہ گلدستہ گلزار نبوی چمن  
ایہ بلبل نواگو گل و یاسمن ایں مشاق مفتون سیّا وطن  
محبت نبی وچ ایں ماریا علم

عمرؓ با وقر ہا شجاع شیر زر جو حشمت تے بیت کول کنبے گجر  
یغیرؓ ہے شیطان ظل العمرؓ مقرب نبی دا زہے بختور  
دلیری وچ ایندا عدیل عدم

ہا شیوہ حیا ذوالحیاء دا قدیم تھیا قید توٹے او صابر سلیم  
ریسا سر کٹیندیں تلک او حلیم ایندا خلق خلاق خلقیا عظیم  
وڈا بُردبار جمیل الشیم

علیؓ اسد غالب توں مشرک ڈرے جو مرحب تے انترکول کیتس ڈرے  
سٹیں قلعہ خیر دا در پٹ پرے جو سوہٹا نبی ڈیکھ واہ واہ کرے  
کریم الطبع زندہ دل محترم

ایہ ہن چار گوہر گراں بے بہا    ایہ دُرِ بحرِ توحید دے پُر ضیا  
ایہ جن و بشرِ کل دے ہن مقتدا    جو مشرق تے مغرب تائیں کر نگاہ  
ایں جگ تے مٹیوںے کفر دی رسم

جیرہا پچوں کوں منے او ایماندار    جیکوں شان وچ شک ہے کالجار  
او اسلام توں سمجھو کر گئے فرار    جنم دے وچ قعر اُس دا قرار  
او دشمن نبی دا خدا دی قسم

مٹھے خُلق والے دلیں کوں موہن    نبی نال ہندے تاں سوہنے سوہن  
سمناک چالاک تھی کر لڑن    جو کفارِ اشرار سر بھر دُہن  
ریہا تیر تلوار مارن دا کم

توں مومن سڈانویں اجی ماریں ہٹ    کریں سبِ ثلاثہ تے ایمان چٹ  
محب ہاں علی دا ایہو جوڑ ڈٹ    بگیوں دائرے اسلام توں پرے ہٹ  
ڈٹھوسے عجب ایہو تیڈا دھرم

توں عبدالغفار اُشنا خواں رسول    صفت کر ز صد صدق بیشک قبول  
صفت پچوں دے وچ ہے سعادت حصول    بحرِ حُب پچوں دے حیاتی فضول  
مدح پچوں دی ہے زیبِ نثر و نظم



نعت شریف (۵۷)

احمد عربی دُؤ نِت تیاری تھیندی ریمم  
ملک عرب دُؤ ایویں تیاری تھیندی ریمم

حضرت خیر البشر زخِ روشن کا لقمہ، توں بنِ تانگہ میکیوں نہ کہیں دی ریمم  
لگدی چوٹ اندرے ے تیر تیر، پُرے پُرے جگر زخم سِیندی ریمم  
سینگیاں سنیاں میکیوں طعنے مارن توئے، دیساں وطن وری جے میں چِیندی ریمم  
س تے سوہرا سہائے نِت ننان اکائے، اُجڑی لائویں سردی نِت مہیندی ریمم  
راتیں گزر گیاں روندی رُلدی رہیاں، عشق احمد دے نِت پھینٹے پھیندی ریمم  
ٹھردے اسم محمد توں دیدہ و دل، صدقے صدقے واری نِت گھلیندی ریمم  
اُجڑی مانگہ دھڑی سُرخی پان سردی، ہے ہے بھیردی سنّت نِت پکیندی ریمم  
سید ولدِ آدم رحمت جملہ جہاں، آمد فیض فضل دی سُنّیدی ریمم  
سگ آستان قدیم عبدالغفار بیکس، جام بھر و زہر بھر پیندی ریمم

نعت شریف (۵۸)

سوہنے احمد مدنی دلبر دیاں عجب بچالیاں،  
بچیں کوں کرے بختور پا جیں ڈوں دیداں بھالیاں۔  
ہر پیغمبر کوں رہی سبک سوہنے دے دیدار دی،  
دل لئی زلفیں خم و خم اکھیاں کجلیاں کالیاں۔  
مستحق ہوون سقر دے تھی و نجن ول جنتی،  
سے شفا پاون ہیں درتوں سیں دیاں سختیاں ٹالیاں۔  
سدرہ تے کرے عرض سوہنے مدنی کوں روح الامین،  
جلدے پر پرواز وچ میڈے منزلاں اگوں بھاریاں۔  
حن حوریں دا ڈیکھ تے قدسی ملائک بھل و نجن،  
حن دلبر مدنی تے ہن حوراں کملیاں گالھیاں۔  
بلبلیں بستان نبوت وچ ایں گل تے ہن فدا،  
ناز آنوکھے دل موہن دے ہن لٹیندیاں چالیاں۔  
مونہ منور بھاگیں بھریا نازنیں نازک مزاج،  
لذت او ہن چاٹدے جیں سٹیاں مٹھیاں گالھیاں۔



ہے میج چوتھے فلک تے رب دے اگے ملتجی،  
کر محمد دی اُمت آساں پچا دل والیاں۔  
بخت ہن بیدار جے عبدالغفار توں میں قبول،  
سر ونبے وچ سک پچن دے ملن شہر نکالیاں۔

نعت شریف (۵۹)

مالک ارض افلاک نبیا!  
کر امداد ہن پاک نبیا!

سک سرور دی شام سحر دی	ہے تانگہ ہن ہک توں دلبر دی
قد میں تیڈیں دی خاک نبیا!	کحل جواہر نور نظر دی
ونگریں زلفیں دی قسم چاوے	لعمرك خود حق فرماوے
تیڈا حق لولاک نبیا!	کل مرسل سن سیں نواوے
چڑھن سریاں واہ تاثیراں	شد شکر توں خوش تقریراں
مصحف دے اوراق نبیا!	رخ روشن دیاں ہن تفسیراں
مرگ تبسم ماہ پیکر دے	جو جلوے وچ جگ دے نظر دے
شمس و قمر مصداق نبیا!	عکس تیڈے ہن نور انور دے

ایہ جند گھولے نہ ڈے روئے      سنا سائیاں آوس کوئے  
اندر کوئے نہ بھن بھولے      پھر دیاں نت غمناک نبیا!  
سوکر سینے سِکدی سانگے      کیوں چا کیتے نی ملن مہانگے  
راہ اڑانگے نت دی تانگھے      جگر دے وچ چاک نبیا!  
مٹھرا نامے دل آرامے      حضرت جبرائیل غلامے  
رب دے طرفوں گھن پیغامے      نت پہنچاوے ڈاک نبیا!  
عبدِ غفّار دیدار دا شائق      علوی سفلی سکن ملائک  
تانگھ تیڈی وچ کل خلاّق      صورت دے مشتاق نبیا!

نعت شریف (۶۰)

من موہن دلدار چمیدے -      مٹھرا محمد دوست دلیں دے  
پاڑے وسدے دلبر جانی      بطحا یثرب عربستانی  
شکل مبارک نور پیشانی      اساڈے تال ہن نور اکھیں دے  
دلڑی کوں ہک تیڈی لوڑھے      نیش ہجر نت نشتر پوڑے  
سول وچھوڑے ڈپوے دھموڑے      سکدیں کوں سائیں گل چا لوہندے  
بیوس دلڑی پئی ہن پھاتھی      سکدیں گزری مفت حیاتی



عرب دا والی ہک پا جھاتی مسکیناں دا سائیں عرض منیندے  
مدت مدیدے درد شدیدے ہر ہر کھلے جرم جیدے  
پر وت تیڈا رحم مزیدے توں بن وت پیا کون گمیندے  
دائم ہووے ایہا سلطانی لکھ لکھ بنتاں مہربانی  
محرم دل دا دلبر جانی دلبر ماں نہیں تاں کریندے  
(حضرت) عبدالغفار قدیم غلامے بھر پڑے شوق شراب دا جامے  
تھیواں پی کر مست مدامے عیب بھریں دے عیب کچیندے

نعت شریف (۶۱)

ایہو جیہاں جوان پُسو اُگے کوئی آیا ہووے  
جیندا جن و ملک انسان ہر کس تے سایا ہووے  
خُن اخلاق دا ہے خود جامع صورت سیرت منور لامع  
یوسف سٹ کنعان مصر وچ وکایا ہووے  
جیں پُٹھا ایکوں او تھیا گُلّھا شاہ سلیمان حکومت والا  
سٹ کر شوکت شان سر کوں جھکایا ہووے

ہن نبی ہک بے توں اعلیٰ نوح نبی تے فیضِ نرالا  
کشتی کون وچ طوفان ونج کر ترایا ہووے  
پار گیا لنگھ کل افلاکوں نہیں نظردا کوئی ہمر ساکوں  
عرش بلند مکان قدم اتھ دھرایا ہووے  
امت دے کیتے ڈیکھ کٹالے یاد کرے ہسہ قوسین وچالے  
بخمش دا پروانہ پڑھ کر سٹایا ہووے  
عرب دا والی بند دلیں دا نازک مٹھرا نور اکھیں دا  
عرش جیندا آستان سوہٹے سہایا ہووے  
نال تبسم دے بولن بولی صدقے صدقے ایہ جند گھولی  
روشن تھیا ایہ جان بخنٹیں سویا ہووے  
جگ مُساوے جے لب مُکاوے ملک بھلاوے جے سرمہ پاوے  
ما زارغ دا وچ چٹان کجلا چھکایا ہووے  
غار دے وچ ریہا یار دے رے عادل کیتے جگ دے بھلے  
شیر علی عثمان لقب سوہٹا پایا ہووے  
چن دے پاہروں سو ہن ستارے اکھیں دے ٹھارے رب دے یارے  
ساڈا دین ایمان اصلی ایہ مایا ہووے



(حضرت) عبدالغفارؑ ہے قدیم مداحی      تیڈے سوا پی آس نہ کائی  
نبیاں دا سلطان تیکوں رب ودھایا ہووے

نعت شریف (۶۲)

یا رسول اللہ تیرے، عشق جلایا مجھ کو،  
نا رہی راحتِ روح، رنج ستایا مجھ کو۔  
لیلۃ القدر سے ہے برتر شبِ وصالِ آلِ حضور،  
چہرہ نور بدنِ ثناء نا دکھایا مجھ کو۔  
جس دلبر کا سوز ہے دل میں وہ ایسے مستغنی،  
کبھی خواب میں بھی آکر نہ بلایا مجھ کو۔  
نہ لگایا تھا عشق اس گل بدن کو پہلے آزما کر،  
کیا چھاتی کو ہدف تیر چلایا مجھ کو۔  
کیا شکایت کروں یہ ہے سبھ لہٹی قصور کم بختی،  
بہر کے ہاتھ سے محبوب نے مرایا مجھ کو۔  
حسرتا میں آسو جاری یہ کیسی ہے ستم گری،  
ڈال کر طوق گلو دربر پھرایا مجھ کو۔

بہر کی رات اور اندھیرا، اوباش پھروں میں،  
عشقِ جاناں کے طوفان نے ڈوبایا مجھ کو۔  
ازل کے روز کا (حضرت) عبدالغفار ہے غلامِ قدیم،  
کیا مشتاقِ لقاءِ خوب زلایا مجھ کو۔

نعت شریف (۶۳)

صبا روضے رسول اللہ دے جانویں	مزارِ انور نبیؐ تے سر جھکانویں
درود آکھیں صلوٰۃ آکھیں ثنائیں	میری طرفوں تحیات و نَج پوچانویں
ملے فرصت سخن آکھن دی تیکوں	میرا احوال رو رو کے سٹانویں
میرا دل غم کنوں آزاد فرماؤ	کپڑے وچ ہند دے تشریف لانویں
تھیون حیران حور و ملک انسان	جے برقع رخ منور توں لہانویں
عرب دا ڈھول اے محبوب سرور	سوہٹا رخسار مانند گل ڈکھانویں
عرب دی چال من موہٹی ڈکھاؤ	تے دعویٰ حن داریں دا مٹانویں
آلاراں بانہ میں ہر دم پکاراں	تے حسرت عاشقِ دی کوں ودھانویں
میری حالت شکستہ روزِ خستہ	میڈے اجڑے صحن کوں آسانویں
آلاراں بانہ میں ہر دم پکاراں	میرے ڈکھڑے تے غم سارے وُنجانویں



قبر رات اتے یوم الحشر وچ براہِ مرحمت جلدی چھڑانویں  
عبدالغفار عاصی پر خطا کون پیالہ آبِ کوثر دا پلانویں

نعت شریف (۶۴)

نبیاں	دا	مختار	محمد	عالم	دا	سردار	محمد
نہ	شرک	کفر	دا	نام	ریہا	دین	اظہار
ذی	رونق	باغ	بہاراں	کھلیا	جاں	گلزار	محمد
نوشیرواں	دے	کنب	گئے	ماڑے	آئے	جڈاں	سرکار
نئے	سلطان	سکندر	در	تے	عل	پیٹھے	دربار
گرگ	تے	میش	چرن	رل	جنگل	کیتے	جڈاں
وچ	قرآن	ہے	صفت	جنماں	دی	من	توں
امت	دا	وچ	روز	حشر	دے	ہوسی	اتھاں
جان	جان	ایمان	اساڈا	ہن	اکھیاں	دے	ٹھار
نئے	سلطان	زمین	و	زمن	دے	در	تے
عبدالغفار	نئے	سل	گناہی	ہر	جا	مددگار	محمد

نعت شریف (۶۵)

قاصدا من ناں خدا ونج ڈے سنیڑا یار کوں  
طرفوں میڈے ہتھ جوڑ کے کریں عرض ونج دلدار کوں  
گری وہانی دا حال ڈے پچھے آکھیں یار وصال ڈے  
مستاب مومنہ ڈکھال ڈے ہن نہ سکا لاچار کوں  
سوالاں دی نت بھر مار ہے ہر پاسوں دھول اندھار ہے  
اجڑیا چمن تہبار ہے ہن آ سہا گلزار کوں  
ڈکھیں دی نت گزران ہے ہن باقی بت تے جان ہے  
تیڈا سجن ارمان ہے پیارا کیتو گھر بار کوں  
میڈا آکھیں پیار ہا نت روندا زار و زار ہا  
پر درد پر آزار ہا سکدا تیڈے دیدار کوں  
نازک بدن باشی عرب دکھن تے پورب ہند سب  
توں بن نہیں کنی بی طلب پالو سجن اقرار کوں  
کیا تھی پودنی گل لانیوں چا باندی کوں مومنہ ڈکھلانیوں چا  
وسار ڈتو توٹے بلوانیوں چا گھوللاں بری بیزار کوں  
نت نت سجن دا سوز ہے اچ روندیں کوتاں روز ہے  
نوکر تیڈا نو آموز ہے ونج آگھ اوں سردار کوں  
عبدالغفار کوں تانگہ نت سوالاں دی سینے سانگ نت  
ہر دم اڈاراں کانگ نت تھیوے شفاء بیمار کوں



نعت شریف (۶۶)

یتیمان دا غمخوار ہے مصطفیٰ میں امت دا بیڑا پُدا کندھی لا  
ساری دنیا توں میں بدکار ہاں بے سنتی نالائق شرمسار ہاں  
زنا چوری گلہ حصہ دار ہاں شفاعت دا لیکن طلبگار ہاں  
میں ہنم بے خبر ہن پتہ لاگا

مسلماناں سرتے کیوں چاتی بار گیوں جیتی ہوئی بازی توں ہار  
گیوں پتر بازی لٹ پھرتے مار گیوں کار رشوت گباں ناسیں تار  
پھر دین گباں ہئی قماری خدا

نہ رہ فعل دنیا دے وچ توں شاعِل شریعت نبی توں گیوں بن جاہل  
کھڑا روسیں چندرا بیڑا ویسی ٹھل قیامت وچ پڑھیں ہتھیں چاِمل  
ایہ تَن یکا ہئی دل زباں تک گواہ

ڈیناں راہیں طیبہ ڈوتا نگھاں کراں لاناں میندی سرخی تے مانگھاں بھراں  
مکلا کر مدینہ دے وچ ونج مراں ڈیوے ٹھاٹھ رحمت دے وچ ونج تراں  
صبح شام ہووے دیدار عطا

سوہنے یوسف تے تھئی زلیخا فدا مگر نور احمد جو پیدا تھیا  
جاں سارا قدیں دے وچ ونج پیا جے ہئی شک اندر وچ عرب دوسدا  
گھن امداد پچوں توں رٹھا ونج منا

ہرئی شکاری پھسائی وی ہئی ہکاں ہاجھوں روندی چھڑائی وی ہئی  
ضامن ڈے نبی کول سدھائی وی ہئی کیویں روندی رڑدی رہائی وی ہئی  
گھنی جلدی ہکاں نال آئی سر جھکا

توں (حضرت) عبدالغفارؑ نہ رہ بے فکر عمل ہاجھوں کجھ نہیں سُستی وچ نہ پھر  
توں جاہل ہئیں لیکن ہئیں توں شاعر آگے دلبر دے جھکا ونج توں سر  
قیامت دے وچ نہ کھڑیں مونہ لگا

### معجزہ مبارک (۶۷)

حبیبِ خدا مالکِ دوسرا گنگار امت دا ہے آسرا  
جو جابر دے کیوں ڈوہئیں چھوٹے ہال نبی سائیں دی مہمانی دا کر خیال  
بھرا کوں بھرا کٹھا پھری دے نال پچھے چھت کوٹھے توں ماریں اچھال  
دٹھا سر دے بھرنے اُتے مرگیا



آ جابر دی بی بی ڈٹھے ڈوہیں لعل جو پک کھلے وچ مرگئے ننڈھے ہال  
تے جابر کون روکر سٹائیں ایہ حال اکھیں چپ صبر کر نہ کر تون ملال  
توں ہالیں کون چادر تلے چا سہما

توں کھانا پکا جلد تیار کر شفیع الحشر سوہٹا خیر البشر  
اجھو آندے مئے نی ہئیں ساڈے گھر بھلا موت پچڑیں دی سٹ گھت خطر  
توں خوش تھی تے ہتھ نال کھانا کھوا

نبی سائیں دی کر پاس کر توں شناس متاں ڈیکھ ماتم تھیون ول اداس  
نہ کر موت پچڑیں دا دل وچ قیاس جے مرگئے ہن تاں چاٹ اللہ دی آس  
ایسے گالیں ہن آئے شر انبیاء

تے جابر کون فرمایا خیر الوزی تیڈے ہال کتھن توں جلدی گھن آ  
سوہٹا گن او کھیڈن ڈوبائی بھرا میں کتھ گولاں ہن او ہوسن کیرھی جا  
آیا جلد جبریل پیغام چا

جو جابر دے پھرے ڈوہیں گئے فی مر ڈوہیں زال مردیں کون ایسا خبر  
انہیں تیڈی دعوت دا کیتا قدر بٹایا میں تیکوں شفیع الحشر  
دعا منگ میں ڈیساں ڈوہیں کون جوا

فقط دیر لیں دے چولن دی ہئی اٹھے کلمہ پڑھ کر تے جیندے ڈوہئی  
خدا سائیں حیاتی اُنہاندی ودھئی پے جھولی نبی سَیں دے وچ سر جھکئی  
چینمبر دا ظاہر تھیا معجزہ

اول یار بوکڑ ذیشان ہے عمر باوقر تریبجا عثمان ہے  
چوتھا علی شیر یزدان ہے رکھن چوں دی حُب ساڈا ایمان ہے  
ہے راضی نبی جو اِنہاندی رضا

جمل دے جنگل وچ عقل کر نہ زل سدھے دُک شریعت توں پونویں نہ بھل  
خبردار کا کا تھی ہوشیار جُل ایہ بُستاں نبوت دے ہن چار گل  
انہیں چوں دے قد میں تے تھی وِج فدا

جریہا چوں دا دشمن او دشمن رسول ول ایمان اودا نہ رہ گیا جو مول  
نہ رہیا جے ایمان ول کیا وصول جیکر کوئی نہ مَنے وڈا بوالفضل

حوالے حدیثاں دے ہن جا بجا  
ایہ ہن چار وچ شان ہک پے توں ودھ مدارج اِنہاندے خدا چاٹے حد  
چیمئی کون سمجھ نال کیوں حد ہے منکر تاں ابلیس دا اہل مد  
پرے رہ توں عبدالغفار سدا



### معجزہ مبارک (۶۸)

ختم الرسل پچال، پدھیاں کوں چھڑانوں والا لے \* روندیاں کوں رہانوں والا لے  
امت دا غنیمت محمد، دوزخ توں بچانوں والا لے \* روندیاں کوں رہانوں والا لے

ہرٹی دام دے وچ پئی پچا تھی رو رو کرے فریاد  
سوہٹا امت دا رکھوالا کر میڈی امداد  
میں وچ قید اسیر، من ربدی تقدیر، بچیں دا ہم تیر، بجھے کارن کھیر  
کھیر پلا کر ول آساں صیاد اجھو ہن آنوں والا لے

نبی صاحب صیاد کوں فرمایا ڈے ہرٹی کھول  
جے تنیں کھیر پلا نہ آسی میں ہاں تیڈے کول  
کیتس علم قبول، آکھے نہیں عدول، جے توں سچا رسول، معجزہ ہے معقول  
چھٹ کر ہرٹی جے ول آوے شرک میڈا مکلاںوں والا لے

دام کنوں چھٹ ہرٹی دوڑی ہنجھوں واپا وے نیر  
آکھے بچیں کوں اج چھیکڑ رج پی گھنو کھیر

فخر الانبیاء، ضامن میڈا پیا، قیدوں ڈٹس چھڑا، سکاں گھنوا لہا  
نہیں امید پچن دی باقی روح تن توں مکلائون والائے

پہیں آکھیا او جائے امری موت دا نہ کر خیال  
تانگہ تیڈی وچ کھڑا رہی سوہٹا نبی پچال  
ساکوں گھن جل نال، سٹسی ساڈا حال، ڈیسی سبھ ڈکھ ٹال  
جے بھالیں ہک بھال، مسکینیں تے رحم و کرم فرمانون والائے

پہیں سمیت آئی واپس ہرٹی خدمت عالیشان  
ڈیکھن نال شکاری تھیا فوزا مسلمان  
کفر کنوں مونہ موڑ، جنجوں سٹیں تروڑ، عرض کرے ہتھ جوڑ، ہرٹی ڈٹم چھوڑ  
کفر دے قلعے تروڑ کراہیں شرک کوں یار مٹانوں والائے

ہک پے حضرت دے قد میں تے جھک جھک سیں نوانون  
بھاگ بھریے محبوب خدا توں صدقوں گھور گھمانون  
واہ واہ مہربان، ہر ہک تے احسان، کیا آدم جیوان، سنیاں دا سلطان  
عبدالغفار رحمت عالم امت دے گناہ بخشانوں والائے



نعت شریف (۶۹)

عربی سائیاں مونہہ ڈکھلا چا

أجڑی امت پھیر وسا چا

بدعت ڈے گئی سرتے دھڑیاں	شریعت بن گئی رسماں کوڑیاں
ہادی سُبُل ہن راہ ڈکھلا چا	چٹ تھیندن ایان دیاں موڑیاں
روزی دے کیتے ہن سب طاعتاں	عالم پڑھ پڑھ گھنن براتاں
دین دی کر تجدید بٹا چا	دین آگئے ہن روئے واتاں
پوبل اگاڑن چڑھدے جیٹھے	پیر پلنگیں چڑھ کر پیٹھے
سکدیں کون دیدار کرا چا	وج اسلام دے پئے گن پھیلے
وڈھی جو ڈپوے ہوندے یاران	زمیندارن کاتی مارن
ظلم ستم پدھ مار ہٹا چا	حق کون بوڑ ناحق کون تارن
ظلم اندھارے پدھ تے مارے	حاکم سارے بے نزوارے
عدل کاون حکم سٹا چا	لٹ پھر چوری دھند بازارے
جتھ نونہہ اڑگیا پٹن پچیں	جو کمدار کمورے کمتیں
پڈدے پیرے پار ترا چا	جڑھ بدعت دی گھر گھر جتیں
شرع شریف دا محکم پناں	زالیں مرد ہن مرد ہن زناں
ریت دی ہن سائیں پاڑ پٹا چا	لگن لگن دیاں شادیاں غمیاں

ماظ ختم قرآن وچیندے      واعظ وعظ دی رقم پُچکیندے  
دین کوں چھڈ دیا ڈوں ویندے      پئے گئے چکا ایہو سمجھا چا  
بتک قرآن دے حکم دی تھیندی      پئی تعزیرات ہند چھیندی  
نت آئین انگریز منیندی      زلیا ہویا اسلام ودھا چا  
مرزائی مذہب نیچر تھیا      آتے قادیانی پکڑالیا  
ہندو ملحد تے آریہ      پئے گن بھلی راہ تے کھڑا چا  
دھی دی ما پچوں بھینٹوں بن گئی      جے کہیں دل لگا خود اووٹ گئی  
ما دھی دی ول تھی اٹ بن گئی      ہلدی ہلدی بھا وسما چا  
چوریاں کر کر دھاڑے مارن      بھنگے گھنٹن دے کیتے تیارن  
پُچے خوش اشراف خوارن      مہر کرم دی بھال نگاہ چا  
نچ مسیت مدرے آبادن      کالج تے اسکول زیادن  
سب بے دینی دی بنیادن      ہند اُجڑی وچ پھیرا پا چا  
چوکیداریں تے نمبرداریں      ذیلداریں تے تھانیداریں  
رعایا ہکری آئی ہتھ نہریں      ماری ویندن مظلوم چھڑا چا  
مسلمانیں جیل سہائی      دین کتوں جڈاں کُند ولائی  
رہن ہمیش ہتھکریاں پائی      دامن عطوفت بیٹھ لگا چا  
(حضرت) عبدغفار کوں تیکے تیڈے      نہیں توں بن کئی آسہرے میڈے  
سہ بدکار وُنجن ہن کیڈے      لچ پرور ساڈے عیب چھپا چا



نعت شریف (۷۰)

جیندے ملک رہن دربان سدا	دربار ڈکھجے چل سنیاں
جیندے عرش تے فرش غلام رہن	سرکار ڈکھجے چل سنیاں
میکائیل تے اسرافیل کنوں	جبرائیل تے عزرائیل کنوں
جیندا شان بلند غلیل کنوں	سردار ڈکھجے چل سنیاں
جیندے نور دی جھلک فلک وچ پئی	کل ملک تے چوڑاں طبق وچ پئی
جیندی چمک تمام خلق وچ پئی	دربار ڈکھجے چل سنیاں
جیرہا کل امت دا مانا ہے	جیندا لامکاں تے لگنا ہے
جیندا ناز خدا کوں بھانا ہے	دلدار ڈکھجے چل سنیاں
جیرہا نال نظر پر نور کرے	منتظور کرے ڈکھ دور کرے
مغفور کرے مسرور کرے	چچ دار ڈکھجے چل سنیاں
جیندا سایا ہے سارے جان اُتے	سبھ جن و پری انسان اُتے
ہر منظر کون و مکان اُتے	غمخوار ڈکھجے چل سنیاں
محل نوشیرواں دا کتب گیا	نعرہ شرک کفر دا جنب گیا
تھی مقبور کفر دل ہنب گیا	سالار ڈکھجے چل سنیاں

ہتھ عصا اِنی رَسُوْلُ دا کر سرتاج لولاک لما دا دھر  
اکھیں سرمہ چھکا ما زاغ البصر ہک وار ڈکھجے چل سَنیاں  
بیت ڈیکھ کافر ڈر ڈر ونجن سرت حسرت وچ مر مر ونجن  
ساڈے گوشتے جگر ٹھر ٹھر ونجن دیدار ڈکھجے چل سَنیاں  
رکھ (حضرت) عبدالغفار امید بہوں توئے جرم دے وچ میں قید رہوں  
اوندے لطف دے وچ امید بہوں انوار ڈکھجے چل سَنیاں

### نعت شریف (۷۱)

کہیں سانگے دلدار ملاوے قسمت - بخت تھیون بیدار جگاوے قسمت  
عرب شریف دیاں دل وچ تانگھاں سول پنجن دیاں سینے سانگاں  
ساجن موڑ مار گھن آوے قسمت  
بجر دے جھولے سیک سریندا شوق جھن دا رہن نہ ڈیندا  
کیتس مار الار بچاوے قسمت  
اچڑی جھوک تھے بنج تاڈے نہ رہ گیوسے وسن دے ڈادے  
اچڑی جھوک ہک وار وساوے قسمت  
مٹھرا موہن میڈا حیلہ تول بن ڈے کون وسیدہ  
رونوٹ نال وپار رواوے قسمت



شہرِ مدینہ نور اکھیں دا ہند نہ آنواں ول میں چیدا  
عمر ڈیواں گزار لگاوے قسمت  
پہی تڑپھانواں وانگ علیلاں دردوں دل وچ سنس دلیلاں  
ہجر چوائے سر بار چاواے قسمت  
تھیم قسمت جے امدادی رُدی ویساں پیر پیادی  
نوشیاں دے گل ہار پواوے قسمت  
ہند نہ اصلوں دل کوں بھائی عرب گھن آوے قید پاٹی  
تھیواں جلد تیار ٹراوے قسمت  
راہ نہ لماندی منہ بھر ڈھاندی ہے دل ماندی گلہ نہ سہاندی  
لوں لوں وچ آزار ازاوے قسمت  
شہر ارم شاہ شوکت والا رشک گلستاں تے گل لالہ  
نور بھری دربار ڈکھاوے قسمت  
ماہی سوہٹا سِک نہ لماندی یاد کرو اے در دی باندی  
سندی سول ہزار سہاوے قسمت  
شہرِ مدینہ دریں دا داروں ہک ہک جاتوں لکھ جند واروں  
ہر کوچہ بازار پھراوے قسمت

بیوس مٹھری قسمت ماری جانوں لادی مونجھ منجھاری  
 زلدی تھی بیکار زلاوے قسمت  
 رخ ماہی دا نور ظہورا عاشق دا دل جیون کورا  
 خونی کجل دی دھار جیواوے قسمت  
 شہر مدینہ ڈو ڈکھجے ہند وچوں شالہ نکل پوویجے  
 نیک ہوسی اوہو وار پوپاوے قسمت  
 پنجاب دا جیون ڈکھ وچ جالن او اتھ میں اتھ جی بت گالن  
 علم عربی یار بھراوے قسمت  
 منجھری دل کوں ہے سمجھانواں مت نہ لگدی روح رہانواں  
 عاجز عبدالغفار رہاوے قسمت

**نعت شریف (۷۲)**

نہ ہوندا کجھ جے نہ ہوندا احمد  
 نبی دی خاطر ایہ جگ بٹایا  
 نہ حضرت آدم تھیا ہا پیدا نہ لوح کرسی ملک ہویدا  
 ہے خود خداوند جیں تے شیدا اوں موہن مدنی آ مونہہ ڈکھایا  
 ایں امت بھیڑی دا بھاگ آیا



تھئی حُنِ عربی تے غُلُقِ گالھی جوں سوہئی صورتِ نبیؐ ڈکھالی  
جیں اُمتِ عاصی دی لاچ پالی ایں انگن اُجڑے کوں آ سُایا

آ ویرھے برباد پوں دھرایا  
مدینے دیاں گلیاں رب پھراوے تمنا دل دی خدا پہچاوے  
نبیؐ دے قد میں دے وچ لگاوے بے شوق ڈہینہ و ڈہینہ ایہو سوايا  
ضرور ویساں جے رب پوچایا

ہنِ عشقِ عربی دیاں نک مہاراں نہ بھاوے گلشنِ چمن بہاراں  
ہنِ آرزو دل دیاں کئی ہزاراں جو شوقِ طیبہ دے رچ زوایا  
نہ اجڑن تائیں عربی آ رہایا

دیدار اپٹا ڈکھا چا حضرت ایہ سِکدی گلِ نال لا چا حضرت  
ایں روندی کوں ہن رہا چا حضرت بے سارا جگ تپڑے زیر سایہ  
خدا تپڑا مرتبہ ودھایا

ہے عبدالغفارؑ در دا باندا جو ہاجھ دیدار پل نہ سندا  
سُانواں کیا ماجرا ڈکھاں دا میں سُجڑی قسمت کوں آزمایا  
جو ہجرِ عربی دے جگ زلایا

نعت شریف (۷۳)

کیا مٹھا مرغوب احمد نام ہے مَن بھانوں  
کر ظہور ملک عرب عبداللہ دے گھر چانوں  
روز محشر دے کرین نفسی نفسی کل نبی  
امتی کر امتی یارو مد میں آنوں  
سدرہ تنیں ہا منتہا روح الامیں دی سیر دا  
عرش دی چوٹی تے چڑھ کر سوئے قدم لکانوں  
تحت تے بیٹھیں سلیمان سیر کرے ہا وچ ہوا  
سوئے عربی چڑھ کے رفرف لامکاں وچ جانوں  
سکدے رہ گئے کل نبی دیدار عین دلبر کیتے  
جگ سہارا رب دا پیارا سوہٹا مونہہ ڈکھلاں  
نیم ازہ نار وچ کئی کئی شکم ماہی دے وچ  
وچ دنی فتنی دے ونج قرب سوئے پانوں  
ہمیا جاں محبوب رب دا معجزہ ظاہر تھیا  
بتیں دا وچ بتکدہ دے سر دے بھرٹے آنوں  
جاں کلام ہووٹ لگے رب نال وچ توسین دے  
ڈیکھو غمخواری جو امت کول اتھاں بختانوں  
(حضرت) عبدالغفار ہے حیلہ آخری ایو نجات  
تابعدری میں نبی تول ذرہ سر نہ چانوں



# شان صاحب و اہلبیت

۱۶۱	ہنر حضرت عثمان دی تعریف شروع ہے	18.		<b>شان صحابہ</b>	
۱۶۲	ایہ کان سخا با صفا صاف سینہ	19.	۱۲۷	1. شان خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	
۱۶۳	عثمان غنی سید دولت دنیا حق دے راہ چلنی یارو	20.	۱۲۸	2. اصحاب کبار دیاں کیا کیا تشریحاں کر سٹوانواں میں	
۱۶۶	در شان علی المرتضیٰؑ	21.	۱۳۰	3. ابو بکر صدیقؓ سونھارا یار کبیر سڈپوے	
۱۷۰	میر اشاف قیامت میں علی شیر خدا ہوگا،	22.	۱۳۰	4. مناقب مصطفیٰؐ سٹانواں میں کر تیا کول نہال ڈیواں	
۱۷۱	حیدر دی مدح دا شاعر یک صیفہ نکالا	23.	۱۳۵	5. نیر دار ہشیار جاہل اورے آؤل یار صدیق اکبرؓ کج	
۱۷۲	جو ہے شیر زبیشہ تمجا مقزز۔ اوصفہ ہمارے تے کرار ہے	24.	۱۳۷	6. نبیؐ کے خاص دلبر تھے۔ ابو بکرؓ عمرؓ دونوں	
۱۷۵	اساں غازیال دے یار نے۔ اساں راضیاں دے یار نے	25.	۱۳۸	7. سمجھ اختر شریعت دے، ابو بکرؓ عمرؓ سائیں	
			۱۴۰	8. در شان صدیق اکبرؓ	
	<b>شان اہلبیت</b>		۱۴۱	9. اوّل میں مدح صادق اکبرؓ دی سٹانواں	
۱۷۸	اوّل محمدؐ اگھاں۔ صفت اوّدی سدا اگھاں	1.	۱۴۲	10. اوّ سالار سردار ابرار یارو۔ ابو بکر صدیقؓ دلدار ہے	
۱۸۴	حنّ مقبول ذات کبرا دا۔ حنّ فرزند حضرت مصطفیٰؐ دا	2.	۱۴۴	11. ایہ ملک مقرب نوری ہے	
۱۸۴	اگر میں ہوں بڑا عاصی تو معجّن میرے شافی میں،	3.	۱۴۶	12. اوّل مؤمن دا ایمان تنف، میں شبہ تے شک شکار کیتا	
۱۸۵	امام حسینؑ نور عینین۔ مجھ سرت جھکیندے رہ گئے	4.	۱۴۷	13. در شان عمر فاروقؓ	
۱۸۷	حقیقت عشق اللہ دی۔ شمشادہ کر بلا جائے	5.	۱۴۹	14. معلوم تیا کول ہے عمر کون جو آنے؟	
۱۸۹	نہ جائی عشق آوارہ۔ ایسو خود دین ایمانے	6.	۱۵۰	15. عمرؓ باوقر ذرفہ وایارو۔ جو جدار ایندا شرفدار ہے	
۱۹۱	تیں سارا ساتھ لٹایا	7.	۱۵۱	16. ہے شیر دلیر جریر دہر۔ لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ	
۱۹۳	مکرم معظم ذوّے الاحترام، دوآزدہ امام دوآزدہ امام	8.	۱۵۶	17. در شان عثمان غنیؓ	



## شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

قال ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورة العصر

فقلت یا نبی اللہ ما تفسیرھا

حضرت ابی پتر کعب رضی اللہ عنہ دا روایت کریندے جو پڑھی میں سورة والعصر وچ خدمت اقدس سوئے  
نبی کریم علیہ و علی الہ افضل الصلوات دے۔ پس عرض کیتا میں یا نبی اللہ! فرماو کیا تفسیر  
میں سورة دی؟ ”قَالَ وَالْعَصْرِ“ فرمایا سوئے نبی کریم علیہ و علی الہ افضل الصلوات، فرمیدے  
اللہ تبارک و تعالیٰ قسم ہے نماز عصر دی۔ ”إِنَّ الْإِنْسَانَ لِفِي خُسْرٍ“ تحقیق انسان البتہ وچ  
زیانکاری دے ہے، یعنی ابو جہل۔ ”إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا“ مگر اوکھی لوک جو ایمان آندے نے یعنی  
ابوبکر صدیق۔ ”وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ اتے عمل کیتے نے شائستہ یعنی عمر ابن خطاب۔ ”وَتَوَصَّوْا  
بِالْحَقِّ“ اتے وصیت کیتے نے ہک ہکے کون نال سچدے یعنی عثمان ابن عفان۔ ”وَتَوَصَّوْا  
بِالصَّبْرِ“ اتے وصیت کیتے نے ہک ہکے کون نال صبر دے یعنی علی ابن ابی طالب۔  
تعریف خلفا راشدین دی رب جلیل کرے تے انہاں دے شان دے وچ سورة تنزیل کرے۔  
ول تشریح اوندی اللہ دا خلیل کرے، نال فصاحت اتے وضاحت دے تفصیل کرے۔ عین  
پہلے ایمان آندے او حضرت صدیق۔ عین عمل شائستہ کیتن او فاروق رفیق۔ عین وصیت کیتے  
نال صدق اتے یقین دے او ذوالنورین شفیق۔ عین وت وصیت کیتی نال صبر دے حضرت  
علی با تحقیق۔ تے جو منکرے انہاندا او خاسر زندیق۔

شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

اصحاب کبار دیاں کیا کیا تشریحاں کر سُنوانواں میں  
صدیقِ دا صدق سُنوانواں میں یا فاروقِ دا عدل دُسانواں میں  
تے ذالنورین دے علم حیا دے دستان دُکھانواں میں  
تے علیؓ ولیِ اوں شیرِ علی دی مدح جدید بٹانواں میں  
جو وَجِ قرآن بیان جنناں دا خود اللہ فرمیدا ہے  
تے نورِ خدا دا پھوکیں دُتیں کون بھلا وِسمیدا ہے  
نورِ نبی تے گالھے ہن جیوں بلبِل دُٹھی گل گل تے  
جو دُیکھ انہاں کوں تھے کل شائقِ شورش تے سُن غلغل تے  
دل دہل گئے کل کافر گئے ہیں حشمت تے بل چل تے  
جو سدھے دگ تے اے وگ وگ تے خلقت رتے بھلبھل تے  
اسلام دے کارِ نظام دے وَجِ انہاں اجمعاں زور دُکھایا ہے  
جو شرق توں لا غرب تانیں کلمہ دین پڑھایا ہے  
زور انہاں دا دُیکھ تے رسم ہوندا قدم چمیدنا او  
جے حاتم ہوندا دُیکھ سخاوتِ حیرت وَجِ آویندا او



تے عشق انہاں دا ڈیکھ تے مجوں نا پیا ناں کچھیندا او  
جو محبتِ احدیت ڈیکھ نہ سرمد سر کچھیندا او  
یا ساریہ الجبل جبل چڑھ ممبر تے آواز کرے  
جو پسر دی لاش تے حد شرع دی جاری کرن جواز کرے  
وَج آغاز نماز فجر دے حاسد حربا ماریا ہے  
وَت پہٹی پیٹ تے پدھ کر محکم فرض نماز گذاریا ہے  
نوشیرواں کیا شیریں کوں ایں بکریں دے گڈ چاریا ہے  
ایں عاشق عشقِ نبیؐ سرورِ وَج سر اپٹا چا واریا ہے  
جورؤ دے شکم کنوں اے باہر زخمِ خنجر دا کاری ہا  
وَل کیتس فرض نماز دا پورا خون زخم توں جاری ہا  
ایں غازی پاک نمازی پکی پاڑ کفر دی پٹ چھوڑی  
وَت شرک کفر بدعاتاں رسماں جو ہن کر ایں چٹ چھوڑی  
شیطان لعین دی بھن کر بہادر گٹ چھوڑی  
کل مدعیان مذاہب باطل دی ایں بینی کٹ چھوڑی  
بُس (حضرت) عبدغفار ایں شیر بہادر وہ وہ کر ڈکھلائی ہے  
جو وَج اسلام دے پہلے ظاہر میں آبانگ اکھائی ہے

### شانِ صحابہ

ابوبکر صدیق سونھارا یار کبیر سڈیوے  
عمر امیر کبیر نبی دا خاص وزیر چنیوے  
ذیالنورین عثمان غنی کوں ثالث یار نیوے  
علی ولی اللہ اسد اللہ وصی رسول سڈیوے  
حضرت پاک بتول قبول کوں لخت رسول اکھیوے  
حن حنین ڈونھیں ھن شرع شریف دے ڈیوے  
کرن مدد ہر مذہب دی جے اوکھے وقت سڈیوے  
عبدالغفار توں رکھ حب ہر دم تاں مشکل حل تھیوے

### مناقبِ صحابہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مناقبِ مصطفیٰ سٹانواں میں کر تھا کوں نہال ڈیواں  
دروہ صلی علی محمد میں ہدیہ ہر بیت نال ڈیواں  
بے مدح یسّٰ تے منزل قرآن اندر ڈکھال ڈیواں  
عیاں بے شمس و قمر توں چہرہ والضحیٰ دی مثال ڈیواں



تے زلفِ واللیلِ والحبّے دا ثبوتِ بالاتصالِ ڈیواں  
ہے باعثِ ایجادِ ہر دو عالمِ زباں کوں طاقتِ ثنا محالے  
ہے انتخابِ انبیاءِ محمدِ فیوضِ بہنِ جا بجا نرالے  
ہے شاہِ سلیمانِ دی حکومتِ ایں درِ گدایانِ دے حوالے  
گداگرِ ایں درِ دا صد ہزاراں دی مرضِ افلاسِ رنجِ ٹالے  
ہے سامعیناں کوں شوقِ لذتِ ملالِ فی الحالِ ٹالِ ڈیواں  
نہ ہے کوئی ہمسرِ رسولِ اکرمِ نہ ہا نہ ہوسی زمیںِ زمنِ وچ  
ہے جیکیوں جذبہٴ عشقِ احمدِ مدامِ سمجھو اوکوں امنِ وچ  
ہے ذکرِ گلِ گلِ تے شورِ غلِ غلِ صفیرِ بلبلِ چمنِ چمنِ وچ  
لقائے حضرتِ دی جیتوئے بکا ہے فرقتِ دے غمِ مَنِ وچ  
اگر ز مدحتِ زبانِ شاعرِ جے تھیوے ساکتِ نکالِ ڈیواں  
جو ہے اوں خیرِ الوریٰ دا منکر، ہے بوبکرِ دلربا دا منکر  
جو ہے اوں صادقِ صفا دا منکر، او ہے عمرِ با وفا دا منکر  
جو ہے غنیٰ ذوالحیاء دا منکر، او سمجھو حیدرِ سخا دا منکر  
جو ہے ایں خیرِ کشا دا منکر، علیٰ دا منکر خدا دا منکر  
تے منکریناں معانداں کوں، ڈکھا سند گوشمالِ ڈیواں

ہے ابو بکرؓ دا قدر نیارا، نبیؐ قمر ہے تاں ایہ ستارا  
ہا خود علیؓ منجلی کوں پیارا، رہیا ہمیشہ غلامِ زہری  
اوندہ جو دشمن ہے بیکارا، وَقُودَهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
جو جیندا کالقصر اے شرارہ، خدا نے کیتا ایہو اشارا  
حودِ خلفائے راشدیں کوں، سقر دے اندر پچال ڈیواں  
ابو بکرؓ ہے اساسِ شریعت، عمرؓ ہے سرتاجِ راسِ شریعت  
ہے شاہِ عثمانؓ لباسِ شریعت، تے مرضیؓ قلبِ خاصِ شریعت  
نہ کیو اچ تئیں شناسِ شریعت، نہ ذرہ ہے تیکوں پاسِ شریعت  
اٹھایو دل توں ہراسِ شریعت، بٹایو کر کر قیاسِ شریعت  
جے ہوویں توں زیر دست میڈے، تاں آدمیت سکھال ڈیواں  
کفر دا شیوہ مٹایا جگ تے، شرع دا سکہ چلایا جگ تے  
تے دین دا راہ بٹایا جگ تے، جو نام نیکی ودھایا جگ تے  
تے حکمِ انجھال چلایا جگ تے، نہ انجھال کئیں شانِ پایا جگ تے  
تے مینہ کرم دا وسایا جگ تے، کھیں دا دل نہ ڈکھایا جگ تے  
ہے وصفِ خلفاءِ رسولِ اکرمؐ، مغل دے اندر زوال ڈیواں  
ابو بکرؓ یارِ غار ہویا، گھر تے زر جاں نثار ہویا



گزیدہ جاں زہرِ مار ہويا، گزیدہ دل اشکبار ہويا  
نبیٰ دا بیشک پیار ہويا، بے حد و عد بیشمار ہويا  
زبے اوند اقدار ہويا، نبیٰ دا اوّل او یار ہويا  
تے ”ثَنَائِ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا“ دا میں، مرجِ ڈس لامحالِ ڈیواں  
ہے قصہ اظہر امیرِ عمرِ دا، اول قاطع کفار کلِ گجرِ دا  
شجاعِ عدیم المثلِ دہرِ دا، شیلِ اسِ دا نہ کوئی نظردا  
ہا جنگجوئے قہرِ دہرِ دا، ہا طیشِ تے غیظِ پُرِ حذرِ دا  
ہا غلغلہ و لولہ فلکِ تے، زمیں تے زلزلِ ہا کروفرِ دا  
ہے وصفِ ایندی عیاں ’اَشْدَاء‘، ثبوتِ کر بالمالِ ڈیواں  
ہزاراں راہِ حق دے وچ قطاراں، امیرِ عثمانِ دانِ کیتے  
ورقِ ورقِ کر تے جمعِ سارا، جو کٹھا ہیکجا قرآنِ کیتے  
ایں بیرِ کوثرِ کولِ وقفِ کیتا، ہے فیضِ سارے جانِ کیتے  
زمینِ سجدے دی ہیں خریدی، پیغمبرِ آخرِ زمانِ کیتے  
ہے ”رَحْمَاءُ“ قرآنِ دے وچ، دلیلِ خوبیِ نِصالِ ڈیواں  
امیرِ روشن ضمیرِ حیدرِ نبیٰ دا خاصہ وزیرِ حیدر

بے قلعہ کن کوب سر کفر دا حبیبِ قادر قدیرِ حیدر  
شجاع بہادر دلاور اشج نہ رکھدا اپنا نظیرِ حیدر  
غریب غربت زدہ مسافر یتیم دا دستگیرِ حیدر  
ایہ چار بن یار تاج بر سر عذو کوں میں اشتغالِ ڈیواں  
نظامِ ملت منیرِ ممبر ہے دینِ عالی متینِ پرور  
خدا دا مظهرِ نبی دا دلبرِ پراخِ امت سعیدِ اختر  
ہے دینِ حضرت دا گوشوارہ ہے راہنا راہِ حق دا رہبر  
ابو حنیفہ امامِ اعظم ہے علم دے وچ علیمِ انحر  
پڑھاں مناقبِ مسیح دے مانند مردے قبروں اٹھالِ ڈیواں  
ز درد دل گر کبابِ تھیوے ز مرضِ عصیاں خرابِ تھیوے  
ایں (حضرت) عبدالغفارِ کمترین تے نزولِ رحمتِ جنابِ تھیوے  
زیادہ از حدِ حسابِ تھیوے تے ذرہ وی آفتابِ تھیوے  
ایہ رو سیاہ کامیابِ تھیوے گناہ وی میڈا ثوابِ تھیوے  
پی مئے محبتِ ولا محمد نہ پے طرفِ ولِ خیالِ ڈیواں



### مناقب اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

خبردار ہشیار جاہل اورھے آ اول یار صدیق اکبرؓ سمج  
کریں توں ایہ سارا کھپارا اوارہ نبیؐ دا پیارا تے مظهر سمج  
گزیدہ زہر مار خونخوار وچ غار تشریح من الشمس اظہر سمج  
اول آن ایمان قربان کر جان ہر آن لحظہ فکر کر سمج  
ایہ لچپال رکھوال امت نبیؐ دا خلیفہ خلافت دا افسر سمج  
با صاحب کرم دل نرم ذی العطا دا سخاوت ایندی وچ محراب سمج  
اورھے آمیڈے کول دل کھول بھے نال سن حال احوال یکسر سمج  
صفت کیا کریوے ادائی نہ تھیوے تے ناں بھے گھنیوے ایہ برتر سمج  
نہ بکواس بک توں نہ رکھ دل تے شک توں تے کر پکاپک توں ایہ رہبر سمج  
تے ثانی صلاحکار غمخوار دلدار حضرت عمرؓ نور انور سمج  
ریاضت عبادت زہد جہد تقویٰ طہارت توکل سراسر سمج  
اول کر صفائی چلاکی بہکتائی تے سٹ گھت وڈائی نہ کمتر سمج  
شرافت سیاست عدالت لیاقت ایکور، کان مرجان گوہر سمج  
یغیر ہے فرمان حضرت نبیؐ دا اشداء قرآن اندر سمج  
توں قرآن کوں کھول آیت ایہا گول ساری صحیح کرتے سطر سمج

نہ کر توں اوارے ایہ کوڑے اوڈارے ایہ فرمان شافعِ محشر سمج  
تھیں فرقی فرقی امت بعد میڈے بتصدیق دل توں بہتر سمج  
ہے ہک فرقہ ناجیہ برحق تے سچا پے کوڑے تے ناری بدتر سمج  
ایں سنتِ جماعت دے مذہب کوں صادق ایں ٹولے کوں ظاہر تے اظہر سمج  
ترسبجھا او عثمانِ ذیشان دلجانِ عالی قدر دانِ اقدر سمج  
ہا غازی نمازی مقدر تے راضی ملی سرفرازی تے اشہر سمج  
نہ حیران تھی توں پشیمان تھی توں او طلعتِ حیا نیکِ محضر سمج  
چارم علیٰ اے ولی اے علیٰ اے نبیٰ دا وصی اے تے حیدر سمج  
جنگِ آور بہادر زوراور عدیم المثل شیرِ صفدر سمج  
شرع دے منارے نبیٰ دے پیارے درخشانِ تابانِ اختر سمج  
ایہو پک چاٹیں نہ ول شک آئیں مہربانِ دلجانِ پرور سمج  
عقل کر جھولا تے سنِ نامعقولا ایہ سرتاجِ شاہانِ سرور سمج  
کڈاں دی کھاٹی تے عمرہ وہاٹی تے تھی گئی پراٹی نہ کئی شر سمج  
ہن آپس دے جھیرے نہ کر توں نبیرے ازل دا نوشتہ مقدر سمج  
ایہ چارے پیارے تے اکھیں تے ٹھارے دل آرام چارے پیہر سمج  
بتصدیق دل من توں (حضرت) عبدالغفار ایہ چارے منزہ برابر سمج



### مدحِ شیخین رضی اللہ عنہما

نبیؐ کے خاص دلبر تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
امتِ عاصی کے رہبر تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
رسول اللہؐ کے میں شائق	خلافت کے یہ میں لائق
شریعت کے یہ اختر تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
یہ میں مسندِ نشین حضرت	میں حامیِ دینِ متین حضرت
پیارے ذاتِ پرور تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
نبیؐ کے ساتھ میں رکھتے	قربت اور یک جہتے
مہاجر ساتھ سرور تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
حایتِ دین کے بدلے	لٹا دیئے مال سب اپنے
خدا کے خاص مظهر تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
اگر حضرت میں شہ عالم	ریاستِ اہل دنیا کے
یہ پہلے ان کے ممبر تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
صداقت اور رفاقت میں	یہ میں یکتا سعادت میں
بڑے صادق دلاور تھے	ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

بھی اصحابِ حضرت میں بڑے عالی قدر ذیشان  
مگر یہ سب کے افسر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں  
ہے نور العین ذوالنورین دیگر خیر شکن حیدر  
یہ رتبہ میں برابر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں  
جہاں مشرک سنا جا کر کیا قتل انکو وہاں جا کر  
بڑے صادق دلاور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں  
رحم دل تھے خداوند نے کہا ”رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ“  
بحرِ وحدت کے گوہر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں  
(حضرت) عبدالغفارؓ سگدر ہے غنیؓ اور شیرِ یزداں کا  
منور نور انور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

### مدحِ شیخین رضی اللہ عنہما

سمجھ اخترِ شریعت دے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں،  
ایہ ہن گوہرِ حقیقت دے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
گناہ ساڈے جیکر بارن، مگر ضامن وی ہوشیارن،  
نبی دے خاص جبارن، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔



نبیؐ توں ہن فدا سارے، رسول اللہؐ کوں ہن پیارے،  
نہ کرسگدا کوئی انکارے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
نبیؐ سائیں دے وزیر آگھاں، شریعت دے امیر آگھاں،  
ڈوہیں روشن ضمیر آگھاں، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
نبیؐ دے ہن وی رلے ہن، تے سر نوری تجلے ہن،  
عجب ایہ بخت بھلے ہن، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
صفت کیتی خدا جیندی، رہی اُتھ جا ڈسا کیندی،  
میں ہاں بس خاک قد میں دی، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
مہر دی بھال بھالن چا، ہزاراں درد ٹالن چا،  
مگر جیکوں سنبھالن چا، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
کرن ایہ جیں تے فیاضی، نبیؐ راضی خدا راضی،  
ونجن بخشے گناہ ماضی، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔  
انہاں دا جو ہے انکاری، سمجھ اونکوں او ہے ناری،  
(حضرت) عبدالغفارؒ اقراری، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔

در شانِ صدیق اکبر

وچ توصیف اتے مدح خلفاء راشدین دے۔  
تے وچ شانِ صحابہ راسخین دے۔  
ذوے الایقان و الیقین دے۔  
احادیث کنوں کتاب ترمذی شریف دے۔  
نقل کر کے وچ موقعہ مناقب دے ایراد کیتا ویندے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

بی بی عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمیدن جو فرمایا ہے حضرت رسول  
کریم علیہ و علیہ افضل الصلوات نہیں شایان واسطے قوم دے جو ابوبکرؓ موجود ہووے  
تے امامت کرے غیر اوندے۔ یعنی باوجود موجود ہونوں صدیق یار غار دے، اول رفیق  
اتے شفیق وفادار دے، وچ قوم دیندار دے، نہیں کوئی پیا مستحق امامت دا۔ تے  
نہیں کوئی سزاوار تے لائق ایں شرف تے کرامت دا۔



پیارے دوستو افسوس ہے عقل جہلا دا۔ جو منکرن قاطع البرہان دے،  
سوہٹے نبی دے فرمان دے۔ ضد کوں پلکونے، تے ایمان کوں گلیونے۔  
سوہٹے نبی دے حکم دا انکار کیتونے۔ اللہ سائیں بچاوے آجھی جمالت کنوں،  
تے آجھیں ضلالت کنوں، تے آخرت دی نجالت کنوں۔ ہن شاعر بلبل دی  
طرح وچ ثنا صدیق دے نغمہ سرا ہے۔

### شانِ صدیق اکبر ﷺ

اول میں مدح صادق اکبر دی سٹانواں  
مونس تے مرغوب پیغمبر دی سٹانواں  
توصیف دی تشریح دا پدھ نقشہ ڈکھانواں  
سن مجلس کرے واہ واہ جو موہوں سخن الانواں  
صلوات دا کر غوغا تے پڑھ غل مچا ڈے  
لکھ جان مقدس ہووے تال کر توں فدا ڈے  
جنگل دے شغالاں توں بھلا شیراں کوں ڈر کیا  
روڑاں توڑے کھکھن ایہو ہے شور تے شر کیا

شہباز شکاری کوں ہے وچ اوج حذر کیا  
چہیندے چکار توں بازاں کوں خطر کیا  
شاعر جو مناقب دے ایہ اشعار بٹیندے  
مولیٰ شالہ راضی تھیوے امید رکھیندے

### شانِ صدیق اکبر ﷺ

او سالار سردار ابرار یارو	ابوبکر صدیق دلدار ہے
نہاں کیا عیاں ہے ایہ اظہار یارو	او سچا غمخوار فی الغار ہے
ہے قرآن وچ شان رخشان اوند	رسولِ خدا خود مدح خوان اوند
مثنا خواں خداوند رحمان اوند	او دریں دا داروں جگر ٹھار ہے
نبی توں فدا جان زر مال کیتس	چا گھر کوں لٹائیں تے دل نال کیتس
حوداں عموداں توں رکھوال کیتس	بہر آن مونس مددگار ہے
صحن سوہنے سرور تے جاروب ڈیندا	تے بن ماشکی در تے پانی بھریندا
نبی سین بے سڈے ایہ لیک اکھیندا	بہر وقت گفتار بہر ہر وار ہے
جے حضرت جبرہ جی جاتشریف لاوے	پھرے پیش چودھار چوگرد آوے



پھرے گوٹھ دے وچ چودھار ہے  
مذمت کردے بوجھل اے سخت پنڈا  
ایہ ہے پاس پورا وفادار ہے  
رحم کر الہی بہر عین آکھے  
بہر طور تکمیل تکرار ہے  
اوہیں راہ تے جان قربان تھیوے  
اوہے لاجپور تے لچدار ہے  
جو زانو جھکا سر ادب نال ہندا  
جو کرو ہک نظر ول پیرا پار ہے  
فدا جان قدامان ایمان چاٹس  
مدبر وڈا بار بردار ہے  
بایان سابق منو مسلمانو  
عنادی ایندا زشت کردار ہے

متال کوئی حضرت کول ایذا پوچاوے  
نبی سیں دے راہ توں خس و غار چٹدا  
ایہ طعنے تہرے نہ کن ڈے تے سٹدا  
نبی ڈیکھ تعمیل تحمین آکھے  
تے جبریل آمین آمین آکھے  
نبی سیں دا جیں راہ گذران تھیوے  
ایں تصدیق توں شاہ شادان تھیوے  
جدائی نبی پاک ہک پل نہ سندا  
کرے عرض ہاں آپ دے در دا باندا  
ز دلجان گل شوق دا طوق پاتس  
تے استان نبوی اتوں سر نچاٹس  
او صدیق صادق منو مسلمانو  
جو منکر او فاسق منو مسلمانو

شانِ صدیق اکبر ﷺ

ایہ ملک مقرب نوری ہے، ایہ خاص خواص حضوری ہے،  
ایندی صفت دے وچ مسروری ہے، حق پاک کنوں منظوری ہے،  
جو حاسد اوکوں دوری ہے، اوندے دل دے وچ رنجوری ہے،  
اوندی طبیعت سخت قصوری ہے، جو گالھ ہے سہ فتوری ہے،  
ایں لعنت دے اشیانے وچ، مالوف وطن گھر بار کیتا۔

جو بعد نبی دے افضل کونے ہے، ناں میکیں ڈکھا ڈیوے،  
کر جسم تے جان فدا ڈیوے، جو گھر زر مال لٹا ڈیوے،  
خود نبی حکم فرما ڈیوے، اوکوں جوڑ امام کھڑا ڈیوے،  
تھی راضی دلوں دُعا ڈیوے، ول خاص وزیر بٹا ڈیوے،  
غمنوار رہے تیمار نبی، وچ قرب نبی دربار کیتا۔

جو غار دے وچ رہیا یار دے رے، مار اُتھاں ڈنگ ماریا ہا،  
ایں پیت لائوٹتوں پہلے، آوٹ توں سر واریا ہا،  
ایں حب حبیب نجیب دے وچ، پے وطن قدیم و ساریا ہا،



نتِ رہا رفیقِ شفیق نبی، ہک پل نا پرے گذاریا ہا،  
جو کار کیتا ہاں ٹھار کیتا، رب اکیوں دُر شہوار کیتا،

جو نبیِ حکم فریندا ہا، ول ایہ لبیک اکھیندا ہا،  
سرنگوں اگوں جھکوندا ہا، دل صدقوں گھول گھمبندا ہا،  
جاں سوہٹا نبیِ الیندا ہا، ایہ صدقہ کر پکیندا ہا،  
نتِ قدیں سیس نویندا ہا، پیا ہر دم قدم چمیندا ہا،  
جانان نبیِ مختار اتوں، ایں جان جان نثار کیتا۔

بوکر وڈا ذی اثر وڈا، ذیقدر وڈا ذیشان وڈا،  
ایندا علم وڈا ایندا علم وڈا، ایندا جود اُتے احسان وڈا،  
ایقان وڈا برہان وڈا، متبوع اذن فرمان وڈا،  
خوش پیشانی خندان وڈا، مرغوب موہن جانان وڈا،  
کل ولی تے سمجھو قدم ایندا، ابرار دا رب سردار کیتا۔

ہے (حضرت) عبدالغفار سگ استانہ دا، صدیق سچے جانانہ دا،  
اول دُر شہوار شہانہ دا، دُر دانہ فرد یگانہ دا،

اوں واحد عصر زمانہ دا، دورانہ دا سلطانہ دا،  
فردوسِ علا اشیانہ دا، اوں ولیِ جلی وڈِ شانہ دا،  
ایہ پیرِ تمامی پیریں دا، گیا تر او جیں اعتبار کیتا۔

### شانِ صدیق اکبر ﷺ

اوں مؤمن دا ایمان تلف، جیں شبہ تے شک شعار کیتا،  
ابوبکر صدیق دا، جیں بدینِ برے انکار کیتا،  
پے کہیں دا بے نقصان کیاں، اوں گھر اپٹا فی النار کیتا،  
پس پشت کیتس فرمانِ نبی، عصیانِ عیاں اختیار کیتا،  
ایں زورِ فریبِ فرنگی فرقے، فرقتِ وچ اصرار کیتا۔

کیا پچھدیں حالِ جولاں دا، ایہ زمرہ نامعقولاں دا،  
بے فائدہ کمِ فضولاں دا، نا چھوڑ طریقِ اصولاں دا،  
تھی پاکبِ چستِ محبتِ وچ، ایہ ٹولِ کھولِ کھولاں دا،  
سٹ اتباعِ توں غولاں دا، ایں جویانِ عیبِ جولاں دا،  
جو فرعِ کولِ چھوڑِ اصولِ دے، اُتے طعنِ تبرا وار کیتا۔



نہیں ابوبکرؓ دا ہمسر کوئی، ہم پلہ میزان دے وچ،  
نا دنیا دے دوران دے وچ، نا ہفت طبق آسمان دے وچ،  
کوہ قاف جبل تھل دا جل، دھرتی ناں وت کوہستان دے وچ،  
نا عجم عراق ایران دے وچ، نا چین تے عربستان دے وچ،  
اسلام کنوں نا کام ریہا، اعراض کیتا جیں عار کیتا۔

### در شانِ عمر فاروقؓ

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ  
لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رواه الترمذی)

عقبہ پتر عامر داروایت کریندے جو فرمایا ہے رسول کریم ﷺ جیکر ہووے ہا بعد  
میڈے نبی تا ہووے ہا عمر پتر خطاب دا۔

سوہٹا نبی کریم، صاحبِ خلقِ عظیم، او امت پرور، دارین دا سرور فرمیںدے  
میں سید المرسلین ہاں۔ میں خاتم النبیین ہاں۔ میڈے بعد کہیں نبی مبعوث  
نہیں تھیوٹاں۔ جیکر بطریق فرض اعتباری کوئی نبی ہووے ہا، تاں عمر پتر خطاب

دا ہووے ہا۔ جو لائقِ مرۃ دے اتے سزاوارِ نبۃ دے ایہو عمر ہے۔ کامل  
الایان والا قدر ہے۔ شجاع الاشجعین ہے۔ امیر المؤمنین ہے۔ انیس المسلمین  
ہے۔

پیارے دوستو تامل فرماؤ جو سوہٹا نبی کریم علیہ و علیہ افضل الصلوات  
فرماوے عمر پتر خطاب دا بعد میڈے مستحقِ نبوت دے ہے۔ اتے جیڑھا و  
سٹے اکھے نا عمر کافر ہے، اتے غادر ہے، ایہ غاصب ہے اتے جابر ہے، ظالم  
ہے اتے زاجر ہے۔ بھلا میں شخص دا ایمان رکھیا جو سوہٹے نبی کریم ﷺ دے  
فرمان کوں نال تکذیب دے نسبت کرے؟ اچن ایہ مسلمان رکھیا؟ نبی دا امتی  
ریہا؟ تابعِ سنت ریہا؟

افسوس ہے جو حکم دا برخلاف کرن تے ہک ذرہ نا ڈرن۔ ہن شاعر وچ مدح  
خوانی فاروقِ اعظم دے رطب اللسانی کریندے۔ اتے نال تمام عذب البیانی  
دے سامعین حاضرینِ مخلصین کوں سٹویندے۔ ذرہ غور کر کے میں پاسے توجہ  
فرمانوئاں۔ اتے انصاف پانوئاں۔



شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

معلوم تساکوں ہے عمر کون جو انے؟  
اکھوائی جیں اسلام دی اعلان ازانے۔  
حیران عدل تے ڈیکھ خود نوشیروانے،  
جنگل تے چراگاہ تھیا گرگ شبانے۔  
تعریف کرینداں تساں انصاف کریو،  
صَلوات اتے شوکت ایندی سُنو تاں منیو۔  
آغاز توں اول پڑھو صلوات نبی تے،  
اوں قرۃ عینین رسول عربی تے،  
خوشنود خداوند ہے اوں بخت قوی تے،  
پڑھدے جو درود اوں شہ امی لقبی تے،  
ایہ طائفہ اسلام جو مجلس ہے معقد،  
مغفور کرے غافر جو نیک ہے اتے بد۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عمرؓ باوقر در فتوہ دا یارو جو جدار ایندا شرفدار ہے  
ایہ ذابجود قوہ مروہ دا یارو وڈ شاہی دا ایندا دربار ہے  
صفت یار فاروق کن ڈے تے سُن توں او افضل ز مخلوق کن ڈے تے سُن توں  
اوند درجہ مسبوک کن ڈے تے سُن توں زبردست زابر تے ہشیار ہے  
اکھائیں اذان آن ممبر تے ظاہر تے تکبیر جہری نمازاں دی باہر  
تے جریان ہر ہر نواحی اوامر باعلان عالم تے اظہار ہے  
ثروت مروت تے شوکت شہانی طریقہ عدالت دا نوشیروانی  
کیتی گرگ میثاندی آ شہانی بلا رنج بے دُنج آزار ہے  
نہ عناد طناد کافر نہ چھوڑے تے بدعات رسما دے نام پوڑے  
بہ نیروئے بازو عدل دین جوڑے رعیت دا رہبر نگہدار ہے  
عمرؓ ذیقدر نزد خیر البشر ہے محرم جود بخواد دا ایہ گھر ہے  
ایہ تریاق عراقی کفر دی زہر ہے کفر شرک بیشک زہر مار ہے  
ایں وڈ شان ہر آن سے دان کیتے نبی سننیں عمر نال احسان کیتے



وڈے گجر مشرک مسلمان کھیتے      مبارز مبارز بخفّار ہے  
خلافت نبی دی امارت دے ڈا دا      عدل بے بدل ہا نہ ذرہ ریا دا  
خثوع تے خثیت حذر ڈر خدا دا      نکو خو ، نکو زو ، نکو کار ہے  
ایکوں ڈیکھ ابلیس روپوش ہووے      ڈسے سایہ تاں سہرتے پاپوش ہووے  
حدیث ایہ نبی سین فراموش ہووے      یفرّ ز ظلّ العمر یار ہے  
عمر ذی الکرم دے مدارج سٹے نی      مناج معلیٰ معارج سٹے نی  
دلائل دلیلان حوائجِ ﷺ سٹے نی      جو جنت عدن جائے جبار ہے

### شانِ عمر فاروقؓ

ہے شیر دلیر جریر دہر      لاریب عمر لاریب عمر  
ہے ولی جلی مشہور عصر      لاریب عمر لاریب عمر  
ایہ شاہ جہاں دورانِ زماں      میں وصف کراں پر کر نہ سگاں  
ایندا شان بیاں قاصر ہے زباں      کالشمس جلی ہر عین عیاں  
فاروق لقب ذیشانِ بشر

لاریب عمر لاریب عمر

واہ شانِ قدر والا ہے وقر رخ شمسِ قمر ہے نورِ نیر  
ذی الجود بحرِ انحرِ اقدر ہے شیرِ بیر، ہے قاتلِ کفر  
تھے مومِ پتھر واہ زورِ زبر

لا ریب عمر لا ریب عمر

ایمان قوی ایتقانِ ڈساں برہانِ ایندا احسانِ ڈساں  
بیا انگ تے ڈھنگِ نشانِ ڈساں ہر ہک توں اعلیٰ شانِ ڈساں  
سچین صنم دا نازِ فخر

لا ریب عمر لا ریب عمر

حشمت تے ہکل گئے ہوشِ عقل جنبانِ جبلِ بیت تے دہل  
واہ زورِ زلزل ہر جا تھر تھل لرزانِ زمینِ آسماں زلزل  
ہے وچِ اسلام دے چستِ کمر

لا ریب عمر لا ریب عمر

ہادیئے ہدا مقبولِ خدا ایہ رہبرِ مرشدِ راہِ نا  
ایندی قلبِ ضمیرِ منیرِ صفا بیضائے ضیا پر نورِ شعاع  
ایہ معدنِ فیضِ فیوضِ بحر

لا ریب عمر لا ریب عمر



ایں کٹ کٹ سرتیاں گہراں دیاں      پیاں کنبنِ لاشاں قبراں دیاں  
اے بچے شیراں ہراں دیاں      پیاں خبراں زیراں زبراں دیاں  
گئے خوفِ جیندے توں مشرک مر

لایب      عمر      لایب      عمر  
ہے شیرِ زماں فیضانِ جواں      آں است عیاں آزا چہ بیاں  
ہر آنِ بدل ہے تیر کماں      لرزانِ زماں جنباں جہاں  
بیت کنوں      کنبے کوہ کپر

لایب      عمر      لایب      عمر  
گئے شور تے شر تھے صاف پدھر      اے نورِ نظر واہِ شان اثر  
فاروقِ لقب واہِ زیب ظفر      مرغوبِ موہن ہے نورِ بصر  
جیندے شیوے      ہر جا ہنِ اشہر

لایب      عمر      لایب      عمر  
ایہ سوہٹیاں دا سلطانِ ڈساں      جاناناں دا جانانِ ڈساں  
مفقودِ مثلِ دورانِ ڈساں      کوئی ہووے تاں انسانِ ڈساں  
کوئی جگِ وچ      آندا نہیں نظر

لایب      عمر      لایب      عمر

ہے میرِ امیرِ اصیلِ اصل      یا نیک نصیبِ عجیبِ اجل

ہے شانِ شریفِ نجیبِ نسل      واہ زورِ زورِ آورِ دی جملجل

وچ شوکت      صولت بالاتر

لایبِ عمر      لایبِ عمر

ہے مظہرِ نورِ جمالِ علا      جوادِ جوانِ ذابجودِ عطا

ایہ ماہِ تمہیا محبوبِ خدا      اسلام دے وچ ہے جانِ فدا

وچِ عشق دے جنیں چا پتا سر

لایبِ عمر      لایبِ عمر

ڈھگ لالا ڈتے لاشاں دے      لکھ اتر تے اوباشاں دے

جو رتے وقتِ نماشاں دے      جو باشیِ جبل دے حاشاں دے

اسلام دے وچ ہے با کرو فر

لایبِ عمر      لایبِ عمر

ایں ہالِ پچے قربانِ کیتے      یا ہر ہک تے احسانِ کیتے

ایں سے سے جمدِ جوانِ کیتے      ایں خادمِ سے سلطانِ کیتے

ہے خوبِ نجمتہِ مہِ پیکر

لایبِ عمر      لایبِ عمر



ایہ مرد جلی حق دا ہے ولی      ایندیں نال نہ کہیں دی دال کبی  
واہ چال چلی ہے طور بھلی      دل دشمن دی سڑ سڑ تے جلی  
وچ      حن      حمیدہ      جلوہ      گر

لائیب      عمر      لائیب      عمر  
ایں عدل دی ریت رکھی وکھری      ول شینہ دے نال چری ہکری  
سر منکر دے وچ ہے چکری      ایندی پیشانی وچ ہے لکری  
جیندے ہول کنوں گئے کنب گبر

لائیب      عمر      لائیب      عمر  
مسکینیں کوں رنجیندا      ہا      عمگینیں کوں کھلیندا      ہا  
بے واہیاں کوں گل لیندا      ہا      پرچیندا      ہا      کجھ      ڈیندا      ہا  
پیا      چلدا      لنگر      شام      سحر  
لائیب      عمر      لائیب      عمر

ایہ نتلیاں کوں پویندا      ہا      تے پدھیاں کوں پھرویندا      ہا  
تے خلق دے نال آلیندا      ہا      ول عام انعام کریندا      ہا  
ہے عین عنایت صاف صدر

لائیب      عمر      لائیب      عمر

ہے (حضرت) عبدغفارؑ سگ استانہ وچ مدح کرن دے دیوانہ  
جیوں بلبل گل تے متانہ ہے غفل عشق دا افسانہ  
تھے ہول کنوں کل آبِ پتھر  
لایب عمر لایب عمر

در شان عثمان غنی

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ  
وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ (رواه الترمذی)

طلحہ پتر عبید اللہ روایت کریندے جو فرمایا ہے رسول کریم علیہ افضل  
الصلوات واسطے ہر نبی دے سگتی ہے وچ بہشت دے اتے سگتی میڈا وچ  
بہشت دے عثمانے۔

افسوس ہے واسطے منکرین دے تے حاسدین تے، اتے کاش واسطے  
مخلّین فی الدین دے۔ جو سردار، اتے شاہ ابرار، او دو عالم دا مختار مدحت کرے  
تے ایہ مذمت کرن۔ او فرماوے میڈے یارن، تے مددگارن۔ ایہ وت اکھن



غارن، تے دل آزارن۔ او فرماوے فرماں بردارن تے غمخوارن۔ ایہ وت اکھن  
بیزارن، تے دل دا بارن۔ او فرماوے میڈے شفیقن تے رفیقن۔ اے وت  
اکھن زندیقن تے شقیقن۔ او فرماوے اصحابی کا لُجھم۔ ایہ اکھن کجول و ظلوم۔  
او فرماوے ایہ میڈی شریعت دے بٹانوں والن، تے اسلام دے ودھانوں  
والن۔ اے وت اکھن شریعت دے ونجانوں والن، تے بنا اسلام دی ڈھانوں  
والن۔ او فرماوے اسلام دے وچ قوین۔ اے وت اکھن اسلام دے وچ  
غوین۔

پیارے دوستو انصاف کرو جو سوہنے نازنین راحت العاشقین سید المرسلین  
محبوب رب العالمین دے حکم دا انکار کرے، تے سٹ تے نا باور نا اعتبار  
کرے۔ بلکہ استہرا کرے تے استحقار کرے، حکم دی عدول کرے تے فرار  
کرے، ہر وقت تکذیب اتے بہتان دی زبان دراز کرے، تلہیں اتے تزویر طراز  
کرے، جے نام مبارک سُنے تاں یٹے۔ سب آغاز کرے نہ کہیں دا شرم کرے  
نہ لحاظ کرے۔ بھلا او مسلمان رہ گیا، یا اوند ایاں رہ گیا؟ ڈسواو ڈوویں جہانیں وچ  
ماریا گیا، کہ تاریا گیا؟ اللہ تعالیٰ تاں فرمیں دے۔

”وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ“۔ میڈا رسول تے پیارا مقبول  
اپنی خواہش دے مطابق نہیں کلام کریندا مگر جو وحی بھیجاں اکھیندے اوں دی  
طرف۔ یعنی سوا میڈے اعلام دے بغیر وحی یا الام دے نہیں لیندا۔ تے  
نہیں کہیں کوں از خود بافتہ گالھیں سٹویندا۔ تاں جو ایندا الاوٹے، اوہو میڈا  
فرمانوٹے۔ جو ایندا ڈسانوٹے، اوہو میڈا سٹانوٹے۔ جو ایندا سکھانوٹے، اوہو میڈا  
چٹانوٹے۔ کیوں جو ایہ میڈا حبیب وچ مدرے قرب ”دَنِي فَتَدَلِّي“ دے، تے  
وچ مکتب ”قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى“ دے، نال علم اسرار ”أَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا  
أَوْحَىٰ“ دے، نہایت قابل تعلیم یافتہ ہے۔ جو ہک لکھ تے پڑی ہزار پیغمبر  
متعلے، تے ایہ انہاندا معلے۔ پیارے دوستو! آنجھیں شانیں والا نبی، ایہو جہیں  
وسیع علم والا نبی، جو اشارات تے رموزات حروف مقطعات دے پڑھکے نہیں  
دم مہندا۔ تے کوئی نہیں انہاندی تشریح کریندا۔ تے کوئی نہیں انہاندا معنی  
ڈسیندا۔ ہر کوئی اپنی عجز تے نارسائی دا اقراریے۔ تے ہر کوئی کنون کشف  
مغلقات تے مشتبہات معانی قرآنی دے انکارے۔ نال تمام زاری اتے  
تضرع دے مقرا تے معترف ہو کے اکھن ”لَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ“۔



نہیں جاؤدا معنی انہاندی کول مگر اللہ۔ ہن سٹو علم سوہٹے نبی دا۔ جبریل امین ذو  
القوة المتین جو پڑھے ہا الف تاں نبی سائیں فرماوے ہا فہمٹ یعنی سچے میں  
وت پڑھے ہا لآم سوہٹا نبی فرماوے ہا فہمٹ یعنی سمجھتے میں جبرائیل امین وت  
پڑھے ہا را سوہٹا نبی فرماوے ہا فہمٹ اوں جلیل جمیل، رب دے خلیل دی  
خدمت عرض کرے ہا۔ سوہٹا میں پیغام رساں ہاں عاشق اتے معشوق  
درمیاناں۔ میڈا مفہوم وی کنون مقاصد حروف الرا دے معدومے۔ جو معنی  
انہاندا معلومے۔ تے آپ بچرد سٹن دے، تے میڈی زبان کنوں حروفیں  
دے نکلن دے فریندے وے فہمٹ کہیں۔

شاعر اکھے

میان عاشق و معشوق رمز نیست کرانا کاتہیں راہم خبر نیست  
عاشق اتے معشوق دے درمیان آجھیں بک رمز لگی ہوئی ہوندی، جو کرانا کاتہیں  
فرشتیاں کول وی پتہ نہیں لگدا۔

کجا بودم کجا آدم نال الی المطلوب گلہ ہی اتھاں جو سوہٹے نبی کول جیتئیں اللہ  
تعالیٰ حکم نہیں کریندا کچھ نہیں فریندا۔ جیتئیں اللہ سیں اذن نہیں ڈیندا ایہ

نہیں الیندا۔

تاں ہن بایں طور فرمان رسول رحمان، مقبول ایزد منان، کامل الايقان تے  
واجب الاذعان ہويا۔ بلکہ عین فرمودہ خدا ہويا۔ جو منکرے دائرے اسلام توں  
جدا ہويا۔ او معترض تے محترز شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ ہويا۔

جو انکاری ہويا، اوناری ہويا۔ بھلا او جزا دے لائقے، یا سزا دے لائقے؟ او  
لعنت دے لائقے، یا دعا دے لائقے؟ بھلا او اعلیٰ علیین دے ڈا دا ہے، یا  
سجین دے ڈا دا ہے؟ ہن تسال انصاف کرو آجھیں مؤمن بہشت کوں  
ٹٹھیں\*، کہ جہنم کوں ہنڈیں؟ ایہو جہیں کوں شراب ٹھورے ڈھیں، کہ  
قارورے پلین؟ ایہو جہیں کوں زمہیرا تے سعیر وچ نین کہ بہشت دی بووی  
سنگھیں؟ جے ایہو جہیں کوں مؤمن سڈھندن، تے محب پنجتن اکھندن،  
تاں یار آجھیں مؤنیت کنوں ساڈے ست سلامن۔

ہن شاعر وچ تعریف عنصر لطیف ذوالنورین دے، داماد رسول الثقلین  
دے، حضرت عثمان ابن عفان دے بیان کریندے۔ تے قفل سکوت کوں  
کلید تطق نظم دی لیندے۔ تے دُر سُخنیں دے باہر ایندے۔



شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ہن حضرت عثمان دی تعریف شروع ہے  
ہن بخت بلند اوندے جیندا دل دا رجوع  
ہے میزابِ رحمت تے جیں دل کوں خضوع  
بہرہ اوکوں ملدا جیکوں خوف تے نشوع  
توصیف دے دستان پڑھاں کیا مشہور  
دشمن ایندے بے دید تے رحمت کنوں دور  
صلوات مسلمانو پڑھو دل دے رجوع نال  
ہر مرض توں ہر قرض توں صلوات ہے ڈکھ نال  
پڑھدا جے درود ہک دفعہ کوئی شخص تا فی الحال  
ڈاہ واری خدا بھیجے تبارک و تعال  
صلوات دا غفل اتے چا شور مچاوو  
تھر تھل پوے ونج عرش تے خود عرش ہلاوو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایہ کانِ سخا باصفا صاف سینہ  
ایہ عزت گزینہ تے دلبر نگینہ  
ایہ عثمان شاہ جامع قرآن ہووے  
تے حاتم وی خود جیندا ممان ہووے  
آ ماتحت محتاج محکوم ہندے  
فراوان انعام اکرام لہندے  
جمیل الشامل جلیل القدر ہے  
پسندیدہ گفتار شیریں شکر ہے  
گداگر ہوں ایں تو نگر بٹائے  
گدا ایندے در دا پیاں کوں رچائے  
ایہ یکتا حیا وچ سخا تے عطا وچ  
تے شامل باوراد صبح و مَسّ وچ  
مصر والیں چودھار بلوا چا کیتا  
جو صابر صبر کر بکو روزہ نیتا

جو عثمان جانان سردار ہے  
بہ ہمت توانا و ہشیار ہے  
جو قلم سناوت دا طغیان ہووے  
بنگران حیرت گرفتار ہے  
تے مسکین سائل سدا دتے رہندے  
خزینہ توں روزینہ دینار ہے  
حمیدہ خلّاق تے لائق وقر ہے  
نہ محدود بے انت بسیار ہے  
گداگر ہزاراں گدا توں چھڑائے  
ایہ ذی علم با علم ورتار ہے  
ایہ صابر تے شاکر رہا ہر بلا وچ  
بہ تحمید تحلیل اذکار ہے  
ایں ہفتہ شب و روز پائی نہ پیتا  
کیتس نال تلوار افطار ہے



نہ پیوئ دے کیتے ڈیون بوند پائی      او نرود شداد دے جفت ہائی  
کیتونے جیڑھے ظلم لمبی کھائی      بگئی فوج کر ویڑھ چودھار ہے  
عمیاں شان عثمان تکرار آکھاں      جو حاسد ہے ایندا حطب نار آکھاں  
مجاں دی جا غلہ گلزار آکھاں      جو تجریئے تے من تحت اٹھار ہے  
کرے راز گویاں نبی نال مخفی      رموز آشنائی اتے چال مخفی  
ہووے حال خوشحال تے بجال مخفی      ایہ واقف معانی تے اسرار ہے

### شان عثمان غنی رضی اللہ عنہ

عثمان غنی سبھ دولت دنیا حق دے راہ چلئی یارو  
ایں ابر مثل بارانی کر کر بھلبھل کر ڈکھلئی یارو

ایں جود سخا دی نلک دے وچ ہر ہر جانندی وہئی یارو  
کل حاجتمند غریبیں دی ایں کیتی ہوں بھلئی یارو

ایہ مخزن معدن علم و حیا ایں صابر توڑ پوچھی یارو  
تاں اچ تیں علم عمل وچ کہیں پے نا کیتی ودھکئی یارو

ایہ مہ رخ دے اطوار عجب وچ عالم دے روشنی یارو  
ایہ حکم نبی تے ہر دم حاضر گردن رہا جھکنی یارو

ایں سیرت صورت سوہٹی تے تھنی کل خلقت شیدی یارو  
ایں عشق محبت مہ رخ مدنی توں جند گھول گھمنی یارو

ایں زہد دے وچ بہوں جہد کیتا ایں کیتی پاک کمنی یارو  
ایں کر احسان عنایت ہر تے خلق غلام بٹنی یارو

ایندے ہن انعام دوام جاں تے شورش جگ وچ پی یارو  
جو مسند پاک خلافت دی ایں سوہٹی طرح چھکنی یارو

کر صبر صبور ی وچ پوری نا کیتی کپہیں قصی یارو  
وچ وقت تلاوت مصحف دے اکیوں موت شہادت آئی یارو

ایں حکم نبی اکرم اعظم دی کیتی حق آذنی یارو  
توئے پلوے دے وچ حلے ہن نا کہیں دی دل ڈکھنی یارو



ست روز ریہا متواتر روزہ مشکل نال نبھئی یارو  
چالی روز محاصرے اندر نا تلوار چلئی یارو

مروان جیہاں جرنیل ندِ مَغ ریہا اوکوں بھڑکئی یارو  
او اذن منگے ایہ منع کرے نا پوے اتھاں لڑئی یارو

جے اذن ڈیندا مروان کوں تاں ایہ کرے ہا خوب صفئی یارو  
پر اوں صابر کوں کہیں مسلم تے کاوڑ مول نہ ہئی یارو

مروان تحت فرمان ریہا ایویں غصہ ریہا چنگئی یارو  
تساں صبر ایندا ذرا وزن کرو ریہا سر تے صدمہ چئی یارو

جو لکھ تے تریہہ دی تاپش دے وچ رہ گیا جان جلی یارو  
ہے (حضرت) عبدالغفار نہ ہمسر ایندا جو صبر وچ کئی یارو

در شانِ علی المرتضیٰ

پیارے دوستو! حضرت ابن حجر مکی صواعقِ محرقة والا لکھدے جو حضرت سیدنا و  
مرشدنا و ہادینا امام جعفر الصادق علیہ السلام دی خدمتِ عالیہ وچ کہیں شخص معروض  
کیتا یا ابن رسول اللہ! آپ دے تالی تے جدار، یعنی غالی تے اشرا، اہل السقرو  
النار، وچ شانِ صحابہ کبار، مہمونِ اطوار، ابوبکرؓ باوقار و عمرؓ ذوالاقتدار، و عثمانؓ نادر،  
سب بے انتہا و بے شمار، لیل و نہار اکھن۔ اتے آپ دے نال دعویٰ  
محبت دا مہندن۔ تے آپ کوں مُحب سہویندن۔ حضرت مجرّد سماعت میں  
تقریر دے سخت غصے وچ آکر فرمایا قَدْ رَفَضُوا عَنَّا۔ یعنی اساڈے طریقے  
اتے ملت کنوں جدا ہو گئے، ابلیس دے آشنا ہو گئے، اہل ضلالت تے بدعت  
دے پیشوا تے مقتدا ہو گئے، راہِ راست کنوں یکو ہو کر نہیو، شقاوت دے راہ نما  
ہو گئے۔ پچھے او فرقے اہل بغاوت دے کوں سہوا کر ہوں موعظت فرمائی۔  
لیکن او منکر اپنے عقائد کنوں باز نہ آئے۔

دوستو! منکرینِ خلفاءِ راشدین دے و عاصدینِ حضراتِ صحابہِ راسخین فی



الدین دے۔ ایہ او فرقہ ہے جیرہا نال رافضیت دے موسومے، جو حضرت امام صاحب انہاں کوں سڈے رافضی۔ جیویں جو تسا کوں معلومے۔ جے سچ پچھوتاں عقل انہاندا معدومے، تے بھیڑاوت انہاندا مقومے۔ تے ایہ ٹولا اللہ دی رحمت کنوں محرومے۔ نماز اتے روزے دے سونہیں کاہنی۔ اتے بھنگ حقے تے بھومے۔ ایہ ٹولا منکرے خلفاء ثلاثہ صحابہ کرام دا۔ تے انہاندے مقابلے وچ ہک پیا ٹولا ہے۔ او وت منکرے اہلبیت عظام دا۔ جے ہن خلفاء راشدین دے منکرتاں وی ایمان نہ ریہا، جے اہلبیت صالحین دے منکر تاں وی ایمان نہ ریہا۔

مسلمانو دوستو! ایہ ڈونہیں فرقے ہک داناں رافضی ہے، تے ڈوجھے داناں خارجی ہے۔ ایہ ڈونہیں اسلام دی بنا پٹٹی والے ہن، تے ستون دین داسٹن والے ہن، چوہا بن کے ایہ یخ شجر شریعت دی کٹن والے ہن۔ خبردار رہو، انہاندی رفاقت کنوں بیزار رہو۔ عزیز و پیارے دوستو! تاں اتباع سنت علی صاحبہا افضل الصلوات، تے ہشیار رہو۔ انہاں رزیلاں بد بخیلاں دے عقائد کنوں برکنار رہو۔ ایہ ڈونہیں فریق، وچ وڈے بحر ضلالت دے غریق، جہنم دے نیوٹن والے ہن۔ تے سخت دوکھے ڈیوٹن والے ہن۔ رافضی خلفا والا شان دے

منکر تاں سوہنے نبی کریم ﷺ دے فرمان دے منکر، تاں خود رسول  
رحمان ﷺ دے منکر۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف وچ فرمیدے۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ  
تَرَهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا۔

محمد ﷺ رسولے اللہ دا، اتے او لوک جو نال ہوندے بن یعنی ابو بکر صدیق، سختی  
کرٹوالے بن اتے کافرین دے یعنی عمر فاروق، مہربانی کرٹوالے بن وچالے اپنے  
یعنی عثمان بن عفان، ڈیکھدیں توں انہاں کول رکوع کرن والا یعنی علی ابن ابی  
طالب، کریندن مہربانی کنوں اللہ دے اتے رضامندی۔ ہن ایہ قرآن دے منکر تاں  
خود خدا سبحان دے منکر۔ جے خدا دے منکر تاں ول ایہ مسلمان رہ گئے نہ  
ریسے۔ تاں ساڈا انہاں دے نال کیاں کار۔ ایہ اساں کنوں دھار اساں انہاں  
کنوں بیزار۔ اتے خارجی معرکہ وت اہلبیت والا قدر دے منکر۔ جے اہلبیت  
دے منکر تاں حکم حضرت خیر البشر ﷺ دے منکر۔ جے حکم دے منکر تاں خود  
پیغمبر دے منکر۔ اتے قرآن شریف وچ اللہ تعالیٰ فرمیدے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ أَكُفَّ اے محمد علیہ السلام ایہی  
امت کون نہیں سوال کریندا میں کنوں تساڈے اوتے میں تبلیغ دے کوئی



اجرت دا، مگر دوستی اتے محبت رکھن تہاڑی نال اہل قرابت میڈے دے۔  
تفصیل بعد الاجال تاں ہن محبت رکھن نال اہلیت عظام دے ہک کنوں  
وجوہات ایمان تے اسلام دے ہے۔

حدیث شریف وچ آیا ہے: مَثَلُ اَہْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَةِ نُوحٍ مِّنْ رَّکَبَہَا نَجٰی سَوَہَا  
رسول کریم علیہ والہ افضل الصلوات فریندے تمثیل اہلیت میڈے دی مانند  
پڑے نوح علیہ السلام دے ہے جو کوئی ایندے اوتے سوار تھیا اوں نجات پاتی۔  
تاں دوستو! دوستی اہلیت عظام دی ہک اقوے رکن ہے کنوں ارکان ایمان دے۔  
ہن جے قرآن دا انکار، تاں خود خدا رحمان دا انکار۔ جے اللہ دا انکار تاں ڈسوا ایمان رہ گیا؟  
جے وت ایمان نہ رہیا، تا ساڈا انہاں دے نال کیاں سروکار۔ اساں اہلیت کوں  
بالراس والعین منیندے ہیں۔ تے خلفاء کرام کوں وسیلۃ الدارین سمجھیندے ہیں۔  
مخالفین دے یار نہ تھے ہیں نہ تھیندے ہیں۔ رافضیاں نال وی ساڈا وگڑ، تے  
غارجیاں نال وی ساڈا انجڑ۔ ہن مطابق مضمون دے تے موافق کیفیت بو قلمون  
دے تے مناسب انہاں دے شان دے معطوف کریندے شاعر۔

شانِ شیرِ خدا ﷺ

میرا شافعِ قیامت میں علیؑ شیرِ خدا ہوگا،  
حنّ والے کوثرِ شیدے کربلا ہوگا۔  
مصیبتِ سر پر گر آوے نجف کی طرف منہ کر کے،  
پکارو جانِ دل سے تم علیؑ مشکل کشا ہوگا۔  
نہیں جنت کی کچھ حاجت فقط دیدارِ کافی ہے،  
خدا کے روبرو جا کر میرا یہ التجا ہوگا۔  
خدا اونکو دیا رتبہ وحیِ خیرِ الوریٰ شاہد،  
چلو جنتِ رشک پہ ہر کا پیشوا ہوگا،  
علیؑ کے بالمقابل کوئی نہ آتا جنگ میں ہرگز،  
لگے ایک ضربِ حیدر کی تو سر دھڑ سے جدا ہوگا۔  
کرے (حضرت) عبدالغفار اونکے قدم کی خاک آنکھوں میں،  
زبے قسمت اگر حاصل میرا سبھ مدعا ہوگا۔



شانِ حیدر کرار ﷺ

حیدر دی مدح دا شاعر ہک صیفہ نکالا  
سن خارجی بیدین دا تھیوے مونہ کالا  
وت رافضیاں کول وی جگر سوز نجالا  
پر چوں دے منن والیں تے ہے فیض زالا  
شاعر دا سخن سن تے او انصاف پزیرے  
حب حیدر دے وچ جیندی جو دل اسیرے  
نعرہ کرو صلوات دا یکبار مسلمان  
سن شور تے خوش تھیندے ملائک اُتے اسمان  
صلوات پڑھن والے دے درجات فراوان  
حوراں اوندیاں مشتاق لقا جنت رضوان  
شاعر وی مثل بلبل گل ڈیکھ فدا ہے  
وچ چمن گلیں چوں تے ایہو نغمہ سرا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شانِ حیدر کرار ﷺ

جو ہے شیرِ نر بیشہ بیجا مقرر  
او صفدر بہادر تے کزار ہے

او خیر شکن تیر گلن بہادر  
علیٰ غیر فرار جزا ہے

علیٰ کرم اللہ وجہہ لقب ہے  
معزز قریشی صحیح النسب ہے

شجاع اشجانِ عجم تے عرب ہے  
دلاور ایہ ذل ذل دا ہوار ہے

ایہ ضنیغ غصنفر بیر شیرِ نر ہے  
ایہ مرحب تے انتر دا دافع شر ہے

ایہ حسنین سبطِ التبی دا پدر ہے  
ہمایون میمون اطوار ہے

ایہ یکزوح یکجہم یکجاں نبیٰ ہے  
جو دکنک دمیٰ دا فرماں نبیٰ ہے

کیتے دان جویں جو شایاں نبیٰ ہے  
ایہ جنگی سپہ دا سپاہ دار ہے

نہیں شک ہے پک حدیث ایہ صحیحے  
جو مَن گُنت مولاہ شہد صریحے

دگر لافتی گفتِ الا علیٰ ہے  
مخالف ایندا نت نگوںسار ہے

جو بستر نبیٰ تے ستا نہ نظر با  
تن و جان روح جسم قربان کر با

علیٰ بابُجا دا جو لدھا وقر با  
ایہ کونین ساری دا مختار ہے

سوالی جیندے در توں ولّیا نہ خالی  
ڈٹونس ڈونہیں لعل کوثر دے والی

عجب نیک چالی اتے لاجپالی  
ایندا عالی دربار دُر بار ہے



مصیبت اٹھاوے تے کھتس نجاوے  
کَظَقُ التَّبٰی دُرُ معانی الاوے  
عَلٰی مَعَ الْحَقِّ مدارج کوں پاوے  
جونا منے رب دی اوکوں مار ہے  
نہ تھی خارجیہ توں خارج ایمانوں  
توں واقف نہ ہوں حدیثوں قرانوں  
توں لاعلم مجہول حیدر دے شانوں  
جو منکر سقر دا سزاوار ہے  
نہ دجال دی جال وچ یار پھس توں  
جوامکان لگی پرے پرے نس توں  
توں آشیعہ کاکا نہ کاوڑ دی گالھے  
حرم محترم پاک حضرت دی زالے  
عقلمند ایہ پند کن ڈے تے سٹ توں  
تیکوں رب دی سوگند کن ڈیتے سٹ توں  
ہے ثابت حدیثاں روایات دے وچ  
ہے تعریف انجیل توریت دے وچ  
توں ودھ گھٹ اکھیندیں تے غیبت کریندیں  
ولیں کوں ڈکھیندیں نبی کوں رنجیندیں  
حشر وچ فرشتے گھلین گھلین  
جو بی دی جُ جُ تے بُی کڈھیں  
مُئین ہے قرآن آیات دے وچ  
روایت کیتی کعب الاحبار ہے  
پیا کوڑ لیندیں تے دشنام ڈیندیں  
مخالِف عقوبت گرفتار ہے  
جو بی دی جُ جُ تے بُی کڈھیں

جھنجاڑاں تڑ و تڑ گئی پھین  
خداوند حاکم تے جبار ہے  
ہے یُعِجِبْ بَزْرَاعِ دَا اظہار اظہر  
تے لِيَغِيْظُ بِهِمُ الْكُفَّارِ اظہار اظہر  
ہے کافر کرے جیڑھا انکار اظہر  
او سمجھو جہنم دا حقدار ہے  
اشارت سمجھ ”آيِهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ“  
بشارت سمجھ بعدہ اِهْتَدَيْتُمْ  
خسارت سمجھ ایہ فَان لَمْ سَمِعْتُمْ  
فہم کر سخن صادق اخبار ہے  
اساں چار متوں اسا کوں کیا ڈرے  
مگر ہک عزیزا تساڈا خطرے  
کریں اگوں چیر تے ذرے ذرے  
تبرے کرے جو ستمگار ہے  
اساں پنجتن کوں بدل جاں منیندے  
نمک خوار اساں انہاں دے دیندے  
شیعہ خارجی مفت ٹکراں مرہندے  
جو خیر الامور اوسط کار ہے  
توں آتاں سہی تیکوں بندہ بٹانواں  
سکھانواں پڑھانواں، چنگی مت لاناواں  
ہگیوں زل شودا آ رستہ ڈکھانواں  
پیشیاں تھی کھلی دربار ہے  
ہچپن ہلپن چھڑانویں کھڈانواں  
پیشیاں تھی کھلی دربار ہے  
شکل لنگے تل دی تے بو تھی اُلا نواں  
نہ پیرا تیڈا پار اوروار ہے  
ہے (حضرت) عبد الغفار خداوند قادر  
او جی تے قیوم اوندے کم نادر  
کرہی خطا معاف او خافر تے ساتر  
اوندا لطف ہر وقت درکار ہے



شانِ علی المرتضیٰؑ

اساں خارجیاں دے یار نے    اساں رافضیاں دے یار نے  
اساں متوں کل اصحابیں کوں    اصحابیں کوں اجابیں کوں  
چوں یاریں کل اقطابیں کوں    ایں شریعت دے اربابیں کوں  
اساں دشمن دل آزار نے  
اساں پنجنجن پاک منیندے ہوں    چم اکھیاں نام رکھیندے ہوں  
اساں قدیں دی خاک چھیندے ہوں    اہا سرمہ خاک بٹیندے ہوں  
اساں منکر تے غدار نے  
اساں ہوں چاکر چوں یاریں دے    اوں نبی دے خاص پیاریں دے  
اوں دل دے اکھیں ٹھہاریں دے    دلداریں دے سچاریں دے  
اساں بری نے بیزار نے  
اساں آل رسول دی منی ہے    ایہا محکم دین دی پتی ہے  
او خاسر ہے جنیں بھنی ہے    ایہ گلہ نہ اصلوں ظنی ہے  
بد مذہب بد کردار نے  
جو منکر ابوبکر دا ہے    او برہ نار سقر دا ہے  
جو حاسد میر عمر دا ہے    نا جیندا ہے نا مردا ہے  
کوئی غنی کنوں انکار نے

اساں سبھے منن والے میں میں در دے پنن والے میں  
سر دشمن بھنن والے میں لاه لتر خنن والے میں  
اساں مونیں دے تیار نے  
ایہ دوزخ جاس ساڈا کیا پے کھلے کھاس ساڈا کیا  
جے سر بھر ڈھاس ساڈا کیا جے آپے پھاس ساڈا کیا  
اساں آنجھیں دے غمخوار نے  
ایہ آپت دے وچ لڑدے ہن پے راتیں ڈینہ جھگڑدے ہن  
جا جھیرے مول نبردے ہن پے رنگدے مفتے رڑدے ہن  
اساں اصلوں جھیرے کار نے  
ساکوں پیر شبیر پیارا ہے فرزند ایہ بی بی زہرا ہے  
ایہ جگر نبی دا پارا ہے ایہ ہک کیا کنبہ سارا ہے  
ہوں سگ در تے کئی عار نے  
جو انہاں دی سنگت پھاس گئے چودھار ولڑہ خناس گئے  
اوندے تھی ول شینے ناس گئے ایمان کنوں بے آس گئے  
بس ڈوبیندی درکار نے  
تساں آپت وچ ڈوبیں لڑ مرو گل لگ بک بے دے اڑ مرو  
ایویں گل گل جل جل سر مرو ایویں رونیں رنگیں رڑ مرو  
اساں تساں وانگیں خونخوار نے



ہوں حیدر دے جبار اسان      اوندے منکر توں بیزار اسان  
خود خادم آلِ اطہار اسان      ہوں واصف یار چار اسان  
کوئی دل وچ غیر اغیار نے  
جو آلِ رسول کباری ہے      اوندی رخص کنوں بیزاری ہے  
اوکوں شریعت ہوں پیاری ہے      اقراری او چو یاری ہے  
بے غیر اُتے اعتبار نے  
سن نام علی دل ٹھردے سے      وت ابوبکر دے بردے سے  
اسان ڈونہاں دے نوکر دردے سے      بیا ذوالنورین عمر دے سے  
کوئی دل وچ بار غبار نے  
ایہ فطنے فرق منخوس میاں      ایہ مہمل ہن معکوس میاں  
ایہ ہن آنکل پنجوس میاں      ودے در مارن لوس میاں  
اسان ایہو جہیندے دلدار نے  
ایہ مومن (حضرت) عبدالغفار نہیں      ایہ پنجتن دے جبار نہیں  
اوہے ابوبکر دے یار نہیں      فاروق دے وت دلدار نہیں  
جیویں ایہ ہن اسان خوار نے

مدحتِ اہل بیت

اول حمد خدا آگھاں صفت اوندی سدا آگھاں  
جے آکھو تاں ولا آگھاں منییں یا ولا آگھاں  
تے رزاقا علی آگھاں احد واحد بھلا آگھاں  
صد ول ول کھڑا آگھاں بے حد بے انتہا آگھاں  
جے آکھو تاں ولا آگھاں ٹہیں کول ولا آگھاں

کریم آگھاں رحیم آگھاں ہو القادر قدیم آگھاں  
علیم آگھاں حکیم آگھاں یا قہاراً حلیم آگھاں  
تے جنتِ نعیم آگھاں صبا گلتر نسیم آگھاں  
اوندی ہر با شمیم آگھاں صراط المستقیم آگھاں  
ہے کافی کبریا آگھاں جے آکھو تاں ولا آگھاں

اوندے محبوب خوشتر کول تے اوں اُمت دے رہبر کول  
شفیع روزِ محشر کول تے کل مرسل دے افر کول



اول سرور دین پرور کوں      اول شہ کونین برتر کوں  
مقاصد کل بحر بر کوں      طہ پسین گکتر کوں  
مزل دعا آکھیاں      جے آکھو تاں ولا آکھیاں

جیندا رتبہ عیاں ہويا      لقب آخر زماں ہويا  
خدا خود مہرباں ہويا      مکاں خود لامکاں ہويا  
تے عیسیٰ خطبہ خواں ہويا      چڑن احمد رواں ہويا  
تے شق ہفت آسماں ہويا      عرش جنیا اماں ہويا  
تے قوسین ادنی عیاں آکھیاں      جے آکھو تاں ولا آکھیاں

افندے یاراں انصاراں کوں      رفیق راہ غاراں کوں  
اتے قاتل کفاراں کوں      تصدق گھر تے باراں کوں  
پٹن خیر دیواراں کوں      تے بخشن چا قطاراں کوں  
انھاں صادق سچاراں کوں      اوں ہک ڈوں تریں تے پاراں کوں  
نبی دے ہم صلاح آکھیاں      جے آکھو تاں ولا آکھیاں

چراغ و مسجد و ممبر    یا محراب دیں سرور  
صفا دل ہے صدیق اکبر    عمر عادل جو ہے برتر  
غنی عثمانِ حیا دا گھر    اسد غالب ہے لچ پرور  
بلاشک چار ہن گوہر    نہ دل وچ کوئی پیا شک کر  
کفر ہے کر حیا آگھاں    جے اکھوتاں ولا آگھاں

آخی خیر البشر حیدر    وصی ہے بانہر حیدر  
حسین دا پدر حیدر    ہے مہماں چالھی گھر حیدر  
سے خیر دا در حیدر    کچے مرحب دا سر حیدر  
لڑی بدر خیر احد حیدر    ہے زہرا دا شوہر حیدر  
مجاں دا مولا آگھاں    جے اکھوتاں ولا آگھاں

ہا سر انتر لہایا کیں    تے مسلماناں کوں بچایا کیں  
چا سائل کوں رچایا کیں    تے گھر فاقہ نبھایا کیں  
ایہ رتبہ آگھ پایا کیں    رونک زوجی سڈایا کیں  
تے من کنتم الایا کیں    ہا قاتل کوں پلایا کیں  
او شربت عرق پا آگھاں    جے اکھوتاں ولا آگھاں



اول خاتونِ قیامت کون      صدف پر درِ شرافت کون  
صاحبِ تطہیرِ آیت کون      امیں ذیشانِ عصمت کون  
بیحدِ حشمتِ ملاحت کون      جلالتِ تے فصاحت کون  
بلاغتِ باجمالت کون      اول حالت پر ملالت کون  
سدا شرفِ النساءِ آگھاں      جے اکھوتاں ولا آگھاں

او حنِّ المجتبیٰ آگھاں      صاحبِ علم و حیا آگھاں  
نبیٰ دا دلربا آگھاں      علیٰ دا ماہِ لقا آگھاں  
مضِ نورِ ضیاء آگھاں      تے راضی برِ رضا آگھاں  
امامِ الاتقیاء آگھاں      زہرِ کھا کر گیا آگھاں  
زباںِ ڈلدی ہے کیا آگھاں      جگرِ ٹکڑے تھیا آگھاں  
اگو تے بس میں کیا آگھاں      جے اکھوتاں ولا آگھاں

اول درِ ڈونجھے کون پیر آگھاں      لقبِ جیندا شبیر آگھاں  
نانا کلِ دل دے پیر آگھاں      ولدِ اطہرِ امیر آگھاں  
حنّ دا خورد ویر آگھاں      بشیرِ آگھاں نذیر آگھاں

اول (دے) دشمن کثیر آگھاں بنا تلوار تیر آگھاں  
سید-ہا-کم سپاہ آگھاں جے آگھو تاں ولا آگھاں

جیندا مرکب رسول ہووے اتے امری بتول ہووے  
اوہو ہن وچ ملول ہووے بدن ہک لکھیا سول ہووے  
طبع رنجی نہ مول ہووے نہ سر توں کچھ عدول ہووے  
ایڈوں لشکر جہول ہووے اوڈوں بکھ تیس نزول ہووے  
امت کیئے دعا آگھاں جے آگھو تاں ولا آگھاں

اگوں مصرع کیاں آگھاں عباس دا بیاں آگھاں  
مشک آگھاں نشان آگھاں کیویں کپیاں باہاں آگھاں  
قاسم اکبر جواں آگھاں تے شادی دا ساماں آگھاں  
لئے گئے بوستاں آگھاں یا روندنا باغباں آگھاں  
تمہیا گلشن تباہ آگھاں جے آگھو تاں ولا آگھاں

پیا اصغر صغیر ہووے تے تس گھولے کثیر ہووے  
سائل پانی دا پیر ہووے اگوں فرکار تیر ہووے



کُلوِ اصغر دے چیر ہووے      دہن توں لڑھکا کھیر ہووے  
اکھیں توں ویندا نیر ہووے      خیمے روندی ہمیشہ ہووے  
واہ امت دا وفا آکھاں      جے آکھو تاں ولا آکھاں

پیا عابد پیار ہووے      اتے طوقاں دا بار ہووے  
ٹُرن دی روز کار ہووے      ظلم دی سرتے جھار ہووے  
پیا لشکر سوار ہووے      اوندے ہتھ وچ مہار ہووے  
اکھیں توں ہنج تار ہووے      ظلم ظالم چودھار ہووے  
شکر لب توں ادا آکھاں      جے آکھو تاں ولا آکھاں

بس ایں خادم مداحی کوں      بیکس عاجز سودائی کوں  
ٹالو گردش سمانی کوں      جان کندن والی اوکھائی کوں  
قبر ظلمت تباہی کوں      حشر دی تس تنکھائی کوں  
تہڈاں میں مرجا آکھاں      جے آکھو تاں ولا آکھاں

### منقبت امام حسن رضی اللہ عنہ

حسّٰں مقبول ذاتِ کبریا دا      حسّٰں فرزندِ حضرت مصطفیٰ دا  
حسّٰں دلہند مولا مرتضیٰ دا      حسّٰں نور البصر خیر النساءِ دا  
حسّٰں بازو شہیدے کربلا دا      حسّٰں ہے گوہر دریا سخا دا  
حسّٰں ہے سبطِ محبوبِ خدا دا      حسّٰں مقتدی اہل صفا دا  
حسّٰں حامی روزِ جزا دا      حسّٰں ہے ضامنِ حافظِ ہرگدا دا

### منقبت پنجتنِ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین

اگر میں ہوں بڑا عاصی تو پنجتنِ میرے شافی ہیں،  
ہے دل میں شوق ہر لحظہ وہ بارہ امام کافی ہیں۔  
میں ہوں رنجورِ فرقت میں مصیبت میں مشقت میں،  
محبتِ پاک پنجتن میں نہ ہم لافی گزافی ہیں۔  
اگر ہوں ست نیکی میں خطا میں چست ہوں ہردم،  
میرے ہیں پیشوا ایسے وہ کرا دیتے معافی ہیں۔  
ہے دل میں شوق پنجتن کا گلوں میں طوق پنجتن کا،



یہ ہے ایمان کا مایہ دروں بیرون شافی میں۔  
اکیلے میں جہاں میں ہم سجن کے درد میں پر غم،  
زباں پر کلمہ ہے سچ کا نہ کرتے ہم تلافی میں۔  
پڑھوں ”لَا تَقْنَطُوا“ ہر دم نہ ہوں مایوس رحمت سے،  
کیا وعدہ خدا نے جب نہ کرتے وہ خلافی میں۔  
(حضرت) عبدالغفارؒ ہوں مخمور جذبے شوق لذت میں،  
خدا دیوے جزا مجھ کو جو ان کے لطف باقی ہیں۔

### منقبت اہل بیت

امام حسینؑ نور عینین سجدے سہرنت جھکیندے رہ گئے  
نماز روزہ کریندے رہ گئے  
جو مشرکاں دی دغا تے چھڑھدے اول او سر توں جدا تھی کھڑدے  
حیاتی دا طمع لما تے کھڑدے طریقے حق دے ڈسیندے رہ گئے  
کتابیں دے وچ لکھیندے رہ گئے  
ہئی کلمہ تے تریہ سخت تریں پُٹنماں دی اوکاڑ دھپ گرمی ہاڑ مانہ دی  
نہ تھی نماز بک قضا اُنہاں دی تیمم کر کے پڑھیندے رہ گئے  
تے ریت تے سجدے ڈیندے رہ گئے

جو آب کوثر دا ہووے والی گیا او پائی کیتے سوالی  
ولیونے بے مُنتہ کر تے خالی او شکر پڑھدے پڑھیندے رہ گئے  
تے حملے دشمن ہئیندے رہ گئے  
جاں ہالِ اصغر کوں چا کے آیا جو زہر مئے تیر جت لایا  
جو خلق تشنہ کوں پو کھڑایا ایہ جو کر بار چیندے رہ گئے  
تے ظلم سر تے نبھیندے رہ گئے  
شید کر اہلبیت سارا یزیدی ٹولا کرن اوسارا  
تے پٹکا کٹکا وچے نقارا جو دھوڑ سر وچ گھٹیندے رہ گئے  
کر ہے حُسن پئیندے رہ گئے  
جو نام ہک ہک دا گھن تے روون جو پٹن مومنہ تھی بیوش پوون  
فقط ایہ سچ تے بہانے ہوون جو اچ تلک شور پیندے رہ گئے  
محب سڈالوئ سڈیندے رہ گئے  
نہ پچھ توں عبدالغفار عقیدے انہاں دا خود پیشوا یزیدے  
ایہ شمرے خونی دے برگزیدے تبوت ہر دم کڈھیندے رہ گئے  
تے کھنڈ دیاں پڑیاں جھپیندے رہ گئے



مرثیہ

حقیقتِ عشقِ اللہ دی شہنشاہِ کربلا جاٹے

خلیل اللہ اگے واللہ	عجب عاشق تیدا اللہ
کھٹا پھڑا سبیل اللہ	تے جند جاں کر فدا جاٹے
تے سن فرکار تیریں دا	رونوٹ پالیں صغیریں دا
تے خوش تھیوٹ شیریں دا	ایہا حکمت خدا جاٹے
مُعوذ پون ہال ہووے	تے عمرہ ہرمدہ سال ہووے
تے اصغر خورد ہال ہووے	ہتھیں تے چاء کُما جاٹے
گلوں اصغر دے تیر آیا	نکل وچ گل دے کھیر آیا
تے روندا ول شبیر آیا	صبر صابر مکا جاٹے
شر آکھے مریساں میں	پیوٹ پانی نہ ڈیساں میں
تے خنجر کوں چلیساں میں	سید دل کوں سہا جاٹے
روا خون آل یسنے	آکھن سبھ قلب سنگینے
کرن سے طعن توہینے	ترہمہ فاقہ نبھا جاٹے
بدن تیریں توں پر ہووے	ادا رب دا شکر ہووے

فدا سرِ نا عذر ہووے      ذی توقیر لا جائے  
پیالہ خشک حلق ہووے      اتوں دھپ دی قلق ہووے  
زباں تے ورد حق ہووے      عجب شیدہ وفا جائے  
بدن چوں برگ گل نازک      تھیوں قربان گل نازک  
نہ کوئی پاسکدا تل نازک      ایہ ذات کبریا جائے  
تھیا ارشاد سجانی      رسول اللہ دا دل جانی  
تھئی منظور قربانی      عجب درجے ودھا جائے  
ندا آئی میں ہاں راضی      توں بس کر جنگ دی غازی  
ملی شاہ کوں سرفرازی      امت کوں بخشوا جائے  
بہشتیں کل دا افسر ہیں      پیارا ذات پرور ہیں  
تو والی حوض کوثر میں      تے بھر ساغر پلا جائے  
ایہو کلمہ موہوں جاری      تھیواں قربان لکھواری  
نہ پووے فرق وچ یاری      جیوں تیڈی رضا جائے  
توں میکوں کر عطا پھرے      کراں سارے فدا پھرے  
تیڈے راہ وچ کما پھرے      سید وعدہ پچا جائے  
بدن تھیوے ذرے ذرے      چھکن سر تے توئے ارے



ایہ عاشق نا عذر کرے      نہ کو دل کوں سہا چاٹے  
کئی وت عاشق ہن اچ دے      اوکھا کھاتے نہیں رچدے  
مصیبت ڈیکھتے بھچدے      بیا کوئی غیر کیا چاٹے  
(حضرت) عبدالغفار سگ در دا      مداحی آل اطہر دا  
مٹا نواں چار گوہر دا      ایہ دشمن آشنا چاٹے

### مرثیہ

نہ چاٹی عشق آوارہ - ایہو خود دین ایمانے

علیٰ کیوں کھایا سر      اگے رب دے جھکایا سر  
تے سجدے وچ کٹایا سر      کیتس جند جان قربانے  
زہر کوں گھول پیتا کیں      تے سر قربان کیتا کیں  
رضا کوں توڑ نیتا کیں      حسن دلبد دلجانے  
مسافر تھی سدھاٹے ہا      خدا دی راہ ویکاٹے ہا  
موہوں کجھ نہ الاٹے ہا      ڈیکھو صابر دا کیا شانے  
علیٰ اصغر کوں پا جھولی      نہ ڈتی ما اچن لولی  
سید معصوم جند گھولی      پے کدے ہال نادانے

علی اکبرؑ کوں مارن تیر  
مہیندے شاہ کوں بے تقصیر  
ڈیکھو رب دی عجب تقدیر  
جوانی شاہ دا ارمانے  
سید مظلوم نہ سگدے بچ  
نہ قاسم بیچھ ماٹی رنج  
ڈیکھو نوشہ کھیندا اچ  
بدھونس موت دے گانے  
منگن پائی ایہ بیچارے  
کھڑونے پائی تے پہرے  
پیون پے جانور سارے  
عجب تقدیر رحمانے  
ایویں ہر کہیں دے آئے وارے  
وہجن کافر دہل سارے  
مہیندے حیدری نعرے  
جے میں کوئی گناہ کیتا  
یزیدی لوک دیوانے  
امت پورا وفا کیتا  
نہجن میں کوئی گناہ کیتا  
جنہاں عشق آیا کھکھے  
نہ تھے او ول کھپیں سکھے  
جو دل (حضرت) عبدالغفارؑ لائے  
محبوبیت چمٹے اکھیاں چنے  
محبوبیت (حضرت) عبدالغفارؑ سائل رب  
ایہو ملت ایہو مذہب  
نہ تھی ہر طرف حیرانے



مرثیہ

تیں سارا ساتھ لٹایا  
مسافرا وُل وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
تیکوں کہیں نہ آ پرچایا  
مسافرا وُل وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
کوئی نہیں راہندا دیں بیگانے کوئی نہیں کریندا خالی خانے  
تیں وطن کوں چت چایا  
مسافرا وُل وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
ستر تیڈا ساتھی ماریا بھرا بھتیجے تے کنبہ سارا  
تیڈا پیرا موت لوڑھایا  
مسافرا وُل وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
موسم ڈیکھ وے ونجارے ہر کئی گھروچ خوش تھی گزداے  
تیں کربل دیرا لایا  
مسافرا وُل وطنیں وے پردیسا ول وطنیں

پچھی ول آئے وچ آشیانے ہر کوئی وسدا خوش وچ خانے  
تیں کیوں چا وطن بھلایا  
مسافرا ول وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
سوہٹے نبی دا جو تھیا ہا سوارے سوہٹے زلفیں دی جوڑ مہارے  
اوندا سانگ تے سر لٹکایا  
مسافرا ول وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
جیں بدن کوں جھے رسول خدا دا اوہو بھلا ہا تیریں دے ڈا دا  
چا تیریں توں پھوٹایا  
مسافرا ول وطنیں وے پردیسا ول وطنیں  
(حضرت) عبداللہ علیہ ظلم اندھاے پانی تے ول کھڑگے پارے  
گیا پانی توں ترسایا  
مسافرا ول وطنیں وے پردیسا ول وطنیں



### مناجات (دوازدہ امام)

مکرم معظم ذوے الاحترام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
خیار الخلائق خیار الانام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
شفیع مطاع نبی کریم، قسیم جیم نسیم و سیم  
علیہ الصلاۃ علیہ السلام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
جگر گوشہ حضرت رسولِ خدا، اوں امِ الائمہ تے امی فدا  
ہے خیر النساءِ دالقب لا کلام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
علی و دو حسنین زین العبا، اوباقر تے جعفر تے کاظم رضا  
تقی و نقی عسکری نیک نام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
امو موعود مہدی تے عالی اتم، بحق پنجتن پاک ابر کرم  
بشو خاک پا سگ در ایشاں مدام، دوازدہ امام دوازدہ امام  
تو عبدالغفار اے بارہاں امام، غلامین انہاں داتوں تھی و نج غلام  
جو سگ در انہاں داتو تھی سگ مدام، دوازدہ امام دوازدہ امام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى وهارون عليهما السلام

وآل عمران عليهما السلام

وآل محمد عليهما السلام

وآل عليهما السلام

عن أبي عبد الله عليه السلام

عن أبيه عليه السلام

عن أبيه عليه السلام

2

عن أبيه عليه السلام

عن أبيه عليه السلام

عن أبيه عليه السلام

عن أبيه عليه السلام

عن أبيه عليه السلام



# منقبت و كافي



۲۱۹	پیر فضل دلداریار۔ روئے نین رہا وُج	21.		<b>منقبت مرشد</b>	
۲۲۰	بادی پیر مغان حضرت فضل غوث زمن	22.	۱۹۵	۱. ہاں میں گدا لیں در دا خواجہ فضل علی دا،	
۲۲۲	پیر میٹے دی ہے طرز جدید	23.	۱۹۶	2. فضل نام تینا ہمیشاں فضل	
۲۲۴	در فیض حضرت دے ہاکر تو دیکھو	24.	۱۹۸	3. نامش نامی فضل علی از فیض جہاں نازیدہ،	
			۱۹۹	4. اسان روز ازل دے بردے	
	<b>کافیاں</b>		۱۹۹	5. توں بن گداگر سدا لیں در تے	
۲۲۵	رہی سُرٹ نہ تن توفیق بدن	1.	۲۰۰	6. طیب آنے ملک ساڈے وُج	
۲۲۶	عمر اہائی نہ اجازت وُج یار امرن کنوں پہلے	2.	۲۰۲	7. یا غوث معظم قلب الوری۔ واہ خوب ہے تیری چالریا	
۲۲۷	ولا نہ دلبر توں مار بس بس	3.	۲۰۳	8. فضل میٹے پیر دا ہسر۔ نظر آندا نہ کئی اج نہیں	
۲۲۸	ڈے یار دے راہ وُج سرتوں	4.	۲۰۴	9. فضل دے فیض دا دریا۔ لہر طغیان توں صدقے	
۲۲۹	من گھن توں دلاری رب دی رضا	5.	۲۰۵	10. نہ چھوڑ فضل دا درزی۔ ہیں در تے توں وُج مرزی	
۲۳۰	اُٹھی مدہوش دیوانہ۔ سچن دا دیکھے نل	6.	۲۰۵	11. کیا کران توصیت تیری اے قریبی دلربا	
۲۳۲	رُٹھے ڈھولے مٹانوں دا۔ آفتاب بک ہاں باقی ہے	7.	۲۰۶	12. پیر میٹے جیہاں پیر نہ کوئی نہ ہمسی نہ پایا	
۲۳۳	آبل سوہٹا سانورا مٹی کھڑی کر لاں توں	8.	۲۰۸	13. توٹے رہوں سندھ دے وُج ہسون	
۲۳۴	آبل مٹھرا محرم دلاری کردی دامن	9.	۲۰۹	14. سانول بندہ دلین دا۔ سانول بندہ دلین دا	
۲۳۵	آبل سوہٹا سومرا میں ول موز ماراں	10.	۲۱۱	15. دیساں دیں میں پیر فضل دے	
۲۳۶	اج لہیگے دلدار دلین دے	11.	۲۱۲	16. سُن عرضی فضلن سائیاں۔ اڈ پلوؤ در تے آئیاں	
۲۳۷	ڈسا دلبر سبب کیا ہے۔ جواں جھوکاں لہائی ویندیں	12.	۲۱۳	17. یا غوث معظم قلب وری۔ واہ خوب ہے تیری چالریا	
۲۳۸	کر بے دل وں کس کے دلبر	13.	۲۱۵	18. فضل میٹے پیر دے قدماں توں صدقوں جھکا دلاری	
۲۳۹	دھاڑے کو دھاڑیں میں تا دھاڑیوں جاں لئی	14.	۲۱۷	19. میں پیر فضل ڈوں دیساں۔ میں پیریں پندہ کریساں	
۲۴۰	ڈس ملا میٹے یار جہیں کئی صورت ہی پگھلا تاں سی	15.	۲۱۸	20. ایوں کر پنجاب پنجاب دے پندہ ہرے	



منقبت شریف (۱)

ہاں میں گدا ایں در دا خواجہ فضل علیٰ دا،  
بندا غلام بردا خواجہ فضل علیٰ دا۔  
سوہٹی سخا دی چالی، بندہ نواز عالی،  
سائل نہ کوئی غالی، خواجہ فضل علیٰ دا۔  
ذیشان ذوالکرم ہے، خلق ایں تے بس ختم ہے،  
بھاگیں بھریا قدم ہے، خواجہ فضل علیٰ دا۔  
ملک بہن دمام یارو، در دے غلام یارو،  
ہے فیض عام یارو، خواجہ فضل علیٰ دا۔  
ڈکھڑے سٹانواں کیں کوں، گل پئی دی لاج تیکوں،  
تکیم ہے خاص میکوں، خواجہ فضل علیٰ دا۔  
تیں جیاں نہ کوئی نظر دا، خادم قدیم در دا،  
روز ازل دا بردا، خواجہ فضل علیٰ دا۔  
(حضرت) عبدالغفار بدتر، ہے نعت خوان سرور،  
سگ آستان دلبر، خواجہ فضل علیٰ دا۔

منقبت شریف (بصورت اشعار) (۲)

فضل نام تیڈا ہمیشاں فضل  
نظر کر فضل دی ہووے بے بدل  
رحم دی کرم دی مہر دی نگاہ  
توں جیویں ہمیشاں سخی ذوالعطا  
نہیں کہی تیڈے باجھ پیا آسرا  
میری لاج گل تیرے غوت الوری  
خداوند ڈتی تیکوں ہے سروری  
ڈیوے موج رحمت خطا ساڈے مال  
توں رحمت مجسم وڈا لاج پال  
قسم رب دی توں بن نہیں کوئی فخر  
ایہ پنڑاں پرائا پیا تیڈے در  
جو نوکر کوں سائیں ماٹ ہوندا ہے وڈا  
خصوصاً جیندا سیں ہووے بادشاہ  
سوالی نہ خالی ولانوں رسم  
نہیں ولین دا ہے ایہو کم  
گناہاں دے وچ ہاں میں توئے غریق  
میری دستگیری کرو یا شفیع  
توں آیوں دلیندے سدھاڑ دے کاٹ  
غریبیں کوں ہن تیڈے تیکے تراٹ  
بھلا ونجوں کیڈے تیڈا چھوڑ در  
جے ہی طرف ڈیکھوں تاں نظرے پدھر  
ایہ کتا کمینہ رہے لکودا  
رہے درد عصیاں کنوں شکودا  
ایہ لوسی لبوسی تے لندا شیر  
گناہیں دے زنجیر دے وچ اسیر  
ودھایا تیکوں خود خداوند پاک  
ہوون تیڈے دشمن ہمیشاں ہلاک



بد اندیش بد بین رہندے زہیر  
جو روزی دی تنگی تے قبر دا تیر  
ایں سگ عبد غفار دی التجا  
ہے مقصود مطلوب تیڈی رضا  
حق مطیع اللہ نور البصر  
حق رفیع اللہ والا وقر  
میڈا نفس اتارہ مکار ہے  
مد تیڈی ہر وقت درکار ہے  
بایں بینوائی بایں جرما  
بجز تیڈے در دے میں ونجاں کجا  
نہ نیکی نہ کوئی عمل خاص ہے  
محض سوہٹا سیاں تیڈی آس ہے  
توں درمیں دا درمان محبوب رب  
تیڈے اختیارات مخلوق سبہ  
توں خود خوب خوباں دا سردار ہئیں  
نکوئی پسند و نکوکار ہئیں  
سگ لنگ پیکان خوردہ خطا  
عمل ڈیکھ ساڈے نہ دل توں وسار  
خلق تھیوے حیران انعام تے  
شہا بیکماں دا توں کر پیرا پار  
گدا تیڈے در دا تھیوے کامراں  
تیڈے خاص ڈیون فضل عام تے  
غریبیں دا مانا توں جیویں سدا  
ایں ڈاڈھی مراسی دی دلوں دعا  
ہمیشاں ہووئی شالہ چوھی کمان  
نہ لکے تیکوں شالہ کئی کوسی وا  
ہمیشاں ہووئی شالہ چوھی کمان  
بلنیں ردھوونئی تے رب دی امان

ایہ ڈاڈھی آیا دور تول نام سن      تیڈے فیض دی عام دھوم دھام سن  
ایں ڈاڈھی کوں خیرات آجھیں ڈیوا      نہ ڈیکھے ولا دید ہے ڈوں ٹکا  
ہوونی قائم شالہ ایہ لنگر مدام      دعائیں فقیریں دیاں بہن صبح و شام

منقبت شریف (فارسی) (۳)

نامش نامی فضل علی از فیض جاں نازیدہ،  
فہم فہیم سلیم مسلم تابندہ فہمیدہ۔  
رشک قمر شد نور رخس خورشید نخل گردیدہ،  
در خوبی محبوبی ہم نادیدہ ہیچ شنیدہ۔  
ناک رہش عشاق بدل و جاں در چشمان کشیدہ،  
معتقداں ز حوادث کلی جملہ جہان رہیدہ۔  
زہے ہمایوں طالع آنکس دارد چنین عقیدہ،  
قلب مقفل گردد جاری چوں انگشت رسیدہ۔  
بادہ نوش حریفان نیخود شوند ز ہوش۔ رمیدہ،  
ہندی سندھی ہندوستانی دائم پشت خمیدہ۔  
باد فیوض فضل در قطعہ فضا زمیں ورزیدہ،  
(حضرت) عبدالغفار محل محفل ماندہ کبدہ کبیدہ۔



منقبت شریف (۴)

اساں روز ازل دے بردے      ہک پیر فضل دے در دے  
توں جاٹیں یار نہ جاٹیں      اساں روز الست وکائیں  
سٹ فخر وڈائیاں ماٹیں      پے در تے دھائیں کردے  
دل آیا ہتھ بے پرواہاں      دل دردوں کردی دھاہاں  
ہک ماریا ناز نگاہاں      پے ٹھہرے سائیں بھر دے  
سُن فضل پیا دلدارا      منہ پارا گل رخسارہ  
دل موہے ناز نگارہ      ہن وکھرے توں دلبر دے  
پے دھکڑے لگدے جاہی      نت سول نہ ڈیندے ساہی  
سٹ سوہٹا بی پرواہی      نت وہندے مھر ہجر دے

منقبت شریف (۵)

توں بٹ گداگر سدا ایں در تے      قسم خدا دی برأت پیسیں  
بے فیض میڈے پیر فضل سنیں دا      سٹا بے پایاں نہ خالی ویسیں  
محض مکا گھن توں قسم چوا گھن      توٹے مصحف تے ہتھ رکھا گھن  
طیب حاذق ہے کوئی دوا گھن      نہ چک توں چکے ہتھ ملیسیں

نہ ہا ایہو جیاں نہ ہے نہ ہوسی      نہ پچھ توں پنڈت تے نہ جوسی  
جے ہئی نیک ارادہ تا خبر پوسی      جے میں منصب تاں سچ اکھیں  
کلام شیریں جے لب بلاوے      ہے مہر تابان ملک بھلاوے  
ہے غارت جان جگ موساوے      امید ڈیکھن سیتی منیں  
کرشمہ ابرو حن موسایا      تے مارو دیداں قہر وسایا  
آشوب دل سوز خلق پایا      توں تھی دیوانہ قدم چمیں  
انانیت کوں توں چوچی لاچا      توں غیر دیاں غرضاں سبھ مٹا چا  
آئینہ دل دا کر صفا چا      جے پئی خبر ول ودا ڈسیں  
سمجھ توں بک ذات حق دی معبود      ما سوا اللہ لیں موجود  
کثرت اعداد کر توں نابود      رمز راول دی کل رکھیں  
ہے (حضرت) عبدالغفار قربان ساری      نہ مویں جیندیں ایہ در چھوڑیں

### منقبت شریف (۶)

طیب آئے ملک ساڈے وچ      جو دل مردہ جوا ڈیوے  
توئے مُلک ہوون مرزاں      تاں پل وچ کر شفا ڈیوے  
تیں نہیں سُنیا نام جے کڈا میں      ہے حضرت فضل علی سائیں



ہن اوندے فیض ہر جائیں      سکاں دل دیاں لما ڈیوے  
پساریندے نہ پچھ ہٹ توں      سبھ نسنے پرے سٹ توں  
نہ چالوکیں دے ہن ڈٹ توں      اتھیں آ ونج دوا ڈیوے  
توں آمیڈے پیر دی خدمت      توں من گھن ہن ایہا میڈی مت  
پچھے ارمان کھاسیں وت      جو ایہو جیہاں ول خدا ڈیوے  
نہ پھر توں ہسپتالاں وچ      نہ رہ کوڑے خیالاں وچ  
نہ چھس توں مکر جالاں وچ      بیماریاں سبھ ونجا ڈیوے  
ہوون مجروح جیکر بعضے      زخم الڑے ہوون تازے  
رکھے مرہم جو وچ لکھ      بس بکواری چھٹا ڈیوے  
پجاری لا دوا ہووے      یکن دا نہ آسرا ہووے  
قسم رب دی شفا ہووے      جیکر دلوں چا دعا ڈیوے  
نخن دے وچ اثر سوہٹا      تے رخ روشن قمر سوہٹا  
ولی صاحب قدر سوہٹا      مراداں سبھ پہچا ڈیوے  
جو ایں در دا مرید ہووے      تے نت شفقت مزید ہووے  
نظر رحمت جدید ہووے      توئے او پر خطا ہووے  
توئے وچ ملک پھر دا رہ      ولی اللہ ڈیکھیں سے سے

کجا ابجھاں نظر وچ آئے سکہ سونا بٹا ڈیوے  
(حضرت) عبدالغفار ایہ سرتوں فدا قدیں دے وچ کر توں  
نہ تھی توں دور میں در توں سبھے مونجھاں مٹا ڈیوے

منقبت شریف (۷)

یا غوث معظم قطب الوری واہ خوب ہے تیری چالریا  
دلدار دلارے دل کے موہن تم دل کے پیارے سانوریا  
تیرا نام ہے خواجہ فضل علی تیرے زیر قدم دنیا کے ولی  
ہے شاہا نا تیری دربار جلی تم وارث ملک کے والریا  
تصویر تیری کو مصور نے جس دھنگ سے کھینچا ہوں میں فدا  
ہے رشک بتانِ آذر کی تیری پیکر پاک زالریا  
تم قمر لقا محبوب خدا سارے جگ کو ناز سے موہ لیا  
تم سورج برج ولایت کے تیرے سر پہ ہے نور کی جھالریا  
تیرے زرگس نین مقوس ابرو پلکاں پیکان ہدف دلیں  
واہ شمس مُست کی جلوہ گری تیری چال ہے سبھ لچالریا  
ہے (حضرت) عبدالغفار تیری مدح میں نغمہ سرا بلبل کی طرح  
جیسے گل کے اوپر غلغل کی صدا ہے طوق گلو میرے چاکریا



منقبت شریف (۸)

فضل میڈے پیر دا ہمسر  
توٹے شمس و قمر تاباں  
ایہ جند تے جاں فدا ہووے  
قبر قدیں دی جا ہووے  
مٹھی بولی توں جند گھولی  
تھیم کھلی اتے بھولی  
بعثوہ غمزہ غارت جاں  
دو صدہا ہنچوں ماہ کنعاں  
کبک رفتار لٹ نیتا  
زخم سینے دے وچ سیتا  
جنناں دے بھاگ بھلڑے ہن  
او پے قدیں دے تلڑے ہن  
قریشی پیر توں واری  
فدا جندڑی کراں پیاری  
(حضرت) عبدالغفار در ماندا  
مداحیں تیڈیاں نت گاندا  
نظر آندا نہ کنی اج تیں  
نہ ایہ خوبی ڈکھائی اج تیں  
ایہ دم قدیں جدا ہووے  
سدا سک ہم سوائی اج تیں  
شکر رب دی تھیم گولی  
نہ سندی دل جدائی اج تیں  
برد از دل صبر امکاں  
کھرے دلوی لٹائی اج تیں  
نظر جادو اثر کیتا  
ریم سر وچ گٹائی اج تیں  
تے بخت ازلوں سولڑے ہن  
رہن ڈکھڑے سٹائی اج تیں  
تھیواں قربان لکھواری  
خدا دل دی پہچائی اج تیں  
ازل دے روز دا باندا  
عمر سک وچ نبھائی اج تیں

منقبت شریف (۹)

فضل دے فیض دا دریا	لہ طغیان توں صدقے
یلح ماہی منور توں	شہ خوبان توں صدقے
نم و نم زلف پچیدہ	در و دہائے گرویدہ
سخن صبحان سنجیدہ	مٹھے جانان توں صدقے
ایو شہر خلق وچ پئے	تے ونج زلزل فلک وچ پئے
ایو غوضہ ملک وچ پئے	مُوہن مستان توں صدقے
مہر دیاں نت لگائیں ہن	انوکھیاں نت ادائیں ہن
وڈیاں نت دل کوں چاہیں ہن	سچن دل جان توں صدقے
ایہ ہے محبوب حق تعالیٰ	سجھو چالا نبی والا
بیشک ایندا قدر اعلیٰ	کفِ قدامان توں صدقے
ایہ خواجہ نقشبندیہ	ایہ سلسلہ ارجمندیہ
ایہ ہے دل وچ پسندیہ	نظر فیضان توں صدقے
ہوون مردے جوا چھوڑے	ہوون پڈدے ترا چھوڑے
سجے مرضاں ونجا چھوڑے	دعا درمان توں صدقے
(حضرت) عبدالغفار بے کارہ	ہے جگ سارے توں آوارہ
ہے تکیہ تیڈا دلدارا	لطف ارزان توں صدقے



منقبت شریف (۱۰)

نہ چھوڑ فضل دا درڑی      میں در تے توں ونج مرڑی  
میں پیر فضل توں دلڑی      کر صدقے گھر زر درڑی  
تھی دھوڑ قریشی دے در دی      سٹ کوزا مان فخر رڑی  
پٹ ہونا ہستی ہووٹ      میں ہستی پایا شر رڑی  
میں دولت کوں لا چوچی      نہ نیسیں نال قبر رڑی  
دل ڈے چا پیر فضل کوں      پیا سٹ گھت خوف خطر رڑی  
نت پر م نگر دے پندھڑے      توں محکم پدھ کمر رڑی  
ایہو خاکی جیڑا خاکے      چوں ڈیہاں دی کفر رڑی  
رکھ (حضرت) عبدالغفار ارادٹ      ایہو کیتا پیر امر رڑی

منقبت شریف (۱۱)

کیا کراں توصیف تیری اے قریشی دلربا،  
خوب خوباں سیم تن گلبرگ محبوب خدا۔  
شوق تیڈے سینہ ساجن، کر ڈتا شوقوں کباب،  
بے قراری اشک باری گریہ زاری التجا۔  
نین زگس کچلے بھریاں، لٹ نیتا دل ہائے ہا،

روندی رُندی داہیں کردی در دی بردی آ رہا۔  
رخ منور نور بھریا ہے قمر بدر منیر،  
زلف زنجیر مسلسل گیوئے مشک سیاہ۔  
رنگ رنگیلا ناز پرور نازنیناں دا سنگار،  
شاہ شہاں دا دل کوں بھاندا دردمنیں دا دوا۔  
ہن ڈہنہ و ڈہنہ سول سُجڑے پانھں سراندی سوز ہن،  
دل نہ جنے جسم کنبے لئے فی لبے واہ واہ۔  
کوچھی کھلی در دی باندی پل نہ سندی ہاں جدائی،  
درد ٹالو دید بھالو چا سنبھالو سانورا۔  
سن نفاں عبدالغفار دی قبلہ دل پیر مغاں،  
شوق شعلے جگر کولے ڈے نہ رولے راہنا۔

منقبت شریف (۱۲)

پیر میڈے جیہاں پیر نہ کوئی نہ ہمسی نہ چایا  
سگن ولی جیندے ڈیکھن کیتے پچھڑے اساڈے آیا  
حضرت خواجہ فضل علی جنیں سارا نلک نوایا  
ہک ہک قدم توں سو سو واری ایہ سر گھول گھمایا  
گھٹی مدت توں شام سلوٹی، انگن آن سہایا



خوشیاں چولے انگ نہ ماون سگن دی پوں رنگ پایا  
سر سیندھاں چڑھ مانگھاں بولن بینر دھوم مچایا  
سرخی لاکر مسکن لبّاں پا کجھ ٹھمکایا  
ہار حمیلاں گانے گائٹیں سر سوبا رنگوایا  
بھاگ ساگ کوں ڈیکھ تے سولیں نہ کھرتے مکھلایا  
ناز نزاکت جو جو چھکدی ریں کرے ہمسایا  
کالے وال ول ول زلفاں پیچ خم و خم پایا  
بجر دا پیرا کٹ تھیائیں کالے روہ سدھایا  
سندھ چناب دی کندھی وٹھری مولا ماڑ وسایا  
یاد کرو دل نال میکوں ایہو خود اللہ فرمایا  
ستری دل کوں جانب جانی انگل مار جگایا  
صورت سوہٹی سانولڑے دی سورج وی شرمایا  
بادو بھریاں دیداں دلبر دید شہید کرایا  
خلق عظیم عمیم دے وچ چا سارا ملک مسایا  
کرن شکار دلیں دے دیداں وچ کھلے پھڑکایا  
(حضرت) عبدالغفار میح بن سوہنے مردہ قلب جوایا  
نظر توجہ دلبر دی چا پتھر کوں موم بٹایا

منقبت شریف (۱۳)

توئے رہوں سندھ دے وچ بہوں، اساں پیر ڈوں دیداں لائی رہوں  
ایں عشق قریشی کامل دیاں اساں ڈوریاں گل وچ پائی رہوں  
پیر پنل ڈو پندھڑے کر کر پینڈے پیر سچائی رہوں  
پیر فضل دے بردے در دے نوکر نت سڈوائی رہوں  
ایں مٹھڑے جانب جانی توں ایہ جند تے جان جلائی رہوں  
چا مان بھریے دے مٹے نت قدم اگواں چائی رہوں  
جو دم جیوں تنوں پئے ایوں سیک وچ ساہ گٹوائی رہوں  
توئے کچ شہر دے در در پنوں تاں وی ہکا رمز رلائی رہوں  
پیر فضل دی زلف کنڈل دی گل وچ پیچ اڑائی رہوں  
ہک پیر فضل دی ناز نگاہ توں سبھ گھر بار بھلائی رہوں  
جو فیض فضل دا محل مخالف شوکں گوہ شکوائی رہوں  
اوندی کٹ کٹ کن کن مین مین توں نہ ڈرسوں ڈھوئی دکھائی رہوں  
توئے سخت چڑاون چگھڑاون اساں ہر دم پیر دھرائی رہوں  
ایہو سر تھیوے توئے سو ٹکڑے ایں راہ وچ راند رسائی رہوں  
ایہ کر صدقہ سر سو واری ایوں سو سو پھیرا پائی رہوں



ایویں رکھ سک صورت سانولڑے دی دل تے نقش پکائی رہسوں  
ایویں سٹ چڑاٹ چکاٹ چودھاروں ایں ملوائے چڑرائی رہسوں  
ایں گیلہ لکر دے ٹپکے کوں سٹ لا لا کے پٹوائی رہسوں  
اساں قلب دے وچ کر پیر کوں حاضر ذکر دی جوت جگائی رہسوں  
ایں پیر دے پیر مبارک دی نت سرمہ خاک بٹائی رہسوں  
ایں مٹھڑے ماہ مسکین پوری توں لکھ جندڑی لٹوائی رہسوں  
اوندی بات نبات توں گھن کر پچساں دل ایہ ہتھ وچ چائی رہسوں  
اوں حن مآب جناب دے وچ تھی با آداب الائ رہسوں  
ہن دفتر دور دراز ڈکھیں دے دلبر کوں سٹوائی رہسوں  
محبوب خدا مرغوب موہن متوالے نال نبھائی رہسوں  
ایہ جند دلبر تے کر صدقہ اساں در تے دیرے لائی رہسوں

منقبت شریف (۱۴)

سانول بند دلیں دا سانول بند دلیں دا  
پیر میڈے جیہاں سوہٹا نہ ہوسی پیر کہیں دا  
لگڑا نینہ پنل ہی جیندا نام حضرت فضل ہی

ساڈا حاضر گل ہی دل دا دوست چہیندا  
میڈا پیر قریشی سختیاں سب ٹلیسی  
دل دی آس پچھسی سوہٹا دل موبیندا  
سوہٹے نین نرالے کچلے بدلے کالے  
دل دے موہن والے ہر دم ہووم جیندا  
قریشی کامل پیرے اللہ سائیں دا وزیرے  
یشک پاک ضمیرے ساڈا نور اکھیندا  
پیر فضل من موہٹا سارے جگ توں سوہٹا  
کل مرضیں دا ٹوٹا مونس ہر مسکین دا  
جو ہن سوہٹے سارے ایندے پانی ہارے  
دل دے دوست پیارے جیوے ماٹ موبیندا  
پیر مطیع اللہ توں خواجہ رفیع اللہ توں  
سائیں عتیق اللہ توں سارا جگ گھلیندا  
پیر فضل دے جانی کیتی دل دیوانی  
سارے جگ وچ ثانی نظرے نہ کوئی میں دا  
سوالی تھی کر آتیاں دُٹھی در تے پائیاں



در آیاں کوں سائیاں غالی نہیں ولیندا  
نت عبدالغفار پکارے سوہٹا سائیں بکوارے  
تیڈے نال پیارے دل توں نہیں وسریندا

منقبت شریف (۱۵)

ویساں دیں میں پیر فضل دے قد میں سیں نویساں رڑی  
چم کر خاک میں پاک پیریں دی اکھیاں سرمہ پیساں رڑی  
پیریں پیارے ہنگن سارے برہوں ستاوے ما پو مارے  
پاتم گل وچ پیت پیارے چم سر اکھیاں پیساں رڑی  
دل نہیں سندی سکھ نہیں لندی ڈٹھٹیں باجھوں دل نہیں رہندی  
سک دے سانگے پئی تڑپھاندی پیر پنل ڈوں ویساں رڑی  
تانگھاں پیر فضل دیاں سانگاں کجڑے وال تے اُجریاں مانگھاں  
لکھ لکھ تھکدی ہجر دیاں کانگاں سک دے وچ سر ڈیساں رڑی  
مور چنگھاڑن کرن پکاراں کوئل دردوں کرے ککاراں  
دلڑی آلاساں کرے آلاساں گل پئی لاج پلیساں رڑی  
سرگئی سون سگون دی مہندی خلقت ول ول مہٹے ڈیندی

پر سبک اصلوں رہن نہ ڈیندی کیندے سانگ جلیساں رُی  
کُلھی ویساں مارو تھل وچ ڈونگر ڈونگے روہ جبل وچ  
روندی رُدی پیچ پُتل وچ دل دے درد کوکیساں رُی  
پنل آ ہن موڑ مہاراں رو رو وگھڑیاں کجل دیاں دھاراں  
توں بن اُجری کانگ اڈاراں رُٹھرا ڈھول منیساں رُی  
(حضرت) عبدغفار اُسک سکھ نیتا تاوے تن من پر م پلِیتا  
سوز بھن دا سینے سیتا داغ قبر وچ نیساں رُی

منقبت شریف (۱۶)

سُن عرضی فضلن سانیاں اڈ پلرو در تے آنیاں  
تن کھادا درد اندیشے تھئے ہجر ہنڈھانوٹ پیشے  
تیڈی تانگھ کیتے دل ریشے ہن جان بلب آ تھنیاں  
ڈسے سرُخی زہر دی گولی بٹھ چندن ہار نہ بولی  
س مارم سو سو بولی مل ہاسے کردیاں سنیاں  
سب وسریا آتہن اُورا تھنیاں رو رو تار طنبور  
ایہو درد نہ تھیوے پورا تھیا چولا بوچھن دھنیاں



دُکھ سانگے پیدا تھی ہم سے جمدی نہ مرگئی ہم  
ما گھڑی جھول پلائی ہم ودی زلدی بوٹے لَنیاں  
ول پھیرا یار نہ پایو ڈیکھاں ریت ایہ کہیں سکھلايو  
چاپے دل ونج پئی جا لایو اتھ میں پکریندی رہنیاں  
اساں تھی غلام اگھاٹی تیڈے ناں توں مفت وکاٹی  
توں چاٹیں یار نہ چاٹیں گیاں بھل ہن سیدھ سلیاں  
میں سک دے وچ سر ڈیساں ایہو داغ قبر وچ نیساں  
ول دیرے مول نہ ویساں تیڈے قد میں دے وچ پننیاں  
نِت (حضرت) عبدالغفار پکارے ہن کرم کرو ہک وارے  
آ دُکھیں کیتا نک تارے ہن او خوشیاں کن بگنیاں

کرامت حضرت غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یا غوثِ معظم قطبِ وری

واہ خوب ہے تیری چالریا

پیر سیر کرنے کو دریا پر گیا ایک بوڑھی بیٹی کرتی آہ و بکا  
پوچھا پیر نے مائی اب تورو نہ ذرا مجھے حال اپنا بتاویا

میں تو بیٹا بٹھا کر پار لے آئی  
باراں برس گزر گئے میں روتی رہی  
وہاں پیر نے سجدہ میں دیا سر جھکا  
فی الحال مجھے چشموں سے دکھا  
جب حضرت عرض گزار ہوا  
بیڑا ججج کا وہ اظہار ہوا  
اس وقت ندا آئی فوق سما  
تیرے نعرے سے ہو گیا حشر پیا  
تیرا عرض محض منظور سخن  
میرا لطف ہے تجھ پر وفور سخن  
سبھ مچھلی کے پیٹ سے پیدا ہوئے  
بے فرصت آنکے شیدا ہوئے  
اب سر کوں جھکا کر دیکھو سہی  
تھوڑے پلک نوا کر دیکھو سہی  
باراں برس کے ڈوبے عیاں ہوئے  
شہ کے قدموں سبھ غلطاں ہوئے  
کشتی ججج کی بحر میں ڈوب گئی  
دریا کے کنارے بانوریا  
کیا عرض اے مالک روز جزا  
اس ندیا سے نکلے ساگریا  
تب ظاہر سب اسرار ہوا  
ایک نعرے سے عرض ہلاوریا  
محبوب میرے کیوں نعرہ کیا  
اور فرش زمیں تھر تھاوریا  
کرو قبراں دے مردے نشور سخن  
تیری سبھ سے ہے چال نرالیا  
ہر اک انسان علیحدہ ہوئے  
تیرے سر پہ نور کی چھالریا  
میرا حمد ادا کر دیکھو سہی  
محبوب ہمارے سانوریا  
سبھ پیدا پیر و جواں ہوئے  
سبھ پیر تیرے میں چاکریا



اتنا امیجی نہ زو کُرا مائی      کیتا رحم ہے تجھ پر خدا مائی  
گھر جا کر نیاز پکا مائی      تیری رب نے آس پجاوریا  
تم آل نبی اولاد علیؑ      تیرے تابع ہووے ہر ایک ولی  
اے شاہ مکرم ذیشان جلی      دکھیاروں کے ہو تم والیا  
ہوں واصف صبح و شام تیرا      مجھے کوثر کا بھر دو ساغریا  
ہے (حضرت) عبدالغفار غلام تیرا      شیریں شکر ہے نام تیرا

منقبت (۱۸)

فضل میڈے پیر دے قدام تو سر صدقوں جھکا دلڑی  
فضل راضی نبی راضی تے راضی خود خدا دلڑی  
اے رب دے فیض دا در ہے، اے محبوب پیغمبر ہے  
ولیاں کل دا افر ہے، اے ختم الاولیاء دلڑی  
اے پہنچا حال دل بنڑا صوبہ سومرا کھنڈڑا  
لبک رفتار ڈھل کندڑا، گیا دل وچ سما دلڑی  
چسیلا چن دے منہ والا، رنگیلا رنگ گل والا  
صنوبر قد مت والا، اکھیں زرگس نما دلڑی

توں لٹ گھن فیضِ اج وقت ہی، عجب صفت عجب نخت ہے  
ایسا شاہی ایسا تخت ہے، تو چڑھ سبجاں سوہا دلڑی  
کوساں گے سانگ ڈو تن تن، گیو دج وج اتے بن تمھن  
گدھونی سول سے من من، پیا کیتو خطا دلڑی  
اجی عمراں نبھو سے پیئی ونجیوں سے پئے گلیو سے پئے  
وطن دی وانجھو سے پئے، ڈٹھو نا کند والا دلڑی  
ایں سرڈیوں توں ناچک توں، پرے چھپ چھپ کے نال لک توں  
تھی بر دی نہ رک توں، ایویں مفتی وکا دلڑی  
جیو جنھیں ناز کرن ٹھانڈن، مٹھل منٹھار من بھانڈن  
نا چولے تن بدن ماندن، تو خوشیاں خوش نبھا دلڑی  
اسا ڈے من چلن تھی گئے، امن جو بھن چمن تھی گئے  
سنہر گلشن صحن تھی گئے، قدم ٹھم ٹھم اٹھا دلڑی  
پئے لب مسکے تے اکھ پھر کے، خوشی توں لوں پئی مر کے  
پئی دل سر کے تے پاہاں لٹکے، مٹھا گل نال لا دلڑی  
سائیں عبدالغفار معیوب، ابے محبوب ہے اے مرغوب  
سبھو ایندی صفت خوب، سہٹا بے بہا دلڑی



منقبت شریف (۱۹)

میں پیر فضل ڈوں ویساں	میں پیریں پندھ کریاں
تھے ڈکھڑے سول سمولے	آلے چانوں لا دے رولے
سر صدقے ایہ جند گھولے	اتھ کیندے سانگ جلیاں
ہن رہن نہ ڈیندیاں سکاں	اتھ کیندے سانگے رگاں
نت درداں دے دفتر لکھاں	ہن موت دا ملک مٹیاں
سب سندھ پنجاب مسائیں	ایویں سارا ملک پھسائیں
ڈکھ جیڑا جادو لایں	میں مٹھڑی کیڈے ویساں
تھے بکھرے رنگ کھائے	پے ساڈن سیجھ سرائے
بٹھ سو بے سہاگی گئے	ہن چوڑا آگ سڑیاں
ہک جیڈیاں سینگیاں سنیاں	میکوں مل سمجھاوڻ آتیاں
میں درمیں کارڻ چاتیاں	ایہو داغ قبر وچ نیساں
ہن جادو نین نرالے	ہن گوڑھے کجلے کالے
واہ سانول ماہ متوالے	متھے سانوڻ سبزیاں چیاں
توں سارے ملک دا راجہ	توں ندی چناب دا خواجہ

تیڑے فیض دا ہر جا واجہ میں لکھ احسان منیاں  
تیڑے قدیں نومن بھاگے تیڑے آنوں وچ سہاگے  
ہُن بخت اساڈا جاگے ہُن اکھیاں فرش وچھیاں  
ہے (حضرت) عبدالغفار مداحی تیڈا رخ روشن زبانی  
سارے عالم وچ روشنائی دم جیندیں تیں پکریاں

منقبت شریف (۲۰)

ایویں کر پنجاب پنجاب دے پندھڑے پیر ڈو دیداں لائی رہسوں  
نت عشق قریشی پیر کامل دیاں گل وچ ڈوریاں پائی رہسوں  
ایں مٹھڑے دی تاثیر مٹھی اسان اصلوں پی کہیں جانہ ڈٹھی  
دل دردوں درد آزار بھٹی نت نویں زخم اڑائی رہسوں  
ایں حُن قریشی دیاں دھماں ونج پیر دی میں چوکھٹ چاں  
پہی خلقت در تے تھئی جھماں اسان نوکر نت سڈوائی رہسوں  
کل پیریں توں ایہ اعلیٰ ہئی محبوب دا شان نرالا ہئی  
ایہو قدر ڈتا حق تعالیٰ ہئی نت سک وچ سک جکڑائی رہسوں  
ڈے توجہ قلب ہلا ڈیوے موتی دل کوں جلد جوا ڈیوے



تے دین کوں جلد جگا ڈیوے      کر ذکر ایہ قلب جگائی رہوں  
ایندے شان دی کیا کوئی ریس کرے      سمجھ نال مقابل تھے نہ ذرے  
ایہ بحر محیط پے بہن قطرے      ایہو دل تے سبق پکائی رہوں  
ایندا دلیں لٹن دا چالا ہئی      ایہو موہن مہ متوالا ہئی  
خود یوسف مصری گلاھا ہئی      ایویں دل وچ پیچ اڑائی رہوں  
نت (حضرت) عبدغفار سوالی ہے      ایندی سخیاں والی چالی ہے  
آیا سائل نہ کوئی خالی ہے      اساں در تے پلڑو وچھائی رہوں

منقبت شریف (۲۱)

پیر فضل دلدار یار      روندے نین رہا ونج  
چاپے ڈتوئی وسار یار      سوہٹا مونہہ ڈکھلا ونج  
کندھ والیو تھی اٹھ سونہاں      ہلدیاں باہیں دکھدا ڈھونہاں  
ہر دل دا غمخوار یار      ہک پھیرا اتھ پا ونج  
کیوں چا کیتوئی ملن مانگے      ملن دے سارے تروڑیونی سانگے  
ایویں نہ بہن اقرار یار      کیتے قول پہچا ونج  
توں بن سوہٹا دھند اندھاراں      موڑ کڈاہیں وطن مہاراں

اُبھریے سُول ہزار یار      بُجھڑے صحن سوہا وِنج  
ول نہ آوِ گھٹی ند لایو      دلبر جانی کیوں دل چایو  
ہجر گیا ہن مار یار      رلیں کوں راہ لا وِنج  
جلدی ول ہن دل نہیں سندی      سوز ستاون درد سیراندی  
گھتیو نک دی مہار یار      دل دے زخم چھٹا وِنج  
فضلیٰ کوں مول نہ وسرن جاپیں      مٹھڑیاں گالھیں ناز نگاپیں  
آئے ہن سر بار یار      سکاں دل دیاں لہا وِنج

منقبت شریف (۲۲)

ہادی پیر مغاں حضرت فضل غوث زمن  
سرو قد خورشید غد عالی خرد سیمتن  
قرۃ العینین مطیع اللہ رفیع اللہ ڈونہیں  
گوہر بحر کرم سوہنے صنم در عدن  
ہوونی نو لکھ ودھائیاں نت مبارک بادیاں  
جوانی ماٹن جگ سمان دل کوں بھانن دل موہن



کام گار و نامدار و نینت و زیب زماں  
نازنین دہن حسین و یاسمین و گلبدن  
زاغت الابصار حاسد تھے نگونسار و ذلیل  
ساڈے سانگے ساڈے بھانگے اے دلا نگھے نت جن  
نوح دی عمر ہندھانوں بختور نیک ارجمند  
ہوون قائم ہوون دائم نت ہوون عیش و امن  
عندلیپیں دی دعا گل گل اوتے رب علا  
یاد رکھ دل شاد رکھ آباد رکھ ہر دم چمن  
رب ڈتونی ڈات ڈے خیرات توں لچال ذات  
سوہٹا سنیاں پنن آئیاں در تے پیاں سٹ وطن  
التجاء (حضرت) عبدالغفار میڈی ایما صبح و شام  
کر نظر مہر والا وقر ایہو عرض من

منقبت شریف (۲۳)

پیر میڈے دی ہے طرز جدید جو قلب مقفل کوں لاوے کلید

نگ دل مانند موم پگھارے جنبش جذبے حق حق نعرے

جوش خروش بکا وچ سارے نظر توجہ کردی شہید

دوران دنیا وچ ہے وحید

جان پیاری تے طور نیاری پیارے محمد مدنی دی ساری

بیشک نائب رسول کباری جملہ خصال ہن نجمۂ حمید

ز مخلوق عالم نقش بگریہ

میچ بٹ کے مردہ دل جواوے ذکر اندر وچ شور مچاوے

کھول لطائف تے انجن چلاوے بخت بلندیں کیتی تائید

ہر ہر یوم ہے یوم العید

عزب البیاء تے رطب اللسانے ملک مروت دا کامرانے

حاتم وی ڈیکھ سخی حیرانے ہے خندہ جہیں مبارک سعید

ہے خلقت ایندے در دی بے زر خرید



”فَاتَّبِعُونِي“ پڑھانوں آیا یحبیبکم اللہ“ ڈسانوں آیا

جے سچ پوچھو کلمہ پڑھانوں آیا چنین ذوالکرم در جہاں کس ندید

خدا می دہد فضل خود من یرید

نِت اذْکُرُو اللہ دا درس پڑھاوے کر تفلحوں دی تشریح سٹاوے

رات ڈینہاں بیٹھا فیض ونداوے مست تھی اکھن ھل من مزید

بنیا مریا موافق مفید

تھیواں میں فیض ونداؤں توں صدقے نازک چالی موسانوں توں صدقے

رات ڈینہ لنگر چلانوں توں صدقے ہے ابر کرامت مکرم رشید

ز شوقِ تمامی خلّاق مرید

عبدالغفار میں در کون نہ چھوڑے شالہ خدا سگ ایں در دا جوڑے

غیر دیاں غرضال تیں سانگے چا ترورے منگیں دعا تھی ندت مدید

جو دل وچ شوق ہے ہر دم شدید

منقبت شریف (۲۴)

در فیض حضرت دے جا کر تو دیکھو،  
ذرا چشم دل کو صفا کر تو دیکھو۔  
جے چاہو صفائی اندر کی اے بھائی،  
فضل شاہ کی انگلی لگا کر تو دیکھو۔  
یہ قیوم زماں ہے قطب جہاں کا،  
ذرا دل سے پردہ اٹھا کر تو دیکھو۔  
جے چاہو محبت خدا کی تو بھائی،  
فضل سائیں کی صحبت نبھا کر تو دیکھو۔  
دے شوق دل کو فضل سائیں کی تقریر،  
یہ تقریر شیریں سنا کر تو دیکھو۔  
خدا کی قسم ہے دربار عالی،  
چراغ محبت جلا کر تو دیکھو۔  
ہے فیض فضل کا الہی فضل کا،  
بزم میں انہیں کے تم آ کر تو دیکھو۔  
یہ عبدالغفار بیچارہ فضل شاہ کا خادم،  
بزرگوں کی خدمت میں آ کر تو دیکھو۔



کافی (۱)

رہی سرت نہ تَن توفیق بدن  
نت شوق بچن دا طوق گلو  
اول بیزر مفت خرید کیتس  
ول نال ہک دید شید کیتس  
ہن باغ خوشی دے ویران سبھ  
میڈے مارن کیتے رانی خان سبھ  
سب عشرت عیش حرام تھیم  
جیندے کارن جگ بدنام تھیم  
نت چاہ تے سک دیدار دی ہے  
ہک غرض موہن ننٹھار دی ہے  
اللہ مونجھ میڈی کوں لمانویں ہا  
ہکوار دیدار کرانویں ہا  
کیتا سولیں دریں ندھاڻ میکوں  
ڈتا امری چمیں ڈاڻ میکوں  
آتے ہجر کیتم لاچار میاں  
ہن ہاجھ شمار آزار میاں  
پچھے زلف دی قید شدید کیتس  
ڈسو کون کرے نروار میاں  
غم سوز ستم ہجران سبھ  
پیا مونجھ دی نت پدھ مار میاں  
اتے تلخ تمام آرام تھیم  
پیٹھے قول اقرار وسار میاں  
مٹھے پولن خوش گفتار دی ہے  
ہے نال سولاں دے وپار میاں  
میکیوں جیندیں بچن ملاویں ہا  
نت رونوڻ نال وپار میاں  
ڈتا امری چمیں ڈاڻ میکوں

آئی ویدھ غماں دی کھان میکوں      نت سوز ستم دی ملار میاں  
سینگے سنگتی لوک ستاوے میکوں      محرق نار بھر دی جلاوے میکوں  
نت سوز الم ستاوے میکوں      کیتم یار بھن بے وقار میاں  
سنت روز ازل دی ماری ہم      چانوٹ لادی مونجھ مونجھاری ہم  
دلڑی بیوس نت آزاری ہم      نت لاغر تے لاچار میاں  
دل نت مشتاق ہلاک رہی      شب روزاں سوز دی دھاک رہی  
سینہ پاک تے دل غمناک رہی      رونواں دلڑی کڈھے پکار میاں  
ڈکھ سول بٹا جاگیر بیٹھے      غم درد تھی ول دلگیر بیٹھے  
میٹھے مارٹ دی کر تدبیر بیٹھے      رہندا رات ڈیناں تکرار میاں  
دل (حضرت) عبدالغفار نہ رہندی ہے      سیک سانگ فراق نہ چندی ہے  
ہن وقت بھر نہ سندی ہے      ہک محرم ہاں دیدار میاں

### کافی (۲)

عمر اجائی نہ اجاڑ مرونج یار امرٹ کنوں پہلے  
مار انا الحق منصور دا نعرہ      سٹ گھت ہستی دا سارا کھپارا  
سٹ ہستی پاڑ پہاڑ



سرد وانگے سر کچوا چا جگ وچ اپنا نام ودھا چا  
پردہ دوئی دا پھاڑ  
کوڑی صحبت کوڑی سنگت کوڑے نخرے کوڑی رنگت  
ہلدی بھاوچ ساڑ  
فضلیٰ فیض فضل دا لٹ توں بن فرہاد جبل کوں پٹ توں  
پٹ ہستی پاڑ پھاڑ

کافی (۳)

ولا نہ دلبر توں مار بس بس جگا نہ دل دے ازار بس بس  
سفر دے صدمے بحر وی رولیو تے نیچ بیاباں برّ وی رولیو  
دیوانہ کر در بدر وی رولیو ولا نہ ڈے اے غار بس بس  
اجی دی کیتو الار ماراں پوون وچاراں کراں کوکاراں  
جو سول ہزاراں تے بے شماراں ڈٹھوسے تیڈے پیار بس بس  
ہے جی عذاباں تیں آ خراباں ہے اضطرابی وی بے حسابی  
رہے بیتابی تے دل بیابی کیتو نی ڈاڈھا خوار بس بس  
اول ڈتو نی دلاسه دل کوں رولیو نی کر کر پیاسہ دل کوں

نہ پوئے کئی کسر ماسہ دل کوں گھتوئی نک دی مہار بس بس  
تے جوڑ جگ تے زلایو در در روائو دھامیں تے آہیں کر کر  
جیندی نہ ہوندی ونجاں میں مرمر ونجایو سارا قرار بس بس  
جو وعدہ کر تے وسار ڈتو پیار کر جوڑ مار ڈتو  
وسا ظلم دا اندھار ڈتو تے دل بناسی بے قرار بس بس  
ہے (حضرت) عبدالغفار دی دل ادا سی بہوں پیاسی رہے ہر اسی  
نہ چاڑھ سولیں تے یار پھاسی ڈتوئی دل توں وسار بس بس

#### کافی (۴)

ڈے یار دے راہ وچ سر توں  
سر ڈیوٹ توں نہ پھر توں  
ہے سودہ دست بدستی بٹھ ہونوٹ تے ایسا ہستی  
ڈے ہستی کوں وچ مستی ایہو گھیر سولا گھر توں  
سر ڈیوٹ توں اصلو نہ چک توں پے توئے تیر لگن نہ لک توں  
کر جان قربان نہ رک توں رکھ دھرتا ایسا دھر توں  
رکھ بوٹے دا دھرتا رکھ پاڑ پیٹھن دا کرتا



ایہو پیت پردا پرتا ونج آپکوں آپ وسر توں  
خود فانی تھیون بقا ہے وچ موت دے اصول لقا ہے  
ایہو قرب تھیون دا راہ ہے ہدھ محکم کمر سنہر توں  
ونج مرڻ کنوں اگے مر توں من آکھیا ایہو ایویں کر توں  
کر ٹکڑے پرزے سر توں وچ آتش عشق پگھر توں  
کر (حضرت) عبدالغفار ہمیشہ سنبھالا جو وڈا سڈاوے اوند اہل پیا  
ایہیں وڈے ہووڻ کم گالیا نال نفس دے نال وڈر توں

کافی (۵)

من گھن توں دلری رب دی رضا دوکھے ناحق ایویں ہوندن  
اصولن نہ توں آئیں شک ایہو پک ہجراں دے دھک ایویں ہوندن  
سوہٹی لہر وچ لڑھدی رہی ہوئل کیتے سنی کڑھدی رہی  
ہک تل توں چکی تے ٹھردی رہی عشق دے دھک ایویں ہوندن  
گیڑ ہجر گل گٹ رہن عاشق چوڑ چپٹ رہن  
سے سے اندر وچ پھٹ رہن مارو نہ ہک ایویں ہوندن  
قیں کرنگ سکیندا ریہا رانجمن بین وچیندا ریہا

رنگ پورا توں دل دکھیندا ریہا      طعنے خلق ایویں ہوندن  
جیں تن عشق دا دھوں دُکھے      رگ رگ تے لوں لوں دُکھے  
درمیں دا قصہ نہ مول نلکے      سُدے گئے تھک ایویں ہوندن  
سوہٹی نت بیدار رہے      عاشق دی نت فریاد رہے  
ناشاد نہ کہیں وت شاد رہے      اوکھے سبق ایویں ہوندن  
(حضرت) عبدالغفار تھامی عمر      پیر فضل دا نہ چھوڑ در  
بے شک بے قدر تیدا تھیںی قدر      طالب حق ایویں ہوندن

کافی (۶)

اُٹھی مدہوش دیوانہ      سچن دا در یلجے جُل  
وٹا کر ویں جگیا نہ      گداگر بٹ پینچے جُل  
سدا جلیجی ہنچوں ملل      روواں پلپل اکھیں ملل  
نہیں ایں درد دا درمل      رہائی ہن منگجے جُل  
نہ ظاہر مونہہ دُکھلاوے      نہ شب کوں خواب وچ آوے  
عقل تے ہوش بھل جاوے      اوکوں سچ کوڑ ایجھے جُل  
ملن نت مونجھ دیاں ماراں      آون سے سول کر واراں



نہ کوئی محرم جو غم گاراں تے قدیں وچ ڈیہجے چل  
فقط دیدار دا سائل صنم دلدار دا سائل  
مٹھل منہار دا سائل تے ونج در تے بیہجے چل  
بیراگن بٹ تے بت گالیم مصر تے روم پرتالیم  
اجائی دا مفت جی جالیم کئی کاری کرےجے چل  
قسم رب دی، نہ گھر دی ہے نہ کئی وت لوڑہ زر دی ہے  
محض سک میں امر دی ہے جو ہکاری ڈیکھے چل  
آون ڈکھ سول من من دے تے گل لگ روواں وٹ وٹ دے  
ونجن سے سے بٹا بٹدے خبر ایہا سُنجے چل  
ڈیناں راتیں ایہ جی جدا نہ سکھ بلدا نہ ڈکھ ٹلدا  
اندر گکدا تے بت ہلدا عمر رل تے نیہجے چل  
نہ کر پھیرا کیتس کیرھا سربیا جیرا جگر بیرا  
کیتس میں تے ظلم جیرھا ایہا باعث پیچھے چل  
من دے نہیں ہٹن دے نہیں ایہ غم اصول و نجن دے نہیں  
تے منت کون من دے نہیں ایہو جھگڑا میچھے چل  
جگر غم دے سنگولے ہن ڈیناں راتیں دے رولے ہن

جیوں دے ڈینہ تھولے ہن اُتھائیں ونج مریجے جل  
مکا (حضرت) عبدالغفاراً ہن ریا اصولن نہ چارا ہن  
توں سٹ سارا کھپارا ہن پلو گل پا نیجے جل

کافی (۷)

رُٹھے ڈھولے منانوں دا اجن ہک پاں باقی ہے  
جہن دے گل دے لانون دا اجن ہک پاں باقی ہے  
دھکے دھوڑے نہ تھئے تھوڑے ڈینو ڈینہ درد تھئے ڈوڑے  
روندی دل دے رہانوں دا اجن ہک پاں باقی ہے  
ڈکھیں سولیں توں پاں ہٹ گئے بجر دے تازے دھک چھٹ گئے  
بجر توں ہتھ پھرانوں دا اجن ہک پاں باقی ہے  
کرن بل سینگیاں ہاسے شالا کمیں دی نہ دل پھاسے  
صنم کوں ڈکھ سٹانوں دا اجن ہک پاں باقی ہے  
فضل محبوب متوالے کیتے گلے عقل والے  
میں دل دی سک لمانوں دا اجن ہک پاں باقی ہے  
اول ایہو نینہ سل جاتا ونج اوکھی جاتے دل لاتا



تے گل وچ پلڑو پانوٹ دا      اچن ہک ہاٹن باقی ہے  
لکھاں دفتر نہیں کھڈے      نہ مرہم توں زخم چھڈے  
زخم اُلے چھٹانوٹ دا      اچن ہک ہاٹن باقی ہے  
(حضرت) عبدالغفار دل لائی      مصیبت ویڑھ کر آئی  
وفا دے آزانوٹ دا      اچن ہک ہاٹن باقی ہے

کافی (۸)

آ مل سوہٹا سانورا پئی کلہڑی کرلانوٹاں  
جادو کیتو جانیاں جی بُت نال ہنڈانوٹاں  
سے سے سول سیاہے دھوڑے درد اندیشے  
ویری ویر وساریم ما پیو کول نہ بھانوٹاں  
سکھڑے آسے پاسرے آئے ہجر ہنڈیڑے  
مٹھیاں ناز نگاہ دی صدقے صدقے جانوٹاں  
تھل وچ کلہڑی کوکدی ڈسے ڈہر ڈراکے  
دردوں تہڑے بھوکے سُن سُن تے تڑپھانوٹاں  
پیر فضل دے پیارے پھاتھے دام دلاسرے

ملک و سایا مارو بے زر مفت وکانواں  
(حضرت) عبدغفار نہ ہک میں سہنس ہزاراں پھاتڑے  
تھیاں در دی گولڑی بھانواں مول نہ بھانواں

کافی (۹)

آ بل مٹھڑا محرم دلڑی کردی داناں  
تھل وچ ماراں دھروکریاں بھج بھج مومنہ بھر ڈھاہاں  
بیوس دلڑی باندڑی نہ کر ملن مہانگڑے  
پیتاں پال پیارڑا بھالو بھال کڈاہاں  
زلیاں روہ جبل وچ پیریں پئے گئے چھاڑے  
لایو لا ڈکھلایو برہوں بگھایاں بھابھاں  
پیر فضل دے نینہ وچ جیرا جکھ جکھ جالڑے  
صورت مول نہ وسرے ماریا ناز نگاہاں  
تھیاں خال سیاہ دی باندی مفت وکانڈی  
گل لانون دے سانگڑے ول ول تھکن پانہاں  
(حضرت) عبدغفار ہمیش دے آئے درد ہنڈانوں  
کہیں کوں مول نہ بھانڈا طعنے تیرے ساہاں



کافی (۱۰)

آہل سوہٹا سورا میں ول موڑ مہاراں  
راول ڈے نہ رولے رو رو عرض گذاراں  
روہ کنڈیالے کالے زلдіاں مار اڈاکڑیاں  
ترس پوونی وے پُھلا بھج بھج ہکلاں ماراں  
جیں ڈینہ لانی پیت ہم وِسرے سہگ سہلگڑے  
لاوے بیچ سنگولے لڑھ گئے نیر ہزاراں  
بُتھڑے ویس برلگڑے اُجڑیاں سیندھاں مانگھڑیاں  
تھے بکھڑے رنگ زوپڑے دگھریاں کجل دیاں دھاراں  
پیر فضل دے سانگڑے دے دلڑیاں دیوانیاں  
دل جدائی نہ سندرھی کُٹھیاں باجھ کٹاراں  
(حضرت) عبدغفار فراق دے لکھ لکھ کاغذ موکلے  
جیں بن پل نہ جالڑے کیوں یار وِساراں

کافی فراق مرشد (۱۱)

اج لہ گئے دلدار دلیں دے  
جو کچھ سر گئے پوریاں کر گئے  
بیوس تے کر ظلم قہر گئے  
تیر چلا گئے زور آزما گئے  
رت روا گئے قہر وسا گئے  
بحرِ غماں وچ لڑھدی رہ گئی  
چڑھدی رہ گئی کڑھدی رہ گئی  
پئی تڑپھاندی مونہ بھر ڈھندی  
تھئی آں باندی مول نہ بھاندی  
عیش امن گئے جوش جن گئے  
چر غم ماس بدن تے تن گئے  
سوز اندر وچ درد جگر وچ  
آپ وطن گیا رول سفر وچ  
(حضرت) عبدغفار ایہ درد کمانی  
مفت وکائی دل وی رنجانی

جاگے درد آزار دلیں دے  
سٹ نچ بر گئے رول سفر گئے  
ایوں نہ ہن اقرار دلیں دے  
کنڈ ولا گئے دل وی پا گئے  
ڈیکھو ایہ اسرار دلیں دے  
تھت کنوں نت ٹھردی رہ گئی  
یار تھئے ول غار دلیں دے  
درد سراندی غم ہن کاندھی  
ڈیکھو وت ایہ پیار دلیں دے  
وسر وطن گئے سیر چمن گئے  
تھے پیدا انکار دلیں دے  
لوڑھ غماں دی ٹھاٹھ لہر وچ  
ڈیکھو وٹج وپار دلیں دے  
بھر نبھیندیں مدت وہائی  
ابھریئے سول ہزار دلیں دے



کافی - فراق (۱۲)

ڈسا دلبر سبب کیا ہے جو اچ جھوکاں لڈائی ویندیں  
وفا کیتو کیرھی دلبر جو کر کلہا کھڑائی ویندیں  
موہوں خوش تھی تے نہ پولیو وفاداری کوں نہ گولیو  
بیگانے دیں وچ رولیو کیندے ساہ تے لکائی ویندیں  
ڈتو نہ سُدھ تیاری دی نہ ہے ایوں ریت یاری دی  
سوہٹی صورت پیاری دی اندر وچ چوٹ لائی ویندیں  
ڈسا کیتیں روئیں توں کڈاں ول پھیرا پیسیں توں  
ڈسا ہن کن تے ویسیں توں نہ کئی دل دی سٹائی ویندیں  
ڈیکھو دلبر جئے ویندے جو ویندیں کھر نہ مکلیندے  
لما زیور سہاگیں دے میکوں بیوہ بٹائی ویندیں  
وسر گیاں ساریاں پڑ پیتاں پڑائیاں لایاں ہن پیتاں  
نہ ہن یاری دیاں ایہ ریتاں سبھے جھکڑے مکائی ویندیں  
اساں کنوں یار دل چاہو کہیں ہی جاتے ونج لایو  
نہ ویندیں کھر تے مکلايو علی دل کوں جلائی ویندیں

کڈاں ولسیں ڈسائی ونج کوئی وعدہ پکائی ونج  
میڈے نال ہن مکانی ونج ایوں لٹ پھر مسائی ویندیں  
متھے چھترے تے سر چوٹیاں میں لائی ہم پیت سن چھوٹیاں  
مسایم چا سنگت کھوٹیاں جو جڑ جک تے روائی ویندیں  
(حضرت) عبدالغفار عمر ساری رہا مہجور آزاری  
بھلا ڈس گلہ بکھواری سچن کیوں مونہہ لکائی ویندیں

کافی (۱۳)

کر بے وس دل کھس کے دلبر ڈس کیوں تھیندیں پرے پرے  
پیر فضل دے شوق شدیدوں دلوی دھانہیں کرے کرے  
دلیں لٹن دی انوکھی ریتے عشق قریشی بحر محیط  
عاشق مضطر ترے ترے  
یوسف ثانی سٹ کر ماٹے در دلبر دے مفت وکاٹے  
تے سر ٹکڑے ذرے ذرے  
تار زلف زنجیر دلیں دے اڈدے پروانے ایں پھیندے  
جو تھکے سو مرے مرے



دُکھ تے سکھ دا اٹک گیا جھگڑا سکھ کوں ملیا جڑ تے رگڑا  
ٹھڈھڑے سائیں بھرے بھرے  
نینہ لائون دی ہے طرز نیاری کرے نہ اتھ کئی جان پیاری  
موت کنوں نہ ڈرے ڈرے  
(حضرت) عبدالغفار ایسا ریت انوکھی تھئی دل توئے ڈاڈھی اوکھی  
نت اگونہاں قدم دھرے دھرے

### دوبڑہ ۱

دھاڑ وے لوکو دھاڑ پئی میں تا دھاڑیلوں جاں لئی  
خبر نہ پئی ایویں پیر پنل گیا اُن مکلایا اُٹھی  
سدھ نا ہئی جو کھوٹ کریں ناحق ویں کٹھی  
فضلی پنل دی پیت پرائی روز ازل دی منھی

دوہڑہ ۲

دُس نلا میڈے یار جہیں کئی صورت بی ڈکھلا تاں سی  
جیویں یار میڈا دلیں لئیندا ایویں توں ہک دل وندلا تاں سی  
جیویں یار میڈا مویاں دلیں جویندا ایویں ہک دل موئی جولا تاں سی  
جیویں پتھر موم بٹاوے دلبر ایویں ہک دل موم بٹا تاں سی  
شہاز بٹاوے چڑیاں کول او ایویں ہک شہاز بٹا تاں سی



# نصیحت



صفحہ نمبر	نصیحت	صفحہ نمبر	22.	پُختہ راہیں مددِ خدایت رُئی۔ توں تہِ بخیر کی گھت رُئی	۲۹۳
1.	ڈیوے جو یار سرِ صدر۔ توں تھی ہوشیار پائی رہ ورنج	۲۴۱	23.	ڈوسکیں مال میں دنیا کوئی اچ تیں وٹا کیتے	۲۹۴
2.	سُن گلہ میڈی بے خبر۔ آخر توک دن جانے گا	۲۴۲	24.	ڈسا دلبر مسلماناں۔ پھریں ڈازھی مونا کتھیں	۲۹۵
3.	سُن توں سیانہ دوتا۔ نیکی کا اچ وقت ہئی	۲۴۴	25.	درم آتے دینار کیتے پیا کھانویں نت دھمڑے	۲۹۷
4.	سُن توں عزیزا دلربا۔ نیکی کا اچ وقت ہئی	۲۴۵	26.	دنیا فاد دی دار ہے۔ ہر کوئی پلن پار ہے	۲۹۸
5.	رنگین مٹلیں والیا۔ دنیا تے توں دھوکہ نہ پا	۲۴۷	27.	خداوند عالم سے آئی نماز، تیں سمجھی ہے گل دی	۲۹۹
6.	وَر پھول ماہ تابندہ۔ آخر فنا آخر فنا	۲۵۱	28.	پرچن نہ نماز ہے اڑلوں لگے قتل جنیندے	۳۰۰
7.	بے لکھ برساں جیسے کوئی آخر ہک دن مرنا	۲۵۳	29.	موسو کیوں نموے پردے درود	۳۰۰
8.	یاد رکھ ہر آن آخر موٹ ہے۔ بڑی نہ توں اُن پان	۲۵۵	30.	فضائل جمعہ المبارک۔ فلک تے ہے صدایارو	۳۰۲
9.	یاد رکھ ہر آن آخر موٹ ہے۔ موٹ دارک دھیان	۲۵۷	31.	اچ روز جمعہ داعیہ آیا، ہر مومن مسلمان کیتے	۳۰۳
10.	اے سالک راہِ خدا۔ کر اللہ اللہ روز و شب	۲۵۹	32.	مضان شریف۔ رب خلقت تے احسان کیتا	۳۰۵
11.	مال دنیا کو نہیں کچھ پانداری دوستو	۲۶۱	33.	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّةُ۔ اچ اجڑے صحن گلزار دُسن	۳۰۶
12.	تیکیں کچھ اسلام دی خبر نہیں ول مسلمان سہانوں کیا	۲۶۳	34.	رکھ روزہ ماہ رمضان دا۔ جاگن دا ویلا آگیا	۳۰۸
13.	مسلماناں کر کچھ خدا توں حیا	۲۶۵	35.	اچ ماہ رمضان دی آمد ہے	۳۱۰
14.	فقط نام دے اچ کل مسلمان رہ گئے	۲۷۱	36.	اچ ماہ رمضان سدھایا ہے۔ اچ سینے سوز سولایا ہے	۳۱۱
15.	فقط نام مسلمان رکھن دے رہ گئے	۲۷۴	37.	مومن ماہ رمضان اچ فیض ہے	۳۱۳
16.	مسلماناں! فکر کر کچھ اسانڈے پیوتے ماکھن	۲۷۵	38.	پچری کرن نہ دُرن اصولوں پر آئون ادھر دُری	۳۱۴
17.	حضرت مدی آئون والا نے مسلمان جاگو	۲۷۷			
18.	نہیں رہ گئے اولوک حق ڈساؤں والے	۲۷۹		<b>مزمت (رسمی پیر)</b>	
19.	کچھ بے نماز اشرم کر۔ مادم تھیں یوم الحشر	۲۸۲	1.	اچ دے پیریں کنوں دلوی تھی گئی ہے لک	۳۱۶
20.	تیکیں کلمہ پرچن دا ڈھنگ نہیں	۲۸۹	2.	انجیں پیریں کنوں دلوی تھی گئی ہے لک	۳۱۸
21.	یا الہی خود بذاتِ کبریا کے واسطے	۲۹۱			

نصیحت (۱)

ڈیوے جو یار سر صدمہ توں تھی ہوشیار چائی رہ ونج  
توں تھی مسکین بکھ تِس وچ نبی وانگیں نہجائی رہ ونج  
دھواں گھر وچ نہ دکھدا ہا تواتر حملہ بکھ دا ہا  
پلک پاسہ نہ سکھ دا ہا شکر کر کم چلائی رہ ونج  
جیویں بوکڑ لچ پرور رہیا رلے نبی سرور  
کیتس ایثار سر گھر زر توں سر صدقوں جھکائی رہ ونج  
لگا فاروق کوں خنجر مصلے تے نماز اندر  
آلے رودھے تے شش باہر علم تے سر نوائی رہ ونج  
نماز اپنی ادا کیتس علم رب دا بجا کیتس  
با زخمی نہ قضا کیتس وفا پوری پہچائی رہ ونج  
امیر عثمان وڈ شانہ محاصرے وچ حودانہ  
شہید ہویا بزندانہ قدم سبک وچ ودھائی رہ ونج  
شہ مردان سر واریا اونکوں دشمن خنجر ماریا  
تھیا غازی دا سر پارا میں دکھ وچ سکھ بھلائی رہ ونج



خودی کوں خود توں کر دُوری      انانیت توں مہجوری  
وفا دی سکھ رسم پوری      توں ناں نت وچ گٹائی رہ ونج  
جے نہیں نبھدی تاں لانوٹ کیا      اجائی عاشق سڈانوٹ کیا  
قدم اتھ کے دھرانوٹ کیا      پرے تھی سر چکائی رہ ونج  
(حضرت) عبدالغفار نہ کڈاہیں      جو آخر دم جیندیں تائیں  
ڈینو ڈینہ نت رہن چاہیں      توں گل وچ طوق پائی رہ ونج

نصیحت (۲)

سُن گِلھ میڈی بے خبر      آخر تو اک دن جائے گا  
کرنا ہے تیں لمبا سفر      آخر تو اک دن جائے گا  
ہے جسم توں تیری جاں الگ      مادر پدر خوشاں الگ  
ہے سیم و زر ساماں الگ      آخر تو اک دن جائے گا  
ایہ کوکب و حشمت تیری      ایسا منزلت دولت تیری  
ہے خاک میں ذلت تیری      آخر تو اک دن جائے گا  
سُن کاروان مسافرا      توں چند دن زیر سما

رہنے نہ دیں گے اے بھرا  
توں خواب چھوڑ ہوشیار تھی  
آخر تو اک دن جائے گا  
چڑھ بیڑے تے لنگھ پار تھی  
غفلت توں بچ بیزار تھی  
آخر تو اک دن جائے گا  
جو دنیا دے ہن بادشاہ  
اے بادشاہ ہن ہن کجا  
آخر تو اک دن جائے گا  
قبر دے وچ آرام گاہ  
جو قافلہ تھا چل گیا  
آخر تو اک دن جائے گا  
وقتِ شابت ڈھل گیا  
اے صوفیا سیان توں بن  
سر تے نہ رکھ سو بار من  
مشکل ہے منزل تے پچن  
آخر تو اک دن جائے گا  
کر فکر کالی گور دا  
کیڑیں پتنگیں مور دا  
منکر دی جنگ تے جور دا  
آخر تو اک دن جائے گا  
سُن مومنا ایہو بول توں  
اند دے وچ پیا گول توں  
کر ذکرِ رب دل چول توں  
آخر تو اک دن جائے گا  
فضلی ذکرِ رب دا توں کر  
تا قلب تھیوے پر اثر  
آخر تو اک دن جائے گا  
ہے قلبِ مومن رب دا گھر

نصیحت (۳)

سُن توں سیانُ دوستا نیکی کما اچ وقت ہئی  
غفلت کوں چھوڑ اے غافلا نیکی کما اچ وقت ہئی  
تیڈے کنین وچ پیا ڈور ہے ہر پاسوں موت دا شور ہے  
ایسا گوش وچ گھنگھور ہے نیکی کما اچ وقت ہئی  
مٹھرا میڈی سُن گالہ توں رکھ قدم ڈیکھ تے بھال توں  
اٹچاں چال سنبھال توں نیکی کما اچ وقت ہئی  
نازک بدن گل لالہ توں دنیا تے نا تھی گالہ توں  
اگوں دا رکھ سنبھالا توں نیکی کما اچ وقت ہئی  
مل مل کے ہتھ پچھتاسیں توں بڑی پٹ گے جال اتھوں جاسیں توں  
روسیں تے پیا غم کھاسیں توں نیکی کما اچ وقت ہئی  
بدن اجاڑیا موت دا ماریا پچھاڑیا موت دا  
لودھیا لتاڑیا موت دا نیکی کما اچ وقت ہئی  
ایسا نگری ملک پرایا ہے تیں پکا ڈیرا لایا ہے  
تیڈا دُنیا ہوش بھلایا ہے نیکی کما اچ وقت ہئی  
مٹھرا متور مہ رضا میں ساہ دا نہیں پل دا وساہ



قبر تیڈی ہے کھلی جا نیکی کا اچ وقت ہئی  
فضلیٰ تے ہے رب دا فضل وسدا پیا سر تے بدل  
پیا فیض دا دریا اچھل نیکی کا اچ وقت ہئی

نصیحت (۴)

سُن توں عزیزا دلربا نیکی کا اچ وقت ہئی  
ڈے گوش دل سُن دوستا نیکی کا اچ وقت ہئی  
مٹھرا پیارا پارسا دل تے ایہو سبق پکا  
کر ذکر حق صبح و مسا نیکی کا اچ وقت ہئی  
سُن عارفانہ پند توں کر غیر دا در بند توں  
کر حُب حق پسند توں نیکی کا اچ وقت ہئی  
دنیا دی پچھر چھوڑ ڈے مومنہ موڑ تے دل تروڑ ڈے  
پیرا ترا نہ بوڑ ڈے نیکی کا اچ وقت ہئی  
قبر دی ظلمت یاد کر سختی صلابت یاد کر  
کلفت کراہت یاد کر نیکی کا اچ وقت ہئی  
کیرے لکڑے ماس کھا کر سُن تیڈا تن من فنا  
قبر دے وچ ہے کھلی جا نیکی کا اچ وقت ہئی

اے طالبِ حق پاکِ دا عاشقِ شہِ لولاکِ دا  
پتلا توں مٹی خاکِ دا نیکی کا اچ وقت ہئی  
وچ گور وچھوں مار ہن ہک تن تے سول ہزار ہن  
رتی تے سے مَن بار ہن نیکی کا اچ وقت ہئی  
مٹھرا نہ تھی غافل ذرا تھی ذکر میں شاغل ذرا  
ہوشیار تھی کابل ذرا نیکی کا اچ وقت ہئی  
اے محبِ مولا یاد کر وچ ذکرِ حق دل شاد کر  
ایوں عمر نا برباد کر نیکی کا اچ وقت ہئی  
کر اللہ اللہ روز و شب دل توں نہ وسرے یاد رب  
دنیا دا دھندا چھوڑ سب نیکی کا اچ وقت ہئی  
سَن دوستا ایہا گالہ توں سٹ مندی گندی چال توں  
عمر نہ گال سنجال توں نیکی کا اچ وقت ہئی  
سَن خوش لقا خوشتر لقب ڈیوے ہدایت تیکوں رب  
غفلت تیڈی ہے پر عجب نیکی کا اچ وقت ہئی  
ہے بحرِ غم دا موزن ان تارا سکھ ترن دا فن  
سَن یارِ مَن دلدارِ من نیکی کا اچ وقت ہئی  
مشفق مہرباں پنہ سَن نصیحت دے کلمے چند سَن



مرغوب خوب پسند سن نیکی کا اچ وقت ہی  
دیا غاں دا تار ہے جھڑ مینہ اندھار غبار ہے  
ونجٹا ضروری پار ہے نیکی کا اچ وقت ہی  
فضل دی ایہا التجا رحمت کرے شالا خدا  
تیکہ نہ کنی پیا آسرا نیکی کا اچ وقت ہی

نصیحت (۵)

رنگین محلیں والیا دنیا تے توں دھوکہ نہ پا  
کوڑا جہاں فانی بنا نیکی کا اچ وقت ہی  
ایہ گلاب گلہ تے چمن دنیا تے ہن عیش و امن  
اتھ کے مسافر بے وطن نیکی کا اچ وقت ہی  
ایہ ہن بھے کوڑیاں ہوائیں نہیں تیڈیاں ہن بیگانیاں جاہیں  
ملکیں دے تھیں آن سیں نیکی کا اچ وقت ہی  
آشیانہ بیٹھوں جوڑ تے دُٹھوں توں گوڈے کھوڑ تے  
مولا کنوں مومنہ موڑ تے نیکی کا اچ وقت ہی  
نازک وجودا گلبدن مکھٹیں دا پلایا سیم تن

چالاک چابک کوہ کن نیکی کا اچ وقت ہی  
جُھڑ موت دے گجے ریہ سہ قوسِ نت وہدے ریہ  
مومن دے سر سجدے ریہ نیکی کا اچ وقت ہی  
نقاش ارژنگی کتھاں سالار بن جنگی کتھاں  
رومی اتے زنگی کتھاں نیکی کا اچ وقت ہی  
فرعون اتے شذاد کتھاں شیریں اتے فرہاد کتھا  
مُجنوں دی دھاں فریاد کتھا نیکی کا اچ وقت ہی  
عشوے تے غمزے ناز کتھا سُرخ کجَل جاں باز کتھا  
وسے کرشمے ساز کتھا نیکی کا اچ وقت ہی  
بلبل نہ کر غلغل چمن گل لالہ سنبُل تے یاسمن  
چوں بُہنہ دے ہن کوڑے جن نیکی کا اچ وقت ہی  
جُھگا تیڈا دریا دی بھر موجاں آون کڑکن کپر  
ساوٹ دی نئیں مارے لہ نیکی کا اچ وقت ہی  
وہندی اُگوں نئیں تار ہے پیا رات اندھا غبار ہے  
بجلی دا سر کڑکار ہے نیکی کا اچ وقت ہی  
ترن نہ سکھیو تار دا نہ وت کرایہ پار دا



ہے جیت گئے توں ہاردا  
نیکي کما اڄ وقت هئي  
تھی گئے فنا وسدے شہر  
جین گھر دے وچ رہندے پُہر  
ڈٹھے اہیں گھر ماریے در  
نیکي کما اڄ وقت هئي  
محرم دلیں دا آشنا  
من چا الا دل تے رکا  
ایہ جھوک جگدی ہے فنا  
اے شیطان پیّا لوچے  
نیکي کما اڄ وقت هئي  
جلدی فکر کر سوچ رے  
سمھیں سراندی پانہ رکھ  
اوکھی اگوں ڈاڈھی پرکھ  
سوہنے سلوٹے مانگے  
بھائی نہ توں بھل چاں کے  
مئی دے وچ تھی گئے دفن  
گل گئے بدن گل گئے کفن  
بیوہ بٹا گئے زال کوں  
سٹ گئے اکیلا مال کوں  
سُمدے جیوں سمجھیں اُتے  
نیکي کما اڄ وقت هئي  
اڄ خاک دے وچ پئے تے

وَلَدِی نہ گئی قاصدِ مئے      نیکی کا اِج وقت ہئی  
پیو ڈاڈے وی مَکلا گئے      وطنیں کنوں دل پا گئے  
کر کوچ جھوک لڍا گئے      نیکی کا اِج وقت ہئی  
وارے ولیں سہاگ دے      سکھتے او پئے جاگدے  
سر آئے ڈینہ سہاگ دے      نیکی کا اِج وقت ہئی  
کر فکر رب دا ہر پلک      قبر دے وچ سمھیں اُچھک  
سُتا رہیں قیامت تلک      نیکی کا اِج وقت ہئی  
غافل اٹھی اکھ بھال توں      ایویں نہ عُمر اں گال توں  
کر سوچ وقت سنبھال توں      نیکی کا اِج وقت ہئی  
ستی ہوئی دل کوں ہلا      کر ذکر دل کوں جگا  
اندر دے وچ ڈیوا جلا      نیکی کا اِج وقت ہئی  
مرڻ کنوں توں اگے مر      فکر دے وچ دل زندہ کر  
دل موت دا نہ کر فکر      نیکی کا اِج وقت ہئی  
ہیں خاک توں تھی خاک ونج      ہئیں پاک توں تھی پاک ونج  
سر ڈے تے تھی بیداک ونج      نیکی کا اِج وقت ہئی  
ہن پہلے اَنانیت ونجا      تھی ونج ذکر دے وچ فنا



بُہنہ و بُہنہ اُلوں تے قدم ودھا  
ہئی عشق لالوں سوکھڑا  
نیکي کما اچ وقت ہئی  
پر ہئی نہجانوں اوکھڑا  
ایہو نفس چندرا چوکڑا  
نیکي کما اچ وقت ہئی  
خود تے خودی توں دور تھی  
وچ عشق دے مخمور تھی  
توحید توں معمور تھی  
نیکي کما اچ وقت ہئی  
مرشد پڑھاوئی جو سبق  
صورت کول ہر دم پیش رکھ  
نہ غیر ڈوں ول دید تک  
نیکي کما اچ وقت ہئی  
(حضرت) عبدالغفار پر خطا  
مرشد محقق راہنا  
جو کچھ ڈساوے کر بجا  
نیکي کما اچ وقت ہئی

نصیحت (۶)

ور پہچوں ماہ تابندہ  
گر تا قیامت زندہ  
آخر فنا آخر فنا  
آخر فنا آخر فنا  
نا شاہ ریں گے نا جہاں  
نا مہر تاباں آسمان  
نا ماہ اختر کا نشان  
آخر فنا آخر فنا  
ہر دم خدا کوں یاد کر  
بلبل وانگیں فریاد کر

کر ذکر حق دل شاد کر      آخر فنا آخر فنا  
ہوا کجا آدم کجا      او داند گندم کجا  
او ندمت و توبہ کجا      آخر فنا آخر فنا  
کشتی کجا طوفان کجا      او نوح کشنیاں کجا  
وہ موج تے طغیاں کجا      آخر فنا آخر فنا  
تحتِ سلیمان ہاں کجا      داؤد خوش الحان کجا  
شوکت کجا وہ شاں کجا      آخر فنا آخر فنا  
یوسف مہِ ثانی کجا      وہ ملک و سلطانی کجا  
وہ پیرِ کنعانی کجا      آخر فنا آخر فنا  
وہ حشمتِ اسکندری      سارے جہاں کی سروری  
وہ ہے کہاں بالاتری      آخر فنا آخر فنا  
وہ سعدے شیریں زباں      وہ خسروئے طوطی بیاں  
وہ حافظِ عذب اللسان      آخر فنا آخر فنا  
اجِ تخمِ نیکی کشت کر      پرہیزگاری سرشت کر  
کچھ غور گور و نشت کر      آخر فنا آخر فنا  
گلبرگِ نازکِ نازنین      خوش خلق تے خندہ جبیں



مسرور یا اندوہ گیں آخر فنا آخر فنا  
اے دل توں حق دی یار تھی بچ غیر توں بیزار تھی  
غفلت نہ کر ہوشیار تھی آخر فنا آخر فنا  
یا رب بحق فضل علیٰ غوث الزمّن ہادی ولی  
کن قلب ما را منجلی آخر فنا آخر فنا  
فضلیٰ ہے دنیا بے وفا شب روز کر ذکر خدا  
کر ترک کلی ماسوا آخر فنا آخر فنا

(۷) نصیحت

جے لکھ برساں جیوے کوئی آخر ہک دن مرنا  
آپ حیات جے پیوے کوئی آخر ہک دن مرنا  
کتھن پیر پینمبر مرسل کیتے گور ٹکائے  
کتھن عابد ساجد زاہد رب دے راہ وکائے  
کتھن او متکبر جابر کتھ اُن چاٹن سیائے  
ہر ہک تے رب سوئے اک دن موت کوں حاضر کرنا  
کتھن او جنھیں لوہے کوں وچ ہتھیں موم بٹایا

کتھن او جنھاں پٹ پہاڑیں کوں مثل برود اُڈایا  
کتھ رستم دستان دلاور زور زل زکھلایا  
ایں دوران دہر وچ آخر مرنا دم نہ بھرنا  
کتھن او جو تخت جنھاں دے اُڈدے وچ ہوائیں  
دیو پریاں جن بھوت اڑانگے تابع بریاں بلائیں  
کتھن اورنگزیب تے اکبر رنگ محل کتھ جائیں  
بن ایمان برادر سُن توں مشکل پار اترنا  
کتھن او جنھیں سرِ اپنے کوں اترے دے نال چرایا  
کتھن او جنھیں بدن اپنے کوں کیڑیں دا قوت بٹایا  
کتھن او جنھیں پیٹ مچھی وچ رب دا ذکر کمایا  
کتھن او جنھیں بھا وچ پیر آ دھرنا تے نا ڈرنا  
ایہ نگرے ہے دیں پرایا نلک ایہو بیگانا  
دنیا تے توں تھی دیوانہ بنیا بیٹھیں مستانا  
موت حکم ڈے فوت تیڈے دا لکھ بھجے پروانہ  
اگوں ندی تار سٹیندی سکھ ہُن تاری ترنا  
کفن کوں تاں قبر وچ تے بستر خاک سرہائے



عاقل مرد مدِ مَنگِ سَے موتی دے داٹے  
نازک بدن ملوکِ معظّم سَے وچ خاکِ نماٹے  
ہُن وَقتی ہُن سِجھل سیّا غافل کیونکر پھرنا  
چھوڑ تیکر تکیہ تاڈا گردن موت مروڑے  
بدن تیڈا گلبرگِ گلابی کھاس ماسِ مکوڑے  
قبر دے وچ تھی کٹھاروسیں تھیں خاکِ پنوڑے  
گُرز دی مارِ فرشتے ڈُپین سر سامی وچ دھرنا  
پل پل پیکِ اہل دے پنہن موت سنیرے گھلے  
کالی قبر منور تھیوے عمل تیڈے جے بھلے  
فضلیٰ ہاجھ فضل دے اصلوں کوئی نہ چارہ چلے  
مرشد دا وسیلہ کامل اتھے اتھے پکرنا

### نصیحت (۸)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے      بَن نہ توں اُن چاٹِ آخر موت ہے  
خیال رکھ آخرت دا ہر دم اے بھرا      حکم ہو سی رحمان آخر موت ہے  
جیندی خاطر دو جہاں پیدا تھے      اوندہ ہی فرمان آخر موت ہے

دُجِ دنیا دے اُتے شادان میں  
دُکھ سکھ دے وچ جو صابر رہے  
مرنِ توں پہلے یاد رکھ توں  
دین وچ نہ ست بن تھی چست و نچ  
جُملہ وچ سستی جماعت وچ قصور  
کیوں نہوی ڈیندا بھلا ایہ زکوٰۃ توں  
کہیں دا حق نہ کھانہ کر کہیں تے ظلم  
ہے فنا دا ملک اتھ دل نہ لگا  
ہے کتھاں فرعون تے قارون کتھ  
موت دی چکی دے وچ پس گئے سبھے  
کیا بھلا آوے اتھاں دل کوں خوشی  
واہ تیڈا ماریا عقل دنیا تے دل  
تھی ونجیں توں سارے ملک دا بادشاہ  
مال و زال تے ہال وچ مصروف ہیں  
تھی ونجیں سلطان سکندر دنیا وچ  
عقل حکمت ذہن صنعت وچ بے توں  
عُبت ہے ارمان آخر موت ہے  
ہے اوہو انسان آخر موت ہے  
مرنِ دا کر سامان آخر موت ہے  
پھر نہ سرگردان آخر موت ہے  
نہیں تیکوں شایان آخر موت ہے  
نہیں تیکوں کئی دھیان آخر موت ہے  
بن نہ توں اُن چاٹ آخر موت ہے  
سُن پیاری جان آخر موت ہے  
مرگیا ہامان آخر موت ہے  
جن اُتے انسان آخر موت ہے  
لُٹے دا ہے مکان آخر موت ہے  
دین دا نقصان آخر موت ہے  
حاکم اُتے سلطان آخر موت ہے  
تھی کے توں ذیشان آخر موت ہے  
تھی ونجیں سلیمان آخر موت ہے  
بن ونجیں لقمان آخر موت ہے



زور طاقت وچ جے توں تھیویں      رسمِ دستانِ آخر موت ہے  
خوش کن داودی ہے ہر کوں پسند      سوہٹا خوشِ الحانِ آخر موت ہے  
جے تیکوں درکار رب راضی تھیوے      ہر تے کر احسانِ آخر موت ہے  
مَنْ علمِ شریعتِ محمد مصطفیٰ      ڈیکھ وچ قرآنِ آخر موت ہے  
حُنِ جوانی دے اُتے غزہ نہ تھی      سُن توں میڈی جانِ آخر موت ہے  
ہے برابر تختِ بخت تے خاک دھوڑ      ڈیوے رب ایمانِ آخر موت ہے  
ایں حویلی دنیا وچ ہر کوئی غریب      کھلے دا مہمانِ آخر موت ہے  
ایہ جہاں (حضرت) عبدالغفار اُبے بقا      کوڑ دا ججّانِ آخر موت ہے

### نصیحت (۹)

یاد رکھ ہر آنِ آخر موت ہے      موت دا رکھ دھیانِ آخر موت ہے  
اے برادرِ موت اپنی یاد کر      زندگی غفلت میں نا برباد کر  
مرگ توں پہلے ایہ جان آزاد کر      چاٹ یا نا چاٹِ آخر موت ہے  
چھوڑ ڈے سودائے دنیا اے عزیز      کر توں سنبھلِ آخرت اے باتمیز  
آخرت دے اگے دنیا بیچ چیز      تھی نہ توں نادانِ آخر موت ہے  
پیر و پیغمبرِ قطب سب اولیاء      رات ڈینہاں کر دے ہن ذکرِ خدا

کر نظر او عابد و زاہد کجا دنیا ہے زندان آخر موت ہے  
ہے عبث آوارگی فریاد کر کر ذکر حق دا ہمیشہ یاد کر  
اتباع شریعت دا کر دل شاد کر کر ذکر رحمان آخر موت ہے  
پڑھ نمازاں پنج وقتی اے عزیز اے برادر تھی سیان باتمیز  
چھوڑ ڈے غفلت توں باطن دامریض تھی نہ بے فرمان آخر موت ہے  
پڑھ جماعت نال پنج وقتی نماز بے عدد سجدے دے وچ کر توں نیاز  
تاں کرے حق پاک تیکوں سرفراز سُن پیاری جان آخر موت ہے  
کر ذکر شب و روز قلبی یار مَن غیر توں بیزار تھی دلدار مَن  
حُب رکھ حق دی توں اے منٹھار مَن تھی نہ توں ان چاں آخر موت ہے  
مومنا گھن مت میڈی دل تے رکھ ذکر قلبی دی ذرا توں چاش چکھ  
عشق رب دا توں پکا دل تے سبق کر قوی ایمان آخر موت ہے  
پیر کامل دا توں تھی بیعت ضرور فانی فی اللہ باقی باللہ با حضور  
دل تیڈی کوں کر ڈیوے معمور نور کر ذکر سبحان آخر موت ہے  
پیر ہے میزاب فیض کبریا پیر ہے راضی تاں راضی ہے خدا  
پکڑ دامن پیر دا محکم بھرا بَن توں سگ دربان آخر موت ہے  
چوری نوں ریزی آتے دھاڑا نہ مار سنگم سنگین دل بے ترس نوار



قبر تے محشر دا کر کجھ خوف یار      سُن ادا ذیشان آخر موت ہے  
ساری خلقت دا اوہک معبود ہے      لا شریک و لا مثل موجود ہے  
مطلق و بے انت نامحدود ہے      تھیواں میں قربان آخر موت ہے  
ساکوں رب پیدا کیتا سوہٹی شکل      ہک ہے بس توحید گدھی دل مل  
معرفت دے بحر وچ عاجز عقل      ہے سدا حیران آخر موت ہے  
امتی کیتس نبی آخر زماں      احمد و مدنی محمد جان جان  
تھوے رب دے بے حجاب و بے یار      لکھ اوندے احسان آخر موت ہے  
دنیا وچ کئی جیت گئے کئی ہار گئے      کر عمل چڑھ پیڑے تے لنگھ پار گئے  
کئی تاں ہن بد بخت جو مت مار گئے      تھی گئے ویران آخر موت ہے  
فیض فضلی جو پیا مارے لہر      موج اندر موج پیا وہندا بحر  
کو بکو کیا سو بُو کیا تھل بر      چڑھ گیا طغیان آخر موت ہے

نصیحت (۱۰)

اے سالک راہ خدا      کر اللہ اللہ روز و شب  
اے طالب نور ہدی      کر اللہ اللہ روز و شب  
غمگین دل کوں شاد کر      بلبل وانگیں فریاد کر

ہر دم خدا کوں یاد کر      کر اللہ اللہ روز و شب  
فردوس کی ہے آرزو      تو کر ذکر بے گفتگو  
ہے دو جہاں کی آبرو      کر اللہ اللہ روز و شب  
کر نفس دا تزکیہ توں      کر قلب دا تصفیہ توں  
کر ذکر وچ تخلیہ توں      کر اللہ اللہ روز و شب  
اے مردہ دل بیدار تھی      غفلت نہ کر ہوشیار تھی  
نہ سُت بٹ بیکار تھی      کر اللہ اللہ روز و شب  
جنت ملے راحت ملے      رحمت خدا رافت ملے  
شاہت ملے جاہت ملے      کر اللہ اللہ روز و شب  
دعویٰ محبت دا کریں      پیا عشق دیاں لافاں ہٹیں  
سرتے گناہ سرتے مٹیں      کر اللہ اللہ روز و شب  
دنیا دا دھندا کوڑ ہے      لوں لاتاں منکا چوڑ ہے  
دنیا مٹی لپ دھوڑ ہے      کر اللہ اللہ روز و شب  
کر ذکر تے پرنور تھی      وچ عشق رب معمور تھی  
دنیا کنوں بچ دور تھی      کر اللہ اللہ روز و شب  
جے چاہیں توں رب دا لقا      پیا ذکر توں ہر دم کما



میں قلب خفته کوں جگا کر اللہ اللہ روز و شب  
اے نازنین خوشتر لقا خرم خراماں خوش ادا  
سُن عرض اے مومن بھرا کر اللہ اللہ روز و شب  
فضلی توں دل دیوانہ تھی حیرانہ تے مستانہ تھی  
وج عشق رب ویرانہ تھی کر اللہ اللہ روز و شب

### نصیحت (۱۱)

مال دنیا کو نہیں کچھ پانداری دوستو  
مال دنیا کو نہیں کچھ استواری دوستو  
آج ہے فرصت تمہیں کرلو عبادت اے عزیز  
کیونکہ نہر زندگی ہر دم نہ بھاری دوستو  
وج محبت خوف رب دے ہونا چاہئے خستہ دل  
حق تعالیٰ کو پسند ہے انکساری دوستو  
سر جھکالو سجدہ میں پنج وقت پڑھ لو تم نماز  
اس طرح ہے حکم رب دا حکم بھاری دوستو  
ہر گدا ہر بادشاہ چکھے گا موت کا ذائقہ  
خواہ وہ ہے جنتی یا ہووے ناری دوستو

گذریا دورِ شبابت آگیا پیری کا وقت  
یوں خواب میں ساری یہ شب گذاری دوستو  
ساری عمر دنیا میں جو کرتا رہے گا ذکرِ حق  
اُس کی جا فردوس ہے اور فضلِ باری دوستو  
وہ خدا تعالیٰ جو ہے خالقِ زمین و آسمان  
ساری خلقت کی کرے حاجت براری دوستو  
اے میرا پیارا خدا مخلوق کا حاجت روا  
ہو نہ غنّی میں کسی کو شرمساری دوستو  
تو کریمی تو رحیمی کامگار و کارساز  
کر عطا اپنی محبت بے قراری دوستو  
موت دے جب ذاتِ تیری راضی اور خوشنود ہو  
قلب کر زندہ ذکر میں دلفگاری دوستو  
اے کریمِ کرم کر اے بے نیازا عرضِ سن  
تیری رحمت کی ہے بس اب انتظاری دوستو  
اور کی رغبت کا فضلیٰ کو نہیں کچھ ولولہ  
دائما کر فضل کی باران باری دوستو



نصیحت (۱۲)

تیکوں کچھ اسلام دی خبر نہیں ول مسلمان سڈانوں کیا  
تیڈی ہسٹ مسیت دی ریت نہیں ول مؤمن نام رکھانوں کیا  
مال چراکر چھپر پا کر، بیوہ یتیم زوا کر توں  
ڈاکو بن کر چاٹو بن رت غیر دی کڈھ کر کھانوں کیا  
تیکوں خن پرستی دی مخموری تیڈے سر دے وچ بے مغروری  
ناجاز بیگانے بٹکے کوں، ہتھ لانوں نظر لگانوں کیا  
ریش مناکر پدھر کراکر، مچھاں ودھا کر جنٹلمین  
جے سنت نبوی بے پیاری، بن اتکاری ول مؤنانوں کیا  
ہے کم سارا رسم نصاریٰ سر، ٹوپی تے منجھ نکرس کر  
توں منکر سنت مٹل نبی، وچ امت ناں پگوانوں کیا  
ڈیکھو مولویاں کوں علم دے وچ ادراک توکل تقویٰ دا  
گھن رقم درس پڑھانوں کیا مکروہ مباح رلانوں کیا  
جو کچھ آیا سو کچھ کھایا پیٹ رچایا بھر بھر کے  
اہل دؤل دے در تے عالم ہوکر عجز کمانوں کیا

واعظ تے وٹجارے ڈوہیں روزی کاں رہن سفری  
رطب یابس سٹواکر گالھیں مفتہ مغز کھپانوں کیا  
دنیا دُون سفیہ پرستی علماواں پا جائز کیتی  
اہل سلف دے محض مخالف مسئلے دا اٹانوں کیا  
علم کنوں مقصود عمل ہا عمل نہ کیتو کیا کیتو  
جیں لائی دید مُسبب تے ول سبب ڈو دید بھونانوں کیا  
سکھ ہنر کسب، کر محنت کھا، اتے علم پڑھا محتاج نہ تھی  
ہوویں شیر تے بٹ زوباہ ونجیں ایویں پن پن پیر سچانوں کیا  
کئی جاہل بے اعتقاد تھیں احساس نفرت عالم دا  
جڈاں ڈیکھن پندا کرن حقارت آپ کوں مفت لچانوں کیا  
توں پیر سڈا تسخیر بٹا تقریر سٹا تزویر کریں  
نت رچھ لڑا دنگل بُکرا ایویں خرقد فقر دا پانوں کیا  
تھی بھنگ تے حقہ تیڈی غذا نہ صوم صلوة زکوٰۃ ادا  
شرط نچ دے وچ گئی عمر ویا بٹ پیر تے خلق ٹھگانوں کیا  
ہے عبدالغفار دی غرض نصیحت عارض ہے وچ خدمت دے  
سُن پند تھیون نفع مند سبھے بے سود ایات بٹانوں کیا



نصیحت (۱۳)

مسلماناں کر کجھ خدا توں حیا  
ہُن ایاں ویندئی سنبھل ونج ذرا

توں ماریں مسلمانی دی کوڑی ہٹ زنا جے کیتوئی تاں ایاں چٹ  
جے دکان کھولیں تاں نیت دا وٹ ترکڑی دے تولن دی الٹ پلٹ  
ونجیں ڈیندیں گھنیں ڈونہیں پاسوں کھا

توں ہستی تے اُتے بیٹھوں تائیں تُن توں چالی دا ڈانور بیٹھوں خاص بن  
گھنیں کوڑ لا لا تے پیسے توں جھن توں اکھیں میں احسان کیتے اجن

ہیں ڈوڑی تے چوڑی رقاں کما  
جو ڈانور جیوں مکھی دے بھنکار تے جو چالی دے وچ بھجے چڑھ تار تے  
پوے پھاس جبکہ رکھے مار تے نہ آوس رحم اوندے پھنکار تے

صبح شام دی اوندی تھیوے غذا  
بزازیں دے کپڑے وکاوں کیوں گھٹے وچ ودھائے دے زلاون کیوں  
تے کر کر تعریفاں سٹاون کیوں کچھیندیں چھکیندیں کھٹاون کیوں  
ڈس ڈہ گز تاں ہتھ ڈیون گھٹا

جیڑے کم کیتونی سبھے پٹھے کم خدا کنوں کوئی نہ کیتو شرم  
قبر تے حشر دا نہ مرڻ دا غم ریموں دھندے دنیا دے وچ تول گرم

تتی چلے دے وچ کھڑوں سر پھسا  
قصایاں دے جیکر ونجو کھوڑ تے اتوں ماس چرپی رکھن جوڑ تے  
وچوں کڈھ ڈہلا ڈیون موڑ تے نہ ڈردے کہیں دی ہٹک ہوڑ تے  
آون یار ونجن تاں پچھڑے وکا

سُناریں دا نکل گیا ایہ گزٹ نہ لَوے دی لاون وزن وچ ایہ کٹ  
ڈیون کھوٹ دی وچ کوٹھالی پلٹ ڈیون کر کے خالص تے کئی ماسے گھٹ

تے رتیاں تے ماسے گئے ایہ بچا  
ہمیشاں کریندا ریموں جے ایویں نبی سائیں دے متھے تول لگسیں کیویں  
توں ول وی مسلمان جیویں تیویں حشر وچ جڈاں پیش رب دے تھیویں  
شرم کر نہ سوہنے نبی کوں بچا

لوہاریں دا اکثر ایہو ہے ہنر جو لوہا پُرانا ڈیون نواں کر  
نہ پئی دھار تے پاڻ دی کئی خبر جیڑھا کھوٹ کرے اوہو کاریگر  
لُٹن پیسیں کیتے پیٹھوں مچ مچا



جو درکھاں لکڑ کوں رنگیل کر      اوند اعیب رنگ نال تبدیل کر  
ڈو گھنٹیں دا کم ڈینہ تحویل کر      کھاو ننت حرام ایویں تحلیل کر  
ہے مدعا تے او لگب ڈویں ناروا

دغے باز دوزخ ولین نک دے بھر      کھواو پھر کوں دغے بازی کر  
ہوسی نفسی نفسی ڈیہاڑے حشر      کر لسی شفاعت نہ خیر البشر  
جے رٹھا نبی سائیں نہ سگسین منا

توں موچی نہوی میں شریعت دا چور      کریں بھرتی تھگڈیں دی تھنہن دا زور  
نہ پنتیں کوں کوئی ڈیکھ سکے پھلور      اتوں رنگ دا پوچا تے سوہٹی اکور  
ڈتو کلبوتیں دی ڈسار بٹا

گھن درزی کپڑے دے وچ حصہ وڈ      وہتر دے وچ کردے کپڑے دی چھنڈ  
ہووے کپڑا وافر تاں گھت ڈیسی گنڈھ      توٹے ناپ گھنڈے تاں لاون پلنڈ  
ڈیون ہک نہ لیرا ولاکر بچا •

ایسا پال بھیری مسلماناں چھوڑ      نہ اسلام دا نام بچا تے پوڑ  
چوہا بن نہ شریعت دیاں پاڑاں اکھوڑ      شفاعت نبی دی جے ہے تیکوں لوڑ  
شرم کر نہ سوہٹے نبی کوں رُسا

ہے پولیس دی ایسا ہمیشاں رسم جو وڈیں تے تئیں چوتھائی ہضم  
ونجن وچ کئی کھا جو موڑی چم اکھن چور پا گئے خدا دی قسم  
ضرور ہک ڈول بے او گھنن چرا  
جے دھوپ کنوں ونج تے کپڑے دھواؤ جو کٹ کٹ تے کڈھ گھنسی کپڑیں دی رو  
جے کپڑے تے کوئی رنگ پکا ڈیاؤ ونجے اوڈ دھپ تے توئے آزماؤ  
گھنن جھاڑ رقان ایہ کر کر دغا  
جڑیا ہویا اسلام تیڈے ہتھیں آئے قدر چائندن او جنناں گل کھائے  
جنناں رتوں دے وچ گھوڑے دوڑائے ایہ احکام شریعت توں سمجھیں اجائے  
نہ کیتو کہیں نال اج تئیں بھلا  
طیب اکھن اول امتحاں فیس رکھ ڈیکھن نبض قارورہ تے جیب اکھ  
اکھن گدھی ایہ مرض اسال پرکھ جو ڈیساں دوا پنجنیں روپیں دا لکھ  
جو ڈول لکھ کھاسیں تے کلی شفا  
اکھاں ہے کسب دی ہے چوری روا حرامیں کوں جو کوئی سڈے مباح  
اوندا اصلوں ایمان نہ رہ گیا اکھیں توں کیا جڈاں پچھسی خدا  
سواں بنسی اتھ کے نہ ما پیو بھرا



توں نامیا نہ مَن ڈاڑھیاں نہ کتر تیں مرنا نہیں گِیو ویدہ وِسر  
جو شیطان ڈتی ایہ بازی پتھر جو ڈاڑھی مَنڑتے گیا ہتھ تھر  
نہ مَن ڈاڑھی تے نہ دھنول بٹا  
کریں کم رکی بٹیوں زمیندار رکھیو نال مَنے دے گھٹا وِپار  
رہایو بگایو بٹا رکھیو بار جو تل سود داٹیں گدھونس ہمار  
گدھس سود تے نال چلکاناں لا  
پوے پک فصل تاں مگر ونجے چٹ جو کوڈی تے نغزے دارتیں ترٹ  
تے جٹی چھوڑندی نہ مَنے دا ہٹ کرے گوجھیاں اگے چھ مایں دی چٹ  
ونجن کھٹ داٹے رہے چیتا جا  
مسلماناں پوری دی عادت وِسار نہ پا ہتھکڑیاں کر نہ منزل نوار  
توں گھوٹا گھٹیندیں نہ عمرا گزار جو چکی دا چکر تے ہوڑن دی مار  
غریبیں دے پچے نہ مُفے چکا  
آیو ہتھ حکومت توں تلوں تے ڈیکھ نہ گردن کوں اکڑا نہ رکھ کوڑی ٹیک  
ظلم دی نہ بجا ہال ڈے نہ توں سیک نہ گھن وڈھی ناحق دا ڈے کر اڑیک  
نہ کڈھ رت غریبیں دی نشتر کلا

حکومت توں کر جیویں نوشیرواں      سخاوت دے وچ بٹن توں حاتم سواں  
نہ آکھن تیکوں ڈیکھ تے آلاں      جو شاباش آکھئی پُراناں نوں  
توں زوار کر      شینہ بکری چرا  
پڑھو علم روزی کمانوں کیتے      کیتو وعظ عالم سڈانوں کیتے  
مدرس دی عزت ودھانوں کیتے      برائیں تے تنخواہیں کھانوں کیتے  
خدا واسطے علم      پڑھ تے پڑھا  
پڑھن تے پڑھانوں دی رقم نہ گھن      نہ جاہل تیڈی ول اہانت کرن  
توں خود کر ادب علم در در نہ پن      نہ شینہ لونبری بٹن تے ہے ڈونگن  
توکل قناعت      دا سبق پکا  
ہے خدمت دے وچ عرض عبدالغفار      سئو دوستو ٹھگ بازی دی کار  
رکھو نال نیکی دے کم دے وپار      نہ من آکھیا شیطان دا خبردار  
تو کر توبہ دل نال بھل بخشوا



نصیحت (۱۴)

فقط ناں دے اچ کل مسلمان رہ گئے  
نہ توقیر عزت اتے شان رہ گئے  
آبائی مٹیاں پٹ پٹ گذر گئی جیاتی  
مرگ تئیں ایں دُنیا دے ارمان رہ گئے  
مسیتیں نہ پہندے پرے تھی کے رہندے  
تھے چیتے چکر نت پریشان رہ گئے  
نمازاں توں عاری تے انکار سنت  
نہ شریعت دے رہ گئے نہ ایمان رہ گئے  
سوائی ڈیڈھ تے قرضے چاون تے کھاؤں  
تھی نوکر کرائیں دے ویران رہ گئے  
کرائیں دے ہتھیں دی تل جَل مٹھائیاں  
بھی دید کھانوں دُو نگران رہ گئے  
نہ پوریاں پوون دُہینو دُہینہ و نجن لندے  
پئے گیر گل وچ تے جِجان رہ گئے  
چوٹی کیتے سر تے قرآن چاون  
سدا ہتھکریاں پیریں جولان رہ گئے

ایہ چغلی تے چوریاں تے چٹیاں بھہرندے  
ناحق کوڑ ہک پے تے بہتان رہ گئے  
ایہ سڈن وہابی جے مسئلہ سُنجے  
ایہ مجنون عقل تے حیوان رہ گئے  
کرن وعظ وچ راگٹی اج دے نلاں  
تے وچ بھیرمی پڑھدے قرآن رہ گئے  
ایہ جاہل جولاں دے لُٹن دے کیتے  
جو ممبر تے چڑھ تار گرتان رہ گئے  
عمل کاں اکھن اساڈا جوابے  
کرن سٹ اہانت تے خندان رہ گئے  
نلاں گوہ دے اگوں پے مرلی وہاوان  
میں واہ واہ تے شابش تے شادان رہ گئے  
شریعت دی راہ توں جیندا پیر شہر کیا  
او سمجھو ایویں سنگتی شیطان رہ گئے  
پچھری چھوٹ انگریز خلقت کوں ڈتی  
نہ اسلام تے کوئی حکمران رہ گئے  
ایہ نلاں بھلا دین کہیں کوں سکھاوان



و ظیفیں تے لوکیندا نت دھیان رہ گئے  
جے پیریں کول ڈیکھو تاں کیتا کمالے  
مریدیں دے در تے ایہ دربان رہ گئے  
مریدیں کنوں پیر اول زین رکھے  
ڈیوے پیٹھی کڈھ تے پچھے دان رہ گئے  
جو اہلق تے چنبی تے ثقری پلاہی  
نہ چاڑھے لگام ایویں بھگتان رہ گئے  
تے دین کول ایہ بھلا کیا جگپیں  
دین وٹوں بھنگ رگڑاں دے سامان رہ گئے  
خبردار کاکا توں گھن پیر کامل  
جیندے ہتھ شریعت دے جزدان رہ گئے  
پرکھ پیر کامل دی ڈساں میں تیکوں  
جو حق نال شاغل بہر آن رہ گئے  
ہدایت خدا وس ہے (حضرت) عبدالغفار  
او مخلوق تے نت مہربان رہ گئے

نصیحت (۱۵)

نقطہ ناں مسلمان رکھن دے رہ گئے  
موتش طبیعت نہ لکھن دے رہ گئے  
مسیتاں نہ بہندے پرے تھی کے رہندے  
ایہ جھمڑ تے تاڑی تیرن دے رہ گئے  
جو قرآن رکھ چھکے چھت ناں ٹنگن  
نہ کھولن دے رہ گئے نہ ٹھپن دے رہ گئے  
ایہ رل مل تے بٹاں لاون کوڑ سٹاں  
بس میں ہچھپن ہلپن دے رہ گئے  
ڈیکھو جیل وچ نیل جولان پاتے  
ٹیڈیجی ٹیڈیجی تے ٹھکن دے رہ گئے  
امیریں دے لقمے کیتے لندھ مارن  
خوشاد کما تھالیں چٹن دے رہ گئے  
نہ اسلام عقبی نہ مذہب دا پتہ  
نہ کنی ہوش عقل سرہپن دے رہ گئے  
پرائی دے چاون تے ہتھ کوں بلایا



ایہ کھانوٹ کیتے مچھاں وٹن دے رہ گئے  
وڈے وال مجھ پال مونہ وچ لگاماں  
ایہ مقراض ڈاڑھی دے کٹن دے رہ گئے  
جے مسئلہ ڈسیوے نصیحت کریوے  
تاں یرقان یڑویل سٹن دے رہ گئے  
ہے (حضرت) عبدالغفاراً عجب ایہ نظارا  
ہن اسلام دے درد لکھن دے رہ گئے

### نصیحت (۱۶)

مسلماناں! فکر کر کجھ اساڈے پیو تے ما کتھن  
ایویں پیو ما دے ول پیو ما ڈسا او ہن بھلا کتھن  
ساری مخلوق دا والد صفی اللہ نجی اللہ  
تھے پوشیدہ پردے وچ جہاں فانی ڈکھا کتھن  
لُؤ الاسدین تے عتبہ ابو جہل تے اُمیہ  
ڈٹونے ڈکھ نبی سائیں کوں او کافر بے حیا کتھن  
جہاں ول گل دیاں رتوں ڈے شجر اسلام دا پالیا

تمامی اولیاء مومن اساڈے پیشوا کتھن  
تے قبریں دے وچ نازک بدن محبوب متوالے  
بدن گلبرگ مٹی وچ توں ونج ہن جھاتی پا کتھن  
نہ لا دنیا تے دل کاکا توں پردیسی چلیا ویسیں  
تیڈی جاؤں تاں ہے آسن عمل چنگے کا کتھن  
تیڈی میت کوں پاویں قبر دے وچ دفنین  
نہ پیسی کنی ولا پھیرا اوہے صاحب وفا کتھن  
نہ دنیا ڈیکھ تے بھلیں میاں سُن ماڑیاں والا  
تے قبریں کفن گل پا اوہے تیڈے بھرا کتھن  
جے آویں پیر میڈے دی توں خدمت وچ قسم رب دی  
نظر کر پار پہنچسی ایہو جہیں رہنا کتھن  
عجب خوش قسمتی عبدالغفار انہاں لوکاں  
آون میں شیخ دی خدمت اوہے طالب خدا کتھن



نصیحت (۱۷)

حضرت مہدی آنوٹ والاے مسلمان جاگو  
شرک کُفر مکلا نوٹ والاے مسلمان جاگو

شرم حیا دا بھناں بناں قرضہ چاوٹ تیڈی دھناں  
ممتے نال وپار، ملکائی تھئی تیار، پھر دی وچ بازار، خوش تھیا شاہوکار  
رات وی ڈھلے پئی گھر وّے واہ ناموس ودھانوٹ والاے

حکم شرع دا ہے پردہ رکھن گناہ ہے غیر دی زال ڈو تلن  
کونتل پھر دی زال، دشمن پاڑے نال، تلک نہ منے گال، پھر دا خوش نہال  
پاکر جَنے پل نہ جَنے ناں اپٹا بکوانوٹ والاے

مسلمان ہزاراں وڈن دھیریں وچ رقم گنڈھ بدھن  
گذر گئے ویسہ سال، اجڑن نکی ہال، پھر دی بکریں نال، گل وچ پیا بجال  
چھپ چھپے وچ نک پئی وڈھے دھیریں پرناوٹ والاے

نوکِ زمیں تے در بھا پئیں کھی کماون واٹر کھٹن  
اگیا مرلی مل، کنور وچ بغل، تلک نہ سگے جھل، چیتا بگئیں زل  
ڈے نانگٹیں دے دانے لے سڈ تے قرضہ چانوں والائے

پنے بھن زمین ودھانوں حد براری دیاں بُریاں لانون  
پٹواری کول ڈے رقم، کھاوے کر کے ہضم، آکھے کریں نہ غم، پکا کیتم اے کم  
کون آوے میڈی قلم کول پاوے وڈھی جوڑ رکھوانوں والائے

چھپر چا تے چھتوں کپن چھکڑ بے وانگوں ٹپن  
گھنن بڈی چا، جھگا کرن فنا، سئیں وت ڈیون ڈھکا، ڈیون بری سزا  
ڈنڈے مارن ہتھ وی ٹھارن ہتھکڑیاں کھڑکانوں والائے

اکثر خان تے تلک چورن چٹے ڈیندے ڈھانڈھے ٹورن  
تھاٹہ آیا چڑھ، کھلیں دے تھے جھڑ، سر تے کڑ وکڑ، مارن سپاہی چڑھ  
ہن ترٹن کاغذ کھٹن جیل کول ونج سنانوں والائے



دین دا دشمن دنیا دا طالب    دن بیگانی تے شہوت غالب  
اپنی پے دے کول، گل لاسٹی ڈھول، سئے سئے کرے چہول، اصول کجھ نہ پھول  
برا کراوے    سچ کماوے    وہ واہ عشق دے لالوٹن والائے

(حضرت) عبدالغفار نصیحت کرے    شرع کنوں جو تھیوے پرے  
رہن ہمیش ذلیل، کرن کم رزیل، شکل تھئی تبدیل، بد کم دی بعیل  
دنگے باز لڑاکے ڈاکو    فتنے دے چمکانوٹن والائے

### نصیحت (۱۸)

نہیں رہ گئے او لوک حق ڈساوٹن والے    شرع دے سکھلاوٹن والے  
جنگوں کرتے دین دے راہ تے    سرکوں یار کُماوٹن والے  
نہ کنی شرک کفر بد رسمی نہ    وت بت پرستی ہئی  
ہن تکبیر دے نعرے نازل شرک دے    سر ول سختی ہئی

ملک دے وچ فتروٹن سارے کم اُن جوڑ

دین کنوں مومنہ موڑ، پئے گئے سخت وگڑ

آئی رعیت ہتھ نہریندے واہ    منصف عمل کماوٹن والے

مسلمانیں گل دیاں رتوں ڈیکر دین کول جوڑیا ہا  
رہ گئے نت جہاد کریندے وطن کنوں مونہ موڑیا ہا  
اج دے مسلمان، کیا ملک تے خان  
دنیا دے سامان، پئی مسجد ویران  
مسجد تروئے گھریں غلچے گل دتے ہتھ پاوٹن والے

ہکو ہے توحید دا کلمہ ہک نبی ہکو قرآن  
کیوں لڑھ پئے گئے مذہب دے وچ ہر کوئی تھی گئے کان و کان  
پٹے روافض غول، نیچر نا معقول  
مرزائی مجہول، اہلحدیث فضول  
تارک سنت نبوی دے خود مذہب دے بدلاوٹن والے

ابوبکرؓ فاروقؓ غنیؓ دا سُن منکر غدار  
حُب حیدرؓ دی کیا فائدہ جے رہ گیا گل زُنار  
نبیؐ دے کئی داماد، کئی سوہرے دلداد  
ہر عیبوں آزاد، ولیاں دے استاد  
برحق چارے من بر چشماں محب علیؑ سڈواوٹن والے



اگلے وقت دے پیر ہن کامل در در دین سکھیندے ہن  
بھلیاں کول راہ لیندے ہن تے خلقت کول سدھریندے ہن  
ڈیکھو اچ کل پیر، دنیا دار امیر  
رکھدے مال کثیر، پنڈے مثل فقیر  
چھوہر باز قہر دے ہوتی ڈاڑھی دے مُنواوَن والے

عالم پیر دی مَنن منوتی اجن نہ جمیا بال  
شرع دے مَنن والیندا یارو ملک تے پئے گئے کال  
مَنن منوتی خطا، جھنڈ دا رکھن گناہ  
زال دی رکھ رضا، تھیوے خود گمراہ  
(حضرت) عبدغفار ایہ رندی فرقہ نام اسلام بچاواوَن والے

نصیحت (۱۹)

کچھ بے نمازا شرم کر      نادم تھیں یوم الحشر  
مسجد نہ پانویں پر توں      ڈیکھیں لنگھیں مونہ پھیر توں  
اکڑ رکھیندیں ڈھیر توں      اگوں تے پئی پوسے خبر  
سنتاں نمازاں بھل گیاں      جیکر پڑھیاں بے ٹل گیاں  
سجے ایویں تھی گل گیاں      نکلتا نتیجہ بے ثمر  
جے کر پڑھیں تھیوے ٹھک وڑک      فارغ بہیں تھی ٹھک پک  
ہر وقت تیڈی ایہا ٹک      ولیں توں ویلھا ول بہر  
کھانویں توں نعمت رات ڈینہ      نظرن نمازاں کالا شین  
مسجد نظر آوے آویں      پالیں دا پیو انجاں چھوہر  
کھانوٹ دے کیتے گرگین      جوٹا ہووے چاڑ دا من  
لسی دی مٹی گالے بھن      نہیں پیٹ ہے ڈھنڈھول دی بھر  
کھانوٹ کیتے پٹ وات نت      جوٹے دی ڈیویں ہکا گت  
کھانوٹ کیتے ہر ویلے چت      ہک کھاتے بی دا منتظر  
ٹکر گھنیں پالیں دے کھس      کھاندیں نہ تھئی کہیں وقت بس  
چوسے دی سنے گئی ڈنڈیں رس      سجاں ترک چوتھے پہر

نغمے دماے دل دا پئے تے جھومر پول دا  
گر کھلی حمدے تولدا ہنیں توں امناندا کاریگر  
بچھ وانگیں پئے ماردا چھو چھو کریں نہ ہاردا  
نچ نچ تے دھوڑ اڈاردا ماریں جڈاں جو تے جھمر  
بچھ پئے تھوڑا پوے تھک توں شام توں لا صبح تک  
کھیپیں توں جھمر تھی اچھک خرکوں جیویں چنبرن مچھر  
سارے ملک تے خان تھی ناں والے تے ذیشان تھی  
مارن جھمر حیوان تھی پاندھی تے پاری خاں مٹر  
گڈھا ڈھویندا بار ہے کھلیں دی سر تے جھار ہے  
او وے وی تابعدار ہے ہے تیں کنوں بہتر ایہ خر  
کٹا نہ چھوڑے سائیں دا در ونجے اُتھاپیں در تے مر  
دل وچ ذرا توں سوچ کر کتا ہے وڈا وچ قدر  
غیرت نہ کیتو ہک ذرا لُڈ پئے دا آشنا  
دیوٹ دا سکا بھرا نصیحت نہ کرے کوئی اثر  
گھوڑیں تے گڈھیں نال دل گاؤے تے مانجھے مال دل  
ڈیڈھی لئی تے بال دل چھرولیسی نہ تیکیں اتھاں ہر



دنیا تے میٹھوں دل کوں لا ماڑیاں محل اُچی بنا  
اوڑک تھیں آخر فنا کوڑا جہاں کوڑا فخر  
کتیں دا جوڑیو وڈا دھن راتیں ڈینہاں کھانوں مکھن  
کتیں دا خدمتگار بن جابل پیا مارے ٹکر  
کُتا گھنے جے کہیں کوں پٹ اگوں او مارے سر دی سٹ  
اُٹھی تے توں ول تھیویں بٹ آوے جیکر تیکوں لہ  
کُتا گھنیں منجھیں دا نل رچھیں لڑانوں دا شغل  
پیا ملک وچ پترٹ نل لعنت دی بن بگیوں کھکھر  
بھونکن ہے کُتے دی رسم ہس منصبی پٹن دا کم  
پر تیں ودھا رکھیا قدم ایسا گالہ سمجھیں مختصر  
رچھ دا لڑانوں چھوڑ ڈے کتیں کنوں مومنہ موڑ ڈے  
سنگتاں بریاں سب تروڑ ڈے دوزخ نہ ونج ڈھئے نک دے بھر  
تھہ ہے تیڈا دلربا حقے توں کیتو جاں فدا  
میٹھوں نزی وچ مومنہ دے پا بڑ بڑ کریں شام و سحر  
تھہ حقیقی یار ہے پیوٹن دے نال وپار ہے  
دھوئیں پھلورن کار ہے ہر وقت چائی بھا دے پھیر

پیوں پیالا بھنگ دا ہتھ پا کلابہ ونگ دا  
سڈواویں نام ملنگ دا ڈاڑھی منا کیتو پدھر  
بھنگی گیا سک بند تھی جیں وقت ہندا بھنگ پی  
نظرے برابر زال دھی بھنگی تے ہے رب دا قہر  
ڈاڑھی دے تلون وال نت منیں ہنال سیال نت  
مُجھاں رکھیں توں پال نت بن گیوں ڈھٹی کمشنر  
ڈاڑھی منا بھڑا بٹیں سڈن میکوں نینگر ہٹیں  
جوانی پیا اچن چڑھیں ماری تیڈی ساری سگھر  
تیڈی شکل تے دھنول ہک جا ہو جے ڈوہیں رل  
سگدے پرکھ نہ ذی عقل ہے کون ہندو دا پسر  
آئی ہتھ حکومت بھا ملی سنی تے سکی گئی جلی  
مظلوم ونجن کنیں گلی رشوت تے جو پدھو کمر  
مظلوم دی پی گدھو رت کھیے ڈو جبکہ نیوے ہتھ  
کن ڈے سٹیں اوندی گلاہ وت بھجی نہوی کالی قبر  
تھیڈار وانگیں پھوکیا کرسی تے بیٹھا شوکیا  
مظلوم بیٹھا لوکیا سن کر کرے اگر مگر

ڈالیاں ڈیون گھر وچ پچا نارج تے ناسیل کیا  
پیناں جیکر ہتھ آگیا پکڑے جیوں ہکری نہر  
حاکم بیٹھا ول وڈھی گھن چھوڑے نہ جیکر ونجے کن  
کری تے ول بٹ ونجے جن ونجے وگڑ پے ونجے شر  
رثوت اول بیٹھا پچا جھوٹھا مقدمہ ہے ریہا  
ڈیوے ہتھوں جرمانہ لا آکھے گواہ نہیں معتبر  
کر چین تھے کپتان دے کھڑکار تھے جولان دے  
لورے لکے ملتان دے لٹ پھر لگی تزا جبر  
چوریاں کریں کھاویں نہ حق حوالات تے پدھیں نہ تک  
چھٹن دے ویلے ماریں بک آنون سیتی چاویں چھپر  
چوری تیڈی تھی گہنی غذا اکھ چکی تاں گھنیں چرا  
توئے ہووے سکا بھرا دل تے نہ ہک ذرہ مہر  
چھوڑیں نہ کنٹیں ساگ دے جیکر ہوون سیں جاگدے  
گانے پدھن پے سہاگ دے کٹ کٹ تے پھے رکھن گبر  
ملیو مونہہ کالہ جوڑ تے آپے چڑھیوں ونج کھوڑ تے  
کٹیا سپایں بوڑ تے لکھ لعنتاں ملیا اجر



ہتھکریاں کھڑکیندا ریہوں نت دال سرکیندا ریہوں  
جولان نت پیندا ریہوں پوری تیڈی پیشہ پدر  
واہ کیتو پوری رسم اٹھلانویں نہ توں دھی دا کم  
پیویں نہ جے تتیں ڈوں ویمیم آکھے کھڑا سارا شہر  
شودی آہن ہے ہال او مونہ کھیر دی آندی ہے بو  
ہے چھوکری پر خوب خو وڈی عقل دانی دہر  
تیڈے لیکھے او ہال ہے شوہر دا اونکوں خیال ہے  
کھلیں دا یارا کال ہے چڑھیا تیڈے چیتے چکر  
بڈھی مکاراں کوزہ خم رنجھیت دے پیلے دی مم  
چاکر وکالت جوڑے کم پوزک پرانی تے کھیر  
بھینڈو بے خر خوش رن پھس پھس کرے ہر وقت کن  
اٹکاوے جندے گھتے بھن سو سال دی بڈھی پھرڑ  
شادی کریں توں نک کپا جبرا پوانویں توں نکاح  
سارا کیتونی کم خطا رو رو تے پئی گذرے عمر  
لڑکا ہجے رساں کرن بالغ تھیوے عتنہ کرن  
اسلام کوں بدناں کرن بازی ڈیوے شیطان ہتھر

بُڈھی اکھیندی کھاکھڑا جھیرے دا لا کر ٹھاکڑا  
تھیندا نہ بال اچھا کڑا منّت لے پوے کر  
چلن کچاوے جھول دے چھن کار تھے رُجھول دے  
عاشق وی آون کھولدے عثوے تے غمزے بے حذر  
موٹھو تھیا رنیں دے لگب شیطاں گدھا ہے ملک ٹھگ  
پئے گئی چھوہر بازی دی چں رنیں دا ہے وادھو مکر  
عزت نہ رہ گئی ہک خس تیڈی گئی بے نال پھس  
لوکیں دیاں تاڑیں زالیاں تھی گئے مسلمان بے خبر  
نڈن دیاں ایہ ہن چالیاں گوریاں تے بھگولیاں کالیاں  
دل ڈتو اپٹی پے دے وس سوں سوں کریں توں دربر  
پے دی کھسیو گئی تیڈی نس واہ واہ بٹے ایہ خوب چس  
رکھیں توں شوق بلھائیاں آکھیں تھیا رب دا امر  
اپٹیاں لیونی گھائیاں چھوڑیں نہ اندھیاں کاٹیاں  
زانی تے لعنت رات ڈینہ ڈس پے کہیں کوں کیا خطر  
ساکن سماء والا مگیں منگدے اماں اہل زمیں  
مکین زانی دا مقرر



سُن کر نصیحت کر عمل میاں تھی سیانہ سکھ عقل  
سٹ گھت برائی دا غلّ رکھ صاف سینہ تے اندر  
جے ہے تیڈے وچ کئی خطا ہُن وقت ہئی بھل بخوشا  
مَن گھن بھرا میڈا اکھیا سنجل توئے چوتھے پہر  
جیرھے گئیے میں عیب ہن ڈٹھے سنیے لاریب ہن  
ظاہر تے کئی وچ غیب ہن ہُن میٹ چا اگلے اکھر  
(حضرت) عبدالغفار دی اتجا برکت نبی خیر الوری  
بخشے ورنجن سارے گناہ رحمت دی نت ہووے نظر

نصیحت (۲۰)

تیکوں کلمہ پڑھن دا ڈھنگ نہیں اتے مسلمان سڈانوں کیا  
تیڈی وڑن مسیت دی ریت نہیں ول مؤمن نام رکھانوں کیا  
نت جوا چوپڑ شطرے تے شطرنج کبوتر بازی ہے  
ہُن چور چتر چندال ایوں حق غیر دا لٹ کر کھانوں کیا  
ہُن بنٹلین مچھیل مچھندُ نت مشین پھرانویں توں  
ڈس سنت اتے کیاں عمل کیتو ول ڈاڑھی دا منانوں کیا



ہن چال چلن بدماشی دے نہ چھوڑیں رن بیگانی کنی  
نہ خوف خدا نہ شرم نبی سر زنا دا بار اٹھانوں کیا  
تیڈی رسم رسوم تے بدعت وچ گئی عمر وہا تیکوں سوچ نہیں  
ہے دنیا مکر و فریب دی جا ٹھگباز دا ڈکھو چانوں کیا  
کریں وعظ بہانے زور دے چندے ڈے پکر چودھار پھریں  
تیڈے وعظ دے وچ کجھ اثر نہیں ولا ایہیں مجلس وچ آنوں کیا  
جے سک ہے تیکوں وعظ کرڻ دی فَاَتَبِعُونِی تے عمل کما  
ایویں بٹ کڑاک ہٹاک نہ مار اگے یُحِبِّبُکُمْ سمجھانوں کیا  
ہے علم کنوں مقصود عمل گھن ٹکڑے پن پن تنگ کیتو  
بگیوں نگل حرام دے کنی لقمے بن مولوی درس پڑھانوں کیا  
گھن رقاں ختم قرآن سٹانویں کریں فخر میں حافظ قاری ہاں  
مڑی ہک آیت تے نہ عمل کیتو ایویں کوڑ قیاس کمانوں کیا  
بن حاکم رشوت نور بٹیں کھا لکڑیں کریں مقدمے چٹ  
گھت لٹ پھر دھوں اندھار ڈٹو کھا ناحق تے پیٹ ودھانوں کیا  
بن پیر پلنگیں لیئیں توں نت دنگل دول تے بھہ لڑانویں  
تیڈی بیعت اصولوں جائز نہیں گل خرّہ فقر دا پانوں کیا

گھن مرشد کامل قطب زماں جیہا دل غافل بیدار کرے  
ہتھ کار ڈوہیں دل یار ڈوہیں بیا پڑھ پڑھ مغز کھپانوں کیا  
کر دل وچ اللہ اللہ جیہا کفر کوں دور کرے  
لا وی جے تیں تار نہ پوے زہد تے زور ازانوں کیا  
ایسے چوڑاں بیت نصیحت دے ہن (حضرت) عبدالغفار دی ہے غرض ایہا  
جیہا شاعر لغو کلام کرے ول آنجھیں شعر بٹانوں کیا

### نصیحت (۲۱)

یا الہی خود بذات کبریا کے واسطے  
کرم کی برسات برسا مصطفیٰ کے واسطے  
اشک باری گریہ زاری شب بیداری کر عزیز  
ہے مجیب قریب مولیٰ ہر دعا کے واسطے  
اے بھرا توں ذکر کر کچھ فکر کر، زہد کر کچھ جہد کر  
عمل کر کچھ سمل کر دار البقا کے واسطے  
حق پرستی میٹ ہستی کر توں مستی مست بن  
دم بدم کر اللہ اللہ داتا کے واسطے

باعقل کر توں عمل نا تھی جہل ناعاقبت  
سر جھکا بھل بخشوا اپنی خطا کے واسطے  
اے عزیزا باتمیزا باز آ ہن باز آ  
توبہ کر تعجیل کر اپنی رہا کے واسطے  
مر توں آگے موت دے چڑاں لوک اکھن مر گیا  
جنت الفردوس ماویٰ ہے شہدا کے واسطے  
ذکر کر بھر زور ذاکر قلب وچ تھیوے اثر  
چمت تھی نا ست تھی اپنی بچا کے واسطے  
بے نمازی حیلہ سازی دغا بازی چھوڑ ڈے  
ترک کر تلاش دُنیا پر دغا کے واسطے  
پاک تھی اتے خاک تھی موصوف با خاکی صفت  
مُو تھی مفتون تھی خاصہ خدا کے واسطے  
قلب دا تصفیہ کر اتے نفس دا تزکیہ کر  
تعزیه کر نفس ناقص پر خطا کے واسطے  
زانی ہے زندیق زندانی ظہیر اندر سقر  
ہے سقر خود مقر زانی بے حیا کے واسطے



شوم ہے او یوم ہے محروم بد مقصوم ہے  
جیس عمر کیتی تلف دنیا بے وفا کے واسطے  
اے خدا حاضر اتے ناظر سمیع تے بصیر  
خالق مخلوق کل ارض و سما کے واسطے  
بہال کر ساڈے حال تے چال بد افعال تے  
رحم کر توں اے رحیم اپنی سخا کے واسطے  
برکتوں فضل علیٰ کر فضل فضلیٰ تے مدام  
اپنی رحمت و وسیع بے انتہا کے واسطے

نصیحت (۲۲)

توں تند نکیری گھت رُی	ڈینہ راہیں چرخہ کت رُی
گھن امری دی ہن مت رُی	سکھ ہوش عقل تھی سیاٹی
نہیں ونجن والے جت رُی	اگوں تند دی قیمت پوسی
باقی رہ گئے ڈینہ پنج ست رُی	آیا وقت ووزنڈا نیرے
کر حاضر بگدی رتوی	رکھ گھر وچ ور کوں راضی
نا مار توں اپنی پت رُی	نا بچا سورہے سیکے

جے وِتر سُر تُنٹن دا آوِ توں ڈوڑہ چمپیں وَت رُی  
بھج پرے پرائی شے توں توں اصلوں نا لا ہتھ رُی  
لکھ دل تے (حضرت) عبدغفاراً ایوں کر نا چیتا خط رُی

نصیحت (۲۳)

ڈسو گمیں نال میں دنیا کوئی اچ تئیں وفا کیتے  
بیں دل لئی اوکوں پٹوا پٹوا تے ادھ مُوا کیتے

محبت وچ جیرھے اڑ گئے پٹیندیں قبریں وچ وڑ گئے  
ایوں پٹ پٹ اورک مر گئے ایں جو کیتے جفا کیتے  
شریفیں دے شرم لوڑھے ایہ پیرے بھرم دے بوڑے  
بیشرمی دے بھچا گھوڑے نہ ویندیں کھڑ وداع کیتے  
جیرھا ایندیں نال آ گسڑے اول وارے گیل گسڑے  
او خوش تھی جگتے نا وٹھڑے ایں گھر وسدے فنا کیتے  
اورک سرتیں ایہ تَن چھوڑے قبر دا تیر ہن چھوڑے  
ہری بازی ایہ جھن چھوڑے تے جھنٹ کر بنج سوا کیتے  
فخر ایندا آبائی دا کرن دعویٰ خدائی دا

ایہ ہے پُک دھوڑ چھائی دا      ایس جو کیتے دغا کیتے  
کیویں قارون کوں موڑیں      کیویں فرعون کوں جوڑیں  
اوڑک دریا دے وچ بوڑیں      ایس حق اپنا ادا کیتے  
خدا کوں دل توں ڈے کاکا      توں چا سر تے فقر فاقہ  
نہ تھی دنیا تے دل راکھا      ہے دل خود حُب خدا کیتے  
(حضرت) عبدالغفار ایہ دشمن      کرے وچ ڈینہ دے سے سے وں  
پرائی کاٹکو راہزن      ایس راہ ویندے ولا کیتے

نصیحت (۲۴)

ڈسا دلبر مسلماناں      پھریں ڈاڑھی مونا کیتیں  
شباہت نال نصرانیاں      رہیں مچھاں ودھا کیتیں  
تھیویں سنت دا اعتراضی      منا ڈاڑھی تھیویں راضی  
تے نت پئی وگدی مقراضی      ہے پاکی بجا کیتیں  
نبی سیں ڈاڑھی رکھوائی      لمبی ہک مٹھ جتی ہائی  
تیں منوائی تے کترائی      منیسیں ڈس ولا کیتیں  
نبی سیں کوں نہ ٹھاندی ہی      تاں ول کیوں ڈاڑھی جاندی ہی  
نبی سوہنے کوں بھاندی ہی      کریسیں ایہ گناہ کیتیں



نمازاں تھی و نجن مکروہ  
شکل معیوب ہے یکو  
زنا دا کیتو ورتارا  
ڈیویں کھولیں دے وچ پارہا  
رہیں مچھیں کوں وٹ پاڑھی  
تیہیں کوں پے کھرن گھاڑی  
جیکر وارث اتوں آون  
کٹا پرچہ تے ڈھکواون  
سدھی کٹی چھی کاٹی  
لماو سبھٹیں دی گھاٹی  
نہ سچ اکھن تے چڑ سائیں  
ونجے جیرھا نہڑ سائیں  
پئی غفلت وچ عمر گلدی  
توں سچ و نچ پئی بھا پلدی  
ڈسے (حضرت) عبدالغفار ایوں  
نہ غرہ دنیا وچ تھیویں

نبی ناراض دل مجروح  
کریسیں ایہ جفا کیتیں  
بنیا بھیدو ٹہر سارا  
ساریاں راتیں گنوا کیتیں  
بیگانے رنیں کوں تازی  
توں ویسیں ڈس بھلا کیتیں  
کرورے جوڑ پلواون  
بھگپسیں ایہ سزا کیتیں  
سانول بھوری سبو بھاٹی  
کریسیں ول پچا کیتیں  
نہ لڑ مفتہ نہ بھڑ سائیں  
رہے بھڑی ادا کیتیں  
عزیزا توبہ کر جلدی  
حیاتی ہے بقا کیتیں  
خدا دا ہے حکم جیویں  
ہے دنیا دا وفا کیتیں

نصیحت (۲۵)

درم اُتے دینار کیتے پیا کھانویں نِت دھموڑے  
ڈاڈھے دے ہتھ پنٹاں آوے پیا رت پنچوڑے  
حُب دنیا دیوانہ کیتا تھئے عقل دے تھوڑے  
دانشمند دیوانے اگے تھی غلام ہتھ جوڑے  
جو دورانِ دہر ہتھ آیا بھئے جوڑ بھروڑے  
مول وصول نہ تھیوے دنیا پانی پیا ولوڑے  
تھی مغرور قلیل حیاتی ودا لتائیں لوڑے  
عزرائیل آنیدا پھیرے عمرہ پیر سنگوڑے  
بے آزمائش ہر ہک اُتے تھے ہکدے ول ڈوڑے  
اجل دے نال علاقہ ہر دا کون تعلق تروڑے  
پیگ ڈیون پیغام اجل دے سُن سُن تھے کن بوڑے  
دوست عزیز اقارب لڈے موت بھچاوے گھوڑے  
اَس نال نہ بھالیں اکھیں غفلت مول نہ چھوڑے  
ساتھ لڈتجن سنگت دے ول کوئی نہیں سگدا موڑے  
سیجھ گلاں دی باجھ نہ سُمَدے تھے اج خاک پنوڑے

قبراں دے وچ کیڑے کھانوں پیٹن ماس مکوڑے  
موت پھرے چوٹوں تیڈے باہروں چاڑھے خوب وکوڑے  
حرص وچ نوٹ اکھیں پیا کھانویں دھکڑے دھوڑے  
جاں اشراف آیا ہتھ لوفر دے ول ول چم ادھر وڑے  
اجل مثل ہے رسم ول تاں زورے ہانہ مروڑے  
عبدالغفار پچھانویں وانگیں موت پچھوں نت دوڑے

نصیحت (۲۶)

دنیا فنا دی دار ہے ہر کوئی چلن ہار ہے  
ونجٹاں ضروری پار ہے دریا پیا کر کے کپر  
دلبر ایمان اپٹا بچا دنیا تے دل اصلوں نہ لا  
ڈنگلوں ایندا اصلوں نہ چا ٹھگباز ہے کوڑی غدر  
شریعت دا توں پابند تھی رسمیں تے نا خورسند تھی  
ہشیار توں ہر چند تھی ڈینہہ گزریا پچھلا پھر  
اللہ دا کر ہک آسرا دنیا دا تکیہ خاسرہ  
مرشد ہے قوت باصرہ روشن مثل کامل قمر



دل دی چلاوے تار کوں تروڑے تیڈے زنا کوں  
مارے تیڈے اتار کوں تڈاں پووے تیکوں قدر  
توٹے توں قابل تارہ میں بے پیر میں بیکارہ میں  
وڈا توں وچ اندھارا میں رہبر سوا کیرھی خبر

### نصیحت برائے نماز (۲۷)

خداوند عالم سے آئی نماز، تیں سمجھی ہے گل دی پچاہی نماز  
سویں سنجہ دا ستا سمجھ ابھرے اٹھجیں، فخر والی ایوں چکائی نماز  
توں آس بھیندیں تڑیندیں تکیندیں، کیتو وقت ضائع رجائی نماز  
مگر نہیں سمجھدا قیامت دے ڈینہہ، وچ جو دوزخ توں ویسے بچائی نماز  
رکھ انگار حقے تے پڑکاٹ ماریں، چلم چرٹ پیندیں سدھائی نماز  
توں حقے دیاں سُرراں بٹیندیں ٹھہیندیں جو دھوہیں دکھیں گوائی نماز  
جے ملے ہا تیکوں کوئی کوڈی کثیرا، کریں ہا توں ڈاڈھی کھائی نماز  
پچھے تھیںسی ارمان دل دیوچ توں یارا، جو ہئے ہئے میں کیوں چا چکائی نماز  
ہا خنجر شر دا توٹے گل اوتے، حسین نہ دل توں بھلائی نماز  
حسین حنی سجدے وچ سر کٹایا، تے تیں کہیں کنوں بخشوائی نماز

کریں ہا عبادت صداقت جو والی، صفا کر قلب دی صفائی نماز  
بہ برکت فضل پیر (حضرت) عبدالغفارؒ، عجب خوب لذت چکھائی نماز

### نصیحت برائے نماز (۲۸)

پڑھن نہ نماز اُسے از لول لگے قفل جنہندے  
ترک نماز کرے جیکوئی او دوزخ وُنجہندے  
مسجد وچ نا پیر رکھن مونہہ پھیر پروں لنگھ ویندے  
نوڑ سلام کرن کئی بارہوں متھا ریہے ٹکیندے  
مئی مسیت محابے رب دے مدد کریں پکڑیندے  
پڑھن نماز ٹھکو ٹھک تھیوے وچ لکھ بھگتیندے  
فرض نماز کیتی حق تعالیٰ ہر کوئی سمجھیندے  
انجھیں کلمے کُفر دے آکھن پڑھی نماز ونجہندے

### در فضیلت درود شریف (۲۹)

مومنو کیوں نہوے پڑھدے درود  
میں پڑھداں حضرت دا مولود

ہک ڈینہ یہودی تورات کوں چالیں نام حضرت دا نظر وچ آیں  
پڑھ درود چا سر کوں جھکالیں رحمت کنوں گیا بختا یہود  
تھی گئے سب اوندے مطلب زود

کالی قبر دا جیکر ڈر ہووے تے حشر دا جیکر ڈر ہووے  
موت سقر دا جیکر ڈر ہووے تحصیسی نہ سر تے سختی درود  
ایہ ہے نسخہ بس آزمود

ذات خدا دی تھیندی ہے راضی پڑھے درود جے ہووے نمازی  
سمجھو ایویں گویا جلیتی اوں بازی جرم اوندے تھے سب مغفور  
ہک درود تے لکھ لکھ سود

درود پڑھن توں جو انکاری سمجھو ایویں اوندی قسمت ماری  
بن گیا او دوزخ دی چنگاری تحصیسی جہنم دا او وقود  
سر سر مری او مردود

بئے مجلس کوں حق تعالیٰ بئے ساکوں ساڈے پیو ما کوں شالہ  
امت نبی دی نہ ڈیکھے کشالہ برکت چوں یاراں دے وُعود  
رد کرے ساڈے سارے حود



رب ہر مومن دیاں آساں پہچاؤے (حضرت) عبدالغفار دی ایہا دُعائے  
پہنچاں مدینے تے ول نہ ولاوے سے سے کریساں شکر سجود  
سُن توں غریبیں دی اے معبود

### فضائلِ جمعۃ المبارک (۳۰)

فلک تے ہے صدا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
تمہیا جمعہ ادا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
ونجا ڈپوے سبھے مرضاں	مٹا ڈپوے سبھے غرضاں
ایہ ہے مشکل کٹا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
ڈیجیجی پھرے نورانی	صلوٰۃ الجمعہ لا ثانی
ہے راضی خود خدا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
در دولت کشادہ ہے	رحم بر سر خدا دا ہے
ہے وچ فردوس جا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
اینکوں عیدِ ضحیٰ سمجھو	اینکوں یومِ الجزا سمجھو
ہے اچ روز دعا یارو	مبارک ہو مبارک ہو
رحم جیکر خدا چاہو	جے دوزخ توں رہا چاہو

نہ کر جمعہ قضا یارو مبارک ہو مبارک ہو  
بہشتاں وچ پوچا ڈیے جہنم کوں بچھا ڈیے  
ڈیسی مٹھر چھڑا یارو مبارک ہو مبارک ہو  
قبر دے وچ اندھارا ہے اُتھاں مشکل گزارا ہے  
کریسی پر ضیاء یارو مبارک ہو مبارک ہو  
ترامے دی زمین ہوسی جمیع خلقت حزین ہوسی  
ہوسی اتھ دستگاہ یارو مبارک ہو مبارک ہو  
جیرھا وچ رنج علیل ہووے جیرھا مفلس ذلیل ہووے  
اینکوں سمجھو شفا یارو مبارک ہو مبارک ہو  
(حضرت) عبدالغفار ہوں بنیم پڑھوں ”لَا تَقْنَطُوا“ ہر دم  
ہے ہر دل دا دوا یارو مبارک ہو مبارک ہو

### فضائل جمعۃ المبارک (۳۱)

اج روز جمعہ دا عید آیا، ہر مومن مسلمان کیتے  
جیرھا پڑھی جمعہ ہے بہشت بریں، مشتاق اوں پاک انسان کیتے  
ایہو ج بے زر مسکین دا ہے، ایہ تسلی قلب حزین دا ہے

ایہو کنگرا کوشک دین دا ہے، سارے عجم تے عربستان کیتے  
توٹے لگھاں گناہ بے شمار ہوون، توٹے سے سے مٹیں سر بار ہوون  
توٹے بھیڑے سبھے کردار ہوون، ایہ ہے رحمت جملہ جہان کیتے  
اج رم جھم برے نور خدا، جیڑھا جمعہ پڑھے منظور خدا  
سبھے کیتے اوندے ڈکھ دور خدا، ایہ ہے دولت دین ایمان کیتے  
اج ڈینہ مبارک بادی دا ہے، اج فرحت راحت شادی دا ہے  
اج دوزخ توں آزادی دا ہے، رب ڈکھڑے سبھے آسان کیتے  
اج بادل جھڑ ساوڻ دا ہے، اج سارا جوڑ وساوڻ دا ہے  
ایہو ڈینہ گناہ بختانوڻ دا ہے، اج ہر تے رحم رحمان کیتے  
اج نور دی بارش چھلک چھلک، اج شور پیا وچ ملک ملک  
پیا زلزلہ وچ ہر خلق ملک، شادان ایہیں دربان کیتے  
اج ڈینہ مبارک عالی ہے، اج ہر کوئی رب دا سواہی ہے  
اج سائل نہ کوئی خالی ہے، رب سائیں ہزاراں دان کیتے  
اج رحمت دی دربار کھلی، کر وٹج وپار بازار کھلی  
اج گلشن باغ بہار کھلی، رب ساڈے اُتے احسان کیتے  
کر سودا اج ارزانی ہے، تیڈی عمر فنا در فانی ہے



بئی سبھ چمچے پشیمانی ہے، تیڈیں سینگیاں سنیاں سامان کیتے  
ایہو (حضرت) عبدالغفاراً راز عجب، ہے قرب خدا دا ناز عجب  
پر اصلی عجز نیاز عجب، ساڈا صابن ہے عصیان کیتے

### فضائل رمضان شریف (۳۲)

رب خلقت تے احسان کیتا، کیاں نیک ایہ ماہ رمضان کیتا  
کر ذکر فکر نت شکر خدا کر فرض تے قرض خدا دا ادا  
رکھ خوف تے ڈر حکم بجا رب امت تے ایہو دان کیتا  
سٹ غیرت غیر غضب سبھ کینا کر صاف اندر کر حد توں سینہ  
گھٹی مدٹ کنوں ایہو آیا مہینہ رب ساڈا ایہو مہمان کیتا  
کر خدمت ماہ رمضان دی پوری نیک عمل کر گھن مزدوری  
رکھ تعظیم تے پاس ضروری رب قید دے وچ شیطان کیتا  
پڑھ توں تراویح تے صلواتیں ختم قرآن دا ساریاں راتیں  
سٹ گھت غیر دیاں کوڑیاں باتیں رب ایندا اعلیٰ شان کیتا  
سٹ دلیلاں تے جھگڑے بھیرے سمج قیامت آئی نیڑے  
نا کر کم آویڑے بھیرے ایہو حکم خدا رحمان کیتا

کٹھ گئے او راج رعیت والے ونج تے او خاک وپالے  
دنیا نہ نیستی کہیں نالے کوڑ دا سب سامان کیتا  
عبدالغفار نہ تھی توں عاری غفلت چھوڑ پکڑ ہشیاری  
مفت حیاتی گزری آواری کھڑیں سوچ نہ ایہ دھیان کیتا

### فضائل رمضان شریف (۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْبِیِّنَۃِ اِج اِجڑے صحن گلزار ڈسن  
ڈیکھ رونق ماہ رمضان دی کول کل مومن باغ بہار ڈسن  
مرجا مرجا اے مہ خوش لقا مرجا مرجا اے مہ ذو العطا  
مرجا مرجا اے مہ دلربا تیڈے فیض بے انت شمار ڈسن  
ایندی شہرت زمین آسمان دے وچ دھوم دھام ہے سارے جہان دے وچ  
کافر سڑ سڑ مرن ارمان دے وچ بے دین سبھے بے وقار ڈسن  
ایہو بخش آیا گناہ گاراں کیتے جالینوس آیا بیماراں کیتے  
آیا دافع ایہ درد آزاراں کیتے ایندے لطف چوگوٹھ چودھار ڈسن  
ایندی برکت کنوں سختیاں دور تھیون ایندے وچ عمل منظور تھیون

مومن رات ڈیناں مشکور تھیوں  
ایکوں معدن لطف الہی اکھوں  
ایکوں ہر مذہب دی رہائی اکھوں  
ایہو بھڑ آیا ملک وسانوں کیتے  
ایہو آیا قصور مٹانوں کیتے  
جنہیں سجدہ نہ کیتا ہا ساری عمر  
ڈیکھو ماہ رمضان دی برکت اثر  
ماہ رمضان دے ہن درجات عجب  
کیتا لطف خدا دی ذات عجب  
کارن ساڈے کیتا رب دان ایہو  
تھوڑے پٹنیں دا مہمان ایہو  
ایہو (حضرت) عبدالغفار ہے نور خدا  
بخش ڈیوے خدا سبھ جرم و خطا  
(کر) عبدالغفار دعائیں طلب  
اللہ کیتا ایہو احسان عجب  
ایندے ہر ہر جا انوار ڈسن  
اینکوں مخزن فیض خدائی اکھوں  
ایندے سوہنے سبھ آثار ڈسن  
وٹھا دھرتی اُتے رنگ لالوں کیتے  
سبھ راضی تے شکر گزار ڈسن  
پدھی پانیں بُرائی تے چمت کمر  
سارے ساجد تے روزیدار ڈسن  
ماہ رمضان دے ہن برکات عجب  
سبھ عابد تے شب بیدار ڈسن  
آیا ساڈے کیتے ماہ رمضان ایہو  
ایندیاں خوبیاں تے یمن ہزار ڈسن  
ایندے وچ ہے سبھ منظور دعا  
ایندے فیض نہاں آشکار ڈسن  
اللہ بھیجا وسیلہ تے جوڑ سبب  
ایندے فیض نہاں آشکار ڈسن



رمضان المبارک (۳۴)

رکھ روزہ ماہ رمضان دا جاگن داویلا آگیا  
تیں کیتی نندر پیاری ہے نزدیک تیڈی تیاری ہے  
کر چنتہ یار سامان دا جاگن داویلا آگیا  
رکھ روزہ تول کھانوٹ کھنوں پیا چوری شے چانوٹ کھنوں  
پیا روزہ رکھ تول زبان دا جاگن داویلا آگیا  
اکھیں نہ ڈیکھن بد نظر کینے حد تول صاف اندر  
رنجا نہ دل انسان دا جاگن داویلا آگیا  
ستا تول ساری رات دا ایہو وقت ہی برکات دا  
ایہو وقت اعلیٰ شان دا جاگن داویلا آگیا  
مقبول میں ویلے دعا بخشے ونجن سارے گناہ  
ایہو وقت ہے احسان دا جاگن داویلا آگیا  
الصوم لی فرمایا ہے اجڑی بھی وت آیا ہے  
ثابت حکم قرآن دا جاگن داویلا آگیا

غفلت کنوں ہشیار تھی سنگتی بگونی دھار تھی  
سٹ کوڑا تکیہ جان دا جاگن دا ویلا آگیا  
ایسا نندر پئی گلدی مٹھی سختی نہ جیں اچ تیں ڈٹھی  
الٹا ہے دور زمان دا جاگن دا ویلا آگیا  
اڳوں پندرہے دور دراز ہن تیکوں جی دے ناز ہن  
اڳوں پینڈا کوہستان دا جاگن دا ویلا آگیا  
ستے قبر پا کے کفن پے ستے جتھ کے تھے دفن  
واپس حکم نہیں آندا جاگن دا ویلا آگیا  
رمضان دی تعظیم کر کر مرجا تکریم کر  
کر قدر ایں ممان دا جاگن دا ویلا آگیا  
(حضرت) عبدالغفار ہن خطا کثرت دے وچ بے استیا  
ہک آسرا رحمان دا جاگن دا ویلا آگیا

### آمدِ رمضان المبارک (۳۵)

اچ ماہ رمضان دی آمد ہے  
رب جیندیں ولا ڈکھلیندا ہے

آو نیک عمل کمانوٹ والے	آو ماہ رمضان دے بھالٹ والے
ساڈیاں ساریاں مونجھاں ونجیندا ہے	اجھو ماہ رمضان ہن آنوٹ والے
آیا سکدیں دی سک لمانوٹ کیتے	اچ روندیاں کوں آیا رہانوٹ کیتے
ساڈی کل تقصیر مٹیندا ہے	اچ آیا گناہ بخشانوٹ کیتے
جیرھے وچ گناہ غمناک ہوون	جیرھے جنت نعیم دے مشتاق ہوون
اچ ساریاں تے لطف کریندا ہے	جیرھے دنیا دے وچ ہلاک ہوون
آو لطف عمیم دے گھنٹ والے	آو جنت نعیم دے ونجن والے
ساڈے سارے گناہ بخشیندا ہے	آو فیض کریم ونڈن والے
ایہو ویلا نہ ہتھ آنوٹ دا ہے	اچ مومنناں وقت کمانوٹ دا ہے
اچ لطف خدا فرمیندا ہے	پچھے وقت سبھو پرتانوٹ دا ہے
اچ رنگ لگا مولائی ہے	اچ کھلیا باغ خدائی ہے
اچ چہرہ پاک ڈکھیندا ہے	رب جیندیں آس پچائی ہے



اچ ماہ رمضان برات سمجھ  
ایہا رب دی ڈتی ہک ذات سمجھ  
وچ ہر ہر سال بھجیندا ہے  
اچ ہار سنگار پئے ٹھہندے ہن  
اچ یار سچن ول آندے ہن  
ایہا رونق جنگل بار ڈسے  
ایہا رونق شہر بازار ڈسے  
اچ سارا جہان سہیندا ہے  
ایہا دھرتی ساری گلزار ڈسے  
اچ (حضرت) عبدالغفار غم خوار آیا  
ایہ مونس تے دلدار آیا  
گھٹی مدت کنوں ول یار آیا  
جیڑھا ہر دے عیب کجیندا ہے

### الوداع رمضان المبارک (۳۶)

اچ ماہ رمضان سدھایا ہے  
اچ مکھڑا یار چھپایا ہے  
اچ مومنوں دا مہمان گیا  
اچ خوشیاں دا سامان گیا  
تھی رخصت ماہ رمضان گیا  
اچ مالھی باغ رسول گیا  
ذی شرف مہ مقبول گیا  
اچ سینے سوز سوایا ہے  
جیڑھا ہر مومن دا مایہ ہے  
اچ خوشیاں دا سامان گیا  
جیڑھا رحمت رب دا سایہ ہے  
اچ مالھی باغ رسول گیا  
اچ دافع رنج ملول گیا  
اچ شرف مہ مقبول گیا  
اچ رونق رنگ وٹایا ہے

اچ دین نبی دا سنگار گیا  
اچ موڑ وطن ڈو مہار گیا  
اچ مؤمن کوں مونجھ زیادی ہے  
اچ مشرق مغرب منادی ہے  
ایہو صابن اوگناریں دا  
ایہو داڑو درد آزاریں دا  
اچ ہتھوں اڈ شہباز گیا  
ڈیکھاں ساڈے اُتے ناراض گیا  
اچ سارا جہاں ویران ڈے  
اچ اُجیا صحن دالان ڈے  
اچ جھوک لڈا دلدار گیا  
اچ سارا رخت لٹیا ہے  
بے دین دے گھر اچ شادی ہے  
شیطان زنجیر کڈھایا ہے  
تے آسرا بدکرداریں دا  
اچ مونہ تے برقعہ پایا ہے  
کر عرشیں ڈوں پرواز گیا  
ونج سارا حال سٹیا ہے  
بن یار دے سرگردان ڈے  
ول یار نہ کھڑ مکھلایا ہے  
ایہو بیشک شفیع روزِ ندم  
رب ایندا شان ودھایا ہے

الوداع رمضان المبارک (۳۷)

مؤمن ماہ رمضان اچ ویندے      اچ ویندے نہ کھڑ مکلیندے  
مؤمن یا ایہو نیک مہینہ      بے ایہ رحمت رب دا خنہ  
گیا مر ہا نفس کمینہ      اچ مکھڑا یار چھپیندے  
آندے سال اساں ہوسوں نہ ہوسوں      ڈیکھاں مر قبریں ونج پوسوں  
دم جیندیں تیں وڈے لوہسوں      سر بار غنیں دے ڈیندے  
اچ سخت ہے دلڑی ماندی      تھئے ڈکھڑے آبانہ سرائی  
ایسے سول قبر دے کاندھی      وڈے کوچے گلیاں گولیندے  
اینڈے سارے ہن طور نیارے      اینڈے جگ وچ شعل شولارے  
اینڈی خوبی دے ہر جا ہوکارے      اچ برقعہ مونہ تے پیندے  
اساں کیتی نا تابعداری      سر بار گناہاں دے باری  
اینڈے فیض دیاں نہراں جاری      آ اجڑے آباد کریندے  
ایں مہینے دی ڈیکھ فیاضی      اینڈے وچ خداوند راضی  
ونجن بخشے گناہ سبھ ماضی      رب رحمت دا مینہ برسیندے  
اڻ گانڑن جرم بے پایاں      جتی وال بدن تے برائیاں



اللہ سنیں دیاں ایہ ہن بھلائیوں  
جو ایہ نیک مہینہ بھجیندے  
اج یار تھیا ویندے راہی  
اساں کیتی نہ کئی حق ادائی  
کر سکے نہ نیک کمانی  
ساڈے کیا ونج حال سُنیدے  
منگدا (حضرت) عبدالغفار دعائیں  
شالہ مارے نہ موت اوہوتاں  
جیتیں راضی نا تھیوے رب سائیں  
جیرھا ہر دے عیب کجیندے

### در مزمت چوری (۳۸)

چوری کرن نہ ڈرن اصلوں چم آنوں ادھر وڑی  
اکہ چکے پئی گھر وچ ڈیکے ڈھیر ہووے یا تھوڑی  
پت پر تیت پریت دنجا ناموس رھن نت بوڑی  
دھاڑا و جاڑا تے چک چوڑھی گچی رھن مروڑی  
بتکڑیاں جولاں تے ڈنڈا ہے گھوٹا سر توڑی  
ظلم اندھاری بے نزواری عادت ایما جوڑی  
کوئی مظلوم جے کوکے حاکم رہندارت پنوڑی  
رشوت گھن ریمھا کر ڈپوے عدل دے یخ اکھوڑی

وچ عدالت جے کوئی ونجے لٹ پھر لگی ڈوڑی  
جو فریاد کرے او سمجھو آہٹی بیڑی بوڑی  
موت پیام پٹھسی جڈاں پے سر تھیں کھوڑی  
جے کول وی خوف خشیت نیہ اول جا جہنم جوڑی  
حضرت محمد عبدالغفار جو لکھی قادر اصولں کہیں نہ موڑی

مزمّت (رسمی پیر)

اچ دے پیریں کنوں دلڑی تھی گئی ہے لک  
پنن پیشہ بنیا جبراً پاوڻ دی ٹک

گدھا پیر تیں جھنڈے تے گھڑیا لیں والا  
ڈھولک طبلہ طنبور مطرب سازیں والا  
گودھا گھنے نہ چھوٹے پکڑے پیر ناحق

کھسے کھوئے تے کھرڑے جیرھی چیز رکھیں  
رُسیں روویں تے رٹیں پوندا پیر بکیں  
جو شے در تے ڈیکھے مارے ہل دا جھٹک

حقہ بھنگ تے چلم چندو چرس پیوے  
تھیوے ضیق النفس نہ مرے نہ جیوے  
زویا تھیوے جڈاں کھاوے تاکھوں تزک



تھندی روٹی دا ہیلک چھچھڑے بوٹی دا ہیلک  
کھاوے کھولے نہ رچے بدھے تنہیں تے نہ تگ  
جیرھی چیز آوے ونجے تھندی گروک

چا بھنگ ملٹاں تے پیٹھا کرامتاں چلائے  
میڈی داری کرو تہاڈے لئے ہن سجائے  
جیکوں پٹوں چا اساں او نہ تھیوے اچھک

مچھاں پال تے وال ودھائی وودن  
ڈاڑھی پدھر کرا تے منوائی وودن  
چمڑ پوش حقہ چمڑ لاوے لنگ

ڈس (حضرت) عبدالغفار کامل پیر کیرھے  
تارک سنت نبی دے نہ ہون جیرھے  
اوکوں چاں ولی پکا ہے ایہو پک

مزمت (رسمی پیر)

انجھیں پیریں کنوں دلڑی تھی گئی ہے لک،  
ہن ٹھکباز داغل اصلوں آئیں نہ شک۔  
گھنیں توں پیر گھڑیں تے گھڑیا لیں والا،  
ڈھولک طبد سارنگی مطرب سازیں والا،  
کچے لٹ ونجے پھٹ سوہنے لالیں والا،  
گودھا گھنے نہ چھوڑے کڈھے جوڑ تے رت۔  
لنڈھا پیر گدھو کیتس تنگ تیکوں،  
آنوں سیٹی ڈسے حقہ بھنگ تیکوں،  
آکھے مرید لایا میں رنگ تیکوں،  
جو شے در تے ڈیکھے مارے ہلدا جھٹک۔  
ڈوبیں مرشد تے مرید دیاں گیاں پیریاں پڈ،  
جیوں پیر وی ٹھنڈن اگوں مرید وی ڈڈ،  
ہو ٹھل ٹھٹھل تے چھچھڑا کہیں جا دا ایہ لڈھ،  
پن پن تنگ کرے رکھے کہیندا نہ لگھ۔  
گودھا بوبل بھریں گھوڑیاں پدھ پدھ تمھیں،

واہ واہ پیر تیڈا کیا اعتقاد رکھیں،  
مفل ہووے جے مرید پوندا پیر بکیں،  
ڈاڑھی کٹ مچھاں وٹ مارے ولیدی بک۔  
لکڑ کر کے مرشد ٹرکے آکھے جلدی کھاو،  
رکھی روٹی نہ ہووے تھنب پراٹھیں دا پکاو،  
کردھیا کھیر ہووے مٹھا ڈھیر گھتاو،  
لونا کھیر دا نج گھرا کھیر دا نج پیندا پیر او چھک۔  
چھچھرے بوئیندا ہیلک تھندھی روٹی دا ہیلک،  
جہڑی شے جو آوے تھندی ونجے جو کرک،  
پیوے روٹ وانگیں پدھے تھنیں تے نہ تک،  
مچھے تجھے تے کھاوے جیوں تاکھوں ترکہ۔  
چا بھنگ ملن داسو نا پہہ کرامتاں چلائے،  
میڈی خدمت کرو تہاڈے لئے ہن بجئے،  
جیکوں پٹوں چا اساں او ول جنیں کوں سکھئے،  
پڑھ پڑھ پھوکے ڈپوے کرے شول شول شک۔  
نِت حقے دی نڑی رہندی مونہہ وچ وڑی،



دھینگر علی ٹوپی شاہ ڈاڑھی جمنیں سرری،  
رتی تن تے نہ رت سک سک تھی گیا نزدی،  
چمڑے پوش حقے دی علیحدہ دھمک۔  
مچھاں پال تے وال ودھائی وتن،  
ڈاڑھی پدھر کراتے منائی وتن،  
ڈاڑھی کٹ منچھاں وٹ مارے ولینیں دی بک  
اساں محب علی اے ہلائی وتن،  
ڈاڑھی پدھر کرا تے منائی وتن۔  
پالے پیر کتے وڈ واتے بل ڈانگی،  
تے بوجے کن کپے پیتے تے نانگی،  
لوے بچھ دے رے ملی کھرے جو دانگی،  
سن سن سوریندیاں ہاگاں ڈیوے کتیں کون نسک۔  
طالب پیر دا بے میں آ میں پیر ڈساں،  
سوئے نام والا دستگیر ڈساں،  
حضرت فضل علی بے نظیر ڈساں،  
ڈس تول (حضرت) عبدالغفار کرے ہر کوئی پرکھ۔

# خطبات (اردو و عربي)



	خطبات برائے جمعہ وعیدین		شجرہ شریف	
1.	خطبہ اول	۳۲۱	1. سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ	۳۳۲
2.	خطبہ دوم	۳۲۴	2. سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ	۳۳۵
3.	خطبہ سوم	۳۲۵		
4.	خطبہ ۴	۳۲۶		
5.	خطبہ ۵	۳۲۷		
6.	خطبہ 6	۳۲۸		
7.	خطبہ ۷	۳۲۹		



خطبات برائے  
جمعہ وعیدین

خطبہ اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِرَبِّ هُوَ شَافٍ لِسَقِيمٍ      وَ الشُّكْرُ اَزَحَمُ مَنْ كَانَ رَحِيْمٍ  
اَلْعَالِمُ وَالْوَّاحِدُ وَالْبَاقِي اَبَدًا      وَالْغَافِرُ لِدَنْبٍ جَدِيْدٍ وَ قَدِيْمٍ  
اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّافِعُ حَقًّا      اَلرَّازِقُ لِلْعَبْدِ وَ اِنْ كَانَ اَثِيْمٍ  
اَلْحَاكِمُ وَالنَّافِذُ لِلْحُكْمِ سَرِيْعًا      لَا مَانِعُ مَا يُوَصِّلُ مِنْ فَضْلِ كَرِيْمٍ  
اَلْعَالِمُ وَالنَّافِذُ فِي كُلِّ اَوَانٍ      وَالْحَافِظُ مِنْ نَارٍ سَعِيْرٍ وَ جَحِيْمٍ  
اَلْقَابِضُ وَالْبَاسِطُ وَالرَّافِعُ رَبِّي      اَلْمُخِي الْمُبِيْتُ مِنْ عَظَمِ رَمِيْمٍ  
وَ اَشْهَدُ بِا الصَّادِقِ لِلْخَبْرِ جَلِيًّا      اَلْقَاسِمُ لِلْكَوْثَرِ مِنْ كَرَمِ عِيْمٍ  
فَعَلَيْهِ صَلَوَةٌ وَ سَلَامٌ بِكَمَالٍ      مِنْ عِنْدِ هُوَ الْقَادِرُ مِنْ غَيْرِ نَدِيْمٍ  
وَ اَشْهَدُ بِاللهِ لَهُ لَيْسَ نَظِيْرُ      اَلْخَالِقُ لِلْعَيْسَى مِنْ بَطْنِ عَقِيْمٍ  
وَالْمَلِكُ يُصَلُّوْنَ عَلَى اَفْضَلِ رُسُلٍ      وَالنَّاسُ جَمِيْعُوْنَ بِاَدَابِ عَظِيْمٍ  
وَ عَلَى اَوَّلِ اَصْحَابِ نَبِيٍّ وَ رَسُوْلٍ      صَدِيْقُ رَفِيْقٍ هُوَ فِي الْغَارِ نَدِيْمٍ

وَأَعَدَّ لَهُمْ نَاطِقٌ بِالْحَقِّ صَوَابًا  
وَعَلَى أَعْلَاهُمْ جَامِعُ آيَاتِ شَرِيفٍ  
وَعَلَى زَوْجِ بَتُولِ أَسَدِ اللَّهِ وَلِيٍّ  
وَعَلَى قُرَّةِ عَيْنَيْهِ شَهِيدَيْنِ قَتِيلَيْنِ  
وَعَلَى حَمْرَةِ عَبَّاسٍ خِيَارَيْنِ أَمِيرَيْنِ  
وَعَلَى بِنْتِ رَسُولٍ هِيَ زَهْرَاءُ بَتُولٍ  
وَعَلَى سَائِرِ مَنْ تَابَعَ لِلدِّينِ حَنِيفًا  
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ إِنَّ  
مَلَكَ الْمَوْتِ وَكُلِّ بَكْمٍ وَأَنْتُمْ غُفْلُونَ وَالْقَبْرُ مُنْتَظَرٌ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ فِي نَوْمٍ الْغَفْلَةِ  
نَائِمُونَ

### خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَبُّ تَعَالَى شَأْنُهُ  
أَضْحَى الضَّحَى بُرْهَانُهُ أَعْلَى الْعُلَى سُلْطَانُهُ  
سُبْحَانُهُ سُبْحَانُهُ  
أَعْلَى الْأَعَالَى ظَاهِرُهُ مَوْلَى الْمَوَالِي بَاهِرُهُ  
حَرَقَ الْقُلُوبَ بِعَشْقِهِ وَجَلَّ الصُّدُورَ بِطَلَبِهِ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَاهِرُهُ سُبْحَانُهُ سُبْحَانُهُ  
فَقَدَّ الْعُقُولَ بِوَلَاهِهِ سُبْحَانُهُ سُبْحَانُهُ



سُبْحَانَ جَلِّ جَلَالِهِ لِكُلِّ عَمٍّ نَوَالِهِ  
سُبْحَانَ مَنْ هُوَ وَحْدَهُ اخْتَارَ أَحَدَ عَبْدَهُ  
صَلَّوْهُ عَلَىٰ مَحْبُوبِهِ خَيْرُ الرُّسُلِ مَطْلُوبِهِ  
خَيْرُ النَّبِيِّ خَيْرُ الْبَشَرِ صَهْرُ الرُّسُولِ أَبُو بَكْرٍ  
مِنَ الصَّحَابَةِ أَعْدَلُ عَمْرِ النَّبِيِّ أَكْمَلُ  
عُثْمَانُ ذِي الْحِلْمِ وَالْحَيَاءِ حَافِظُ آيَاتِ النَّبَاءِ  
مَوْلَىٰ عَلَىٰ الْمُرْتَضَىٰ ابْنِ عَمِّ الْمُصْطَفَىٰ  
أَلْفَاطِمَةُ كَبَدُ النَّبِيِّ خَيْرُ النِّسَاءِ نُورُ بِهِ  
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سُرُورُهُ بَصَرُ الْعُيُونِ وَنُورُهُ  
عَمَّاهُ ذُو الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ عَبَّاسُ حَمْرُهُ مُحْتَرَمُ  
رِضْوَانِ رَبِّ مُحَمَّدٍ عَنْ آلِ صَحْبِ مُحَمَّدٍ  
وَعَلَيْنَا مِنْهُ النَّبِيُّ الشَّيْخُنَا فَضْلٌ عَلَىٰ

فَوْقَ الْفُهْمِ كَمَالُهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
صِدْقُ حَقِيقَتِهِ وَعَدَاهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
نُورُ الْهُدَىٰ مَقْصُودُهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
أَعْطَاهُ مَوْلَاهُ الْقَدَرُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
مِنْ فَضْلِ رَبِّهِ أَفْضَلُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
اخْتَارَهُ رَبُّ الْعَالَمِ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
أَذْرَكَ مِنَ اللَّهِ الْهُدَىٰ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
بِضْعَةِ النَّبِيِّ الْأَبْطَحِيِّ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
سَبَطُ النَّبِيِّ ظُهُورُهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
يَا رَبِّ فَارْحَمْ جَمْعَهُمْ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
عَنْ كُلِّ حِزْبٍ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ  
الْهَادِي الْمَهْدِي تَقَىٰ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَتَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ الْعَظِيمَ لِي وَلَكُمْ وَسَائِرِ  
الْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ إِنَّهُ تَعَالَىٰ جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ قَدِيمٌ بَرٌّ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ



خطبہ اول

خطبہ دوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَمَّ الْوَرَىٰ آلَاؤُهُ      وَ عَلَى النَّبِيِّ وَ إِلَيْهِ صَلَوَاتُهُ وَ ثَنَائُهُ  
بِاللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّهُ مُتَوَحِّدٌ وَ مُحَمَّدٌ      هُوَ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ شَرَفَتْ بِهِ أَبَائُهُ  
صَلَّى عَلَيْهِ وَ إِلَيْهِ أَبَدًا وَ سَائِرِ صَحْبِهِ      رَبُّ الْإِنَامِ تَعَزَّزَتْ وَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَائُهُ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا دِيَارَكُمْ حَقَّ التَّقَى      وَ تَرَوْدُوا لِلْمَوْتِ إِذْ كُلُّ آتَاةٍ فَنَائُهُ  
وَ اخْشَوْا لِقَاءَ صَنِيعِكُمْ وَ الْحَشَرَ عِنْدَ مَلِيكِكُمْ      إِذَا لَا مُحَالَةَ وَاقِعَ بَعْدَ الْحِسَابِ جَزَائُهُ

خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَدْ عَمَّنَا نِعْمَائُهُ      وَ تَحِيَّتُهُ الْمَوْلَى عَلَى مَنْ صَادِقُ أَنْبَائُهُ  
وَ أَرَى وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ فَرْدٌ وَ أَحْمَدُ عَبْدُهُ      وَ رَسُولُهُ صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ جَلَّ ثَنَائُهُ  
وَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ فَارُوقٍ وَ عُمَرَانَ الرَّكِيُّ      وَ الْبُرْتُقَى وَ عَلَى كِلَا الْحَسَنَيْنِ هُمْ خُلَفَائُهُ  
وَ عَلَى الْبُتُولِ الْفَاطِمَةِ وَ عَلَى كِلَا الْعَمَيْنِ لَهُ      وَ عَلَى الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ رِضْوَانُهُ وَ رِضَائُهُ  
فَاغْفِرْ لَنَا يَا رَبَّنَا وَ ادْخُلْنَا فِي دَارِ السَّلَامِ      وَ انْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ لَا زَالَ اسْتِعْلَائُهُ

وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلَى وَ أَعْلَى وَ أَعَزُّ وَ أَجَلُّ وَ أَتَمُّ وَ أَهَمُّ وَ أَكْبَرُ۔

خطبہ اول

خطبہ سوم

وَالشُّكْرُ لِمَنْ عَمَّ لَهُ اللَّطْفُ نَوَالًا  
حَتَّانَ وَ مَتَّانَ ذُو الْعِزِّ جَلَالًا  
قَدْ خَلَقَ عَلَى الْأَرْضِ بِحَارًا وَ جَبَالًا  
لَا جِسْمَ وَلَا رُوحَ وَلَا شِبْهَ مِثَالًا  
الثَّابِتُ وَ الدَّائِمُ لَا نَقْصَ زَوَالًا  
لَا كَيْفَ وَ لَا كَمَ فَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى

الْحَمْدُ لِمَنْ خَصَّ لَهُ الْفَضْلُ كَمَالًا  
بَرٌّ وَ رَوْوْفٌ وَ رَحِيمٌ وَ عَظِيمٌ  
وَهَابٌ خَبِيرٌ وَ قَدِيمٌ وَ كَرِيمٌ  
لَا ضِدَّ وَ لَا نِدَّ وَ لَا كُفُوَ لِرَبِّي  
مَوْصُوفٌ بِوَصْفِ أَرْزِي أَبَدِي  
لَا فَوْقَ وَ لَا تَحْتَ وَ لَا قَبْلَ وَ لَا بَعْدَ

خطبہ ثانیہ

فِي كُلِّ زَمَانٍ هُوَ مُبَدِّلٌ ضَلَالًا  
كَالشَّمْسِ مُجَلًّا وَ مِنَ النُّورِ تَلَالًا  
وَ الْحَامِدُ لِلَّهِ غُدُوًّا وَ آصَالًا  
قَدْ جَاءَ إِلَى الصِّدْقِ سَرِيعًا وَ عَجَالًا  
وَ الْمُنْصِفُ لِلْحَقِّ لَهُ خَيْرٌ مَّالًا  
قَدْ جَمَعَ آيَاتٍ قَصِيرًا وَ طَوَالًا  
كَاللَّيْثِ إِذَا صَالَ لِحَرْبٍ وَ جِدَالًا  
عَنْهُمْ رَضِيَ اللَّهُ لَهُمْ حَسَنُ أَعْمَالًا  
قَدْ رَحِمَهُمُ اللَّهُ لَهُمْ خَيْرٌ خِصَالًا

الْحَمْدُ لِمَنْ أَرْسَلَ فِي الْخَلْقِ رَسُولًا  
قَالُوا وَلَ مَا أَظْهَرَهُ نُورُ نَبِيِّ  
قَدْ عَزَّزَهُ اللَّهُ خِطَابًا بِمُحَمَّدٍ  
صِدِّيقٍ أَيْنِسَ هُوَ فِي الْغَارِ جَلِيسُ  
وَ الثَّانِي فَارُوقٌ لَهُ الْوَصْفُ بَعْدِلِ  
وَ الثَّالِثُ عُثْمَانُ هُوَ الْجَامِعُ الْفُرْقَانِ  
وَ الرَّابِعُ بِالإِسْمِ عَلِيٌّ وَ وَلِيُّ  
حَسَنَيْنِ هُمَا سَبْطُ نَبِيِّ ابْنِ عَلِيٍّ  
الْحَمْدُ وَ الْعَبَّاسُ هُمَا عَمُّ نَبِيِّ



خطبہ اول

خطبہ ۴

أَلْحَمْدُ لِمَنْ هُوَ فَرْدٌ وَ وَحِيدٌ مَا شَاءَ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ سَرِيعًا وَ عَجَالًا  
مِنْ قُدْرَتِهِ سَائِرَ ضَيْفَاءَ وَسِيعٌ وَحْشٍ وَ سِبَاعٍ وَ ظَبْيٍ وَ غَزَالًا  
نُورٌ وَ غَفُورٌ وَ صَبُورٌ وَ شَكُورٌ لَا زَالَ قَرِيبٌ وَ مُجِيبٌ لِسُؤَالًا  
لَا أَكْلَ وَ لَا شُرْبَ وَ لَا لُبْسَ لِرَبِّي لَا حَرَّ وَ لَا بَرْدَ وَ صَالًا وَ فِصَالًا  
الْحَاضِرُ وَ النَّاطِرُ مِنَ اللُّطْفِ وَ فِي فِي الدَّاجِ إِلَى النَّبَلَةِ لَوْ سَارَ وَ مَا لَا  
سُلْطَانٌ دُونَكَ عَلَى الْكُلِّ سَلِيطٌ مُخْتَارٌ عَلَى الْعَبْدِ نِجَاتًا وَ نَكَالًا

خطبہ ثانیہ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَدْ عَمَّنَا نِعْمَاءَهُ وَ تَحِيَّةُ الْمَوْلَى عَلَى مَنْ صَادَقَ أَنْبَاءَهُ  
وَأَرَى وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ فَرْدٌ وَ أَحْمَدُ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاءُهُ  
وَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ فَارُوقٍ وَ عُمَانَ الذِّكْرِ وَ الْمُرْتَضَى وَ عَلَى كِلَا الْحَسَنَيْنِ هُمُ خُلَفَاؤُهُ  
وَ عَلَى ابْنِ بَكْرٍ وَ فَارُوقٍ وَ عُمَانَ الذِّكْرِ وَ عَلَى ابْنِ بَكْرٍ وَ فَارُوقٍ وَ عُمَانَ الذِّكْرِ  
وَ عَلَى الْبَتُولِ الْفَاطِمَةِ وَ عَلَى كِلَا الْعَيْنَيْنِ لَهُ وَ عَلَى الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ رِضْوَانُهُ وَ رِضَاؤُهُ  
فَاغْفِرْ لَنَا يَا رَبَّنَا وَ انصُرْ بِفَضْلِكَ دَائِمًا وَ انشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ لَا زَالَ اسْتِعْلَانُهُ

وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلُ وَ أَعَزُّ وَ أَجَلُّ وَ أَتَمُّ وَ أَهَمُّ وَ أَكْبَرُ۔



خطبه ٥

خطبه اول

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ لِمُحَمَّدٍ  
جَعَلَ السَّمَاءَ مَدَوَّرًا وَالشَّمْسَ خَلْقَ مُنَوَّرًا  
جَعَلَ اللَّيْلَ مَرِيئًا بِالنَّجْمِ كَانَ مُضِيئًا  
طَافَ الْمُدِيرُ مَدَوَّرَاتِهَا تَحْتَ الْقُدُومِ مَزُورًا  
تَدْوِيرُ مَا فِيهِ الْقَمَرِ سَابِحٌ لِنَجْمٍ فِي الْأَمْرِ  
صِدِّيقٌ فِي تَصَدِيقِهِ فَارُوقٌ فِي تَوْفِيقِهِ  
سِبْطَاهُ فِي غُفْرَانِهِ عَمَّاهُ فِي رِضْوَانِهِ  
أَعْطَى كَمَالًا كَامِلًا فِي الْأَنْبِيَاءِ لِمُحَمَّدٍ  
فِي الْجَوِّ خَطًّا مَحُورًا وَالْإِسْتِوَى لِمُحَمَّدٍ  
ذُرْوَاتُهَا أَوْجٌ مُقَلِّبًا حَرَكَ السَّمَاءِ لِمُحَمَّدٍ  
سَبْحَانَ أَسْرَى نَازِلًا خَرَقَ السَّمَاءَ لِمُحَمَّدٍ  
إِعْجَازُهُ شَقُّ الْقَمَرِ نَضْبُ اللَّوَا لِمُحَمَّدٍ  
عُثْمَانُ فِي تَرْفِيقِهِ حَيْدَرُ فَتَى لِمُحَمَّدٍ  
وَبَنَاتُهُ فِي جَنَابِهِ خُلُقُ الصِّفَاءِ لِمُحَمَّدٍ

خطبه ثانيه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَمَّ الْوَرَى آلَاةُ  
بِاللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّهُ مُتَوَحِّدٌ وَ مُحَمَّدًا  
صَلَّى عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبَدًا وَ سَائِرِ صَحْبِهِ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا دِيَانَكُمْ حَقَّ التَّقَى  
وَ اخْشَوْ لِقَاءَ صَنِيعِكُمْ وَ الْحَشَرَ عِنْدَ مِلْكِكُمْ  
وَ عَلَى النَّبِيِّ وَ آلِهِ صَلَوَاتُهُ وَ ثَنَائُهُ  
هُوَ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ شَرَفَتْ بِهِ أَبَاةُ  
رَبِّ الْأَتَامِ تَعَزَّزَتْ وَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُهُ  
وَ تَزَوَّدُوا لِلْمَوْتِ إِذْ كُلُّ أَتَاةٍ فَنَاءُهُ  
إِذَا لَا مُحَالَاةَ وَاقِعٌ بَعْدَ الْحِسَابِ جَزَاءُهُ

يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَ آمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَ يَجْزِكُمْ مِّنْ عَذَابِ آلِيمٍ

خطبہ اول

خطبہ ۶

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ السَّمَاءَ لِ مُحَمَّدٍ  
لَوْلَاكَ قَالَ خِطَابُهُ أُمُّ الْكِتَابِ كِتَابُهُ  
أَسْرَى لِعِزَّةِ شَانِهِ وَخِيٌّ بِنُطْقِ لِسَانِهِ  
وَالشَّمْسُ فِي تَوْصِيفِهِ وَاللَّيْلُ فِي تَعْرِيفِهِ  
وَيَدٌ سَخِيٌّ بَازِلٌ قَلْبٌ عَلَيْهِ شَاغِلٌ  
يَمُّ الْعِنَايَةِ وَالْكَرَمِ نُورُ الْهِدَايَةِ وَالنَّعَمِ  
أَعْلَى الْمَدَارِجِ فِي الْجَهْلِ خْتَمُ النُّبُوَّةِ فِي الرُّسُلِ  
نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ الْحَشْمُ رَأْسُ رَفِيعٍ فِي الْخُدَمِ  
صَدِيقٌ فِي تَصَدِيقِهِ فَارُوقٌ فِي تَوْفِيقِهِ  
سَبْطَاهُ فِي غُفْرَانِهِ عَمَّاكَ فِي رِضْوَانِهِ  
أَعْطَى كَمَالًا كَامِلًا فِي الْأَنْبِيَاءِ لِ مُحَمَّدٍ  
خَيْرُ الْمَنَاقِبِ مَا بُدِئَ سَعْدُ الْعُلَى لِ مُحَمَّدٍ  
قَوْسَيْنِ حَدُّ قِرَانِهِ قُرْبُ الدِّانِ لِ مُحَمَّدٍ  
يُسُ فِي تَشْرِيفِهِ نَزَلَ الضُّحَى لِ مُحَمَّدٍ  
وَخِيٌّ يَرِيدُ نَازِلٌ صَدْرُ الصِّفَا لِ مُحَمَّدٍ  
إِذْنُ الشَّفَاعَةِ لِلْأَمَمِ يَوْمُ الْجَزَا لِ مُحَمَّدٍ  
وَالْأَمْرُ فِي الْقُرْآنِ قُلُوبُ يَأْثَرُهَا لِ مُحَمَّدٍ  
لَيْنُ الْجَارَةِ فِي الْقَدَمِ فَتُحُ الْغَزَى لِ مُحَمَّدٍ  
عُثْمَانُ فِي تَرْفِيقِهِ حَيْدَرُ فَتَى لِ مُحَمَّدٍ  
وَبَنَاتُهُ فِي جَنَابِهِ خُلُقُ الصِّفَا لِ مُحَمَّدٍ

بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ

الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ط



خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَنْتَهِيهِ الْوَاصِفُونَ      وَالشُّكْرُ لِلَّهِ الَّذِي قَدْ جَاءَ مِنْهُ الْمُرْسَلُونَ  
رَبِّ تَعَالَى شَأْنُهُ مُسْتَوْجِبٌ غُفْرَانُهُ      قَدْ جَاءَنَا قُرْآنُهُ إِنَّا لَبِينُهُ الْمُهْتَدُونَ  
رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي هُوَ وَاحِدٌ حَيٌّ قَدِيمٌ      وَالرَّسُولُ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَكُلُّ الْمُرْسَلُونَ  
صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ أَعْدَادَ ذُرَّاةِ الْوَرَى      وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ مَعَ إِلِهِمُ هُمْ طَاهِرُونَ  
يَا رَبِّ أَنْتَ خَلَقْتَنَا أَحْسَنْتَ إِذْ رَبَّيْتَنَا      أَنْعَمْتَ إِذْ كَرَّمْتَنَا إِنَّا لِفَضْلِكَ مَادِحُونَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا      وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَذِكْرُ  
اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ

خطبہ اول

خطبہ ۷

حَمِدْتُ اللَّهَ حَمْدًا لَا فَنَاءَ      وَحَدُّ الْحَمْدِ لَا يَعْلَمُ سِوَاهُ  
لَهُ أَسْمَاءٌ صِفَاتٌ قَدْ تَعَالَتْ      وَجَلَّتْ وَانْجَلَتْ فَاطْلُبْ رِضَاهُ  
حَكِيمٌ حَاكِمٌ مُخْتَارٌ فِعْلٌ      عَمِيمٌ فَيْضُهُ عَامٌ عَظَاهُ  
رَوْوْفٌ رَازِقٌ لِلْخَلْقِ رَبٌّ      سَيِّعٌ عَالِمٌ دَائِمٌ بَقَاهُ  
وَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَ لَا يَفُوتُ      عَدِيمٌ الْبِثْلِ لَا يَلْحَقُ نَوَاهُ  
وَ سَتَّارٌ وَ غَفَّارٌ نَزِيهٌ      بَرِيءٌ بَارِيءٌ بَرٌّ إِلَهُ



وَجَبَّارٌ وَ قَهَّارٌ غَفِيٌّ قَوِيٌّ قَادِرٌ فَاحْذَرِ بَلَاءَ  
وَمَوْلَانَا بِلَا كُفُوٍ وَ زَوْجِ قَدِيمٍ لَا ابْتِدَاءَ وَ لَا انْتِهَاءَ  
نُصَلِّیْ ثُمَّ بَعْدَ الْحَمْدِ صَدَقًا عَلَى خَيْرِ الْبَرِیَّةِ مُصْطَفَاهُ  
إِمَامُ الْأَنْبِیَاءِ حَبِیبُ رَبِّی شَفِیْقُ مُشْفِقٍ حَقُّ هُدَاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ مَبْعُوثٌ إِلَى الْكَلِّ إِلَى جَنِّ وَ إِنْسٍ وَ مَا سِوَاهُ  
مُحَمَّدٌ مِیْنُهُ مَوْتُ لِكُفْرِ حَیَاةُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاهُ  
وَ مِیْمٌ ثَانِیٌ مَوْجُ الْمَوَاهِبِ وَ دَالٌ خَیْرٌ دَالٍ لَا اشْتِبَاهُ  
شَفِیْعُ الْمُنْذِرِیْنَ مَلَاذُ أُمَّةٍ وَ مَنْ یَكْفُرْ بِهِ تَبَّتْ یَدَاهُ  
فَأَمَّا وَ صَدَقْنَا یَقِیْنًا فَنَوْرُ سِرِّنَا زِدْنَا صَفَاهُ  
عَلَى الْأَصْحَابِ ثُمَّ الْأُلُ جَمْعًا وَ مَنْ یَكْفُرْ بِهِ تَبَّتْ یَدَاهُ  
أَبِی بَكْرٍ خُصُوصًا ثُمَّ عُمَرُ صَلَوةُ بَرَکَةِ رَحْمَ رَضَاهُ  
وَ عَمِیْهِ وَ سَبْطِیْهِ وَ بِنْتِیْهِ فَعُثْمَانُ عَلِیٌّ مُرْتَضَاهُ  
عَلَى السِّتَةِ الْبَقِیَّةِ ثُمَّ سَلَمٌ بَتُولِ الْفَاطِمَةِ أُمِّی فِدَاهُ  
فَیَا إِخْوَةَ عَلِمْتُمْ أَنَّ الدُّنْیَا فِیَا رَبِّی أَجِبْ عَبْدًا دُعَاهُ  
فَلَا تَهَوُّوا إِلَیْهَا بَلْ دَعَوْهَا هَلَكَ مُهْلِكٌ دَانٍ فَنَاهُ  
وَ تَوَبُّوا وَ اذْكُرُوا ذِكْرًا كَثِیْرًا وَ رَبِّكُمْ اتَّقُوا حَقَّ ثِقَاهُ  
وَ بَصُحٍ ثُمَّ ظَهَرَ فَالْمَسَاءُ

لَعَلَّ اللّٰهُ يُنْجِنَا جَنِيًّا وَ يُؤْوِيْنَا جَنَآئًا بِارْتِضَآءِ  
وَ رَحْمَةِ رَبِّنَا بَحْرٌ مُّحِيْطٌ وَ فَضْلُ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ اَنْتِهَآءُ  
اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرُّ رُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

### خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَيَّنَ الْاَيَّامَ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الْیَّامِ بِلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ نَحْمَدُهٗ وَ  
نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرُّوْ  
اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ یُضِلِّهٗ فَلَا  
هَادِیَ لَهُ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا  
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ثَبَّتُوْا عَلٰی الْاِيْمَانِ وَ الْاِیْقَانِ یَا عِبَادَ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ وَ  
لَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَحْلٰی وَ اَجْلٰی وَ اَكْرَمُ وَ اَنْعَمُ وَ اَعْظَمُ وَ اَبْشَرُ وَ اَنْذَرُ وَ  
اَكْبَرُ ط

شجرہ شریف

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ

یا الہی رحم کر اپنی رضا کے واسطے  
کر مہربانی محمد مصطفیٰ کے واسطے  
ابوبکرؓ والا وقر نور القمر نور البصر  
صاف دل سلمان صدر الاصفیاء کے واسطے  
قاسم و قسام کوثر قاطع کفر قبیح  
جعفر جلد جمیل جاں فزا کے واسطے  
بایزید اختر سعید حماد حق رب مجید  
بوالحسن در عدن صدر الصفا کے واسطے  
ابو القاسم کامل اکمل متقی الاتقیاء  
بوعلی علامہ عالم علی کے واسطے  
شیخ ابو یوسف سراپا سایہ رب السماء  
پیر عبدالحق خاصہ خدا کے واسطے



شہ محمد عارف معروف با عرفان حق  
پیر محمود و یلیح و مہ لقا کے واسطے  
پیر عزیزان علی علوی و عابد عابدان  
بابا السامی سخی الاسخیا کے واسطے  
شہ کلال و باکمال و بے مثال و باجمال  
شہ بہاؤ الدین بخاری بے بہا کے واسطے  
پیر علاؤ الدین اولی عالم علم لدن  
حضرت یعقوب دل مرغوب ماہ لقا کے واسطے  
حجۃ اللہ صبیحۃ اللہ پیر عبید اللہ عزیز  
شاہ محمد زاہد ازکی زکا کے واسطے  
دازوئے ہر ریش دل درویش دردوں کی دوا  
حضرت امکنگی محمد مقتدا کے واسطے  
فانی فی اللہ باقی باللہ فی سبیل اللہ سلیم  
احمد امجد مجدد بادشاہ کے واسطے  
محترم پُر عفت معصوم قیوم زماں

صاف سیف الدین سر سب سنا کے واسطے  
مُحَنِّ و منبج مَحَاسِنِ احسنِ احسنِ حسین  
انور نور محمد منجلا کے واسطے  
جان جانانِ جہاں دل جانِ ما قربانِ او  
شاہ غلام علی غنی الأغنیاء کے واسطے  
سَادَةُ السَّادَاتِ سعید احمد سعادت مند سعید  
احمدی احمد سعید سربراہ کے واسطے  
حاجی دوست محمد دوست ہے بے پوست مغز  
پیر عثمان ثانی عثمان ذوالحیا کے واسطے  
لعل شاة لعل و لاله لُولُو و مرجان نور  
شہ سراج الدین سراج الاولیاء کے واسطے  
کر محبت معرفت اپنی رضا یا رب نصیب  
حضرت فضل علی غوث الوری کے واسطے  
عاجز (حضرت) عبدالغفار کی التجا ہے روزِ شب  
عفو کے رکھ زیر سایہ دانا کے واسطے

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ

داد گر اے داورا اپنی رضا کے واسطے  
والی کونین خاتم الانبیاء کے واسطے  
ابوبکر صدیق اکبرؓ حضرت سلمان پاکؓ  
قاسمؓ و جعفرؓ مکرم مقتدی کے واسطے  
شیخ اکبر بایزیدؒ و بوالحسنؒ کا واسطہ  
ابو القاسمؒ بوعلیؒ کھف الوری کے واسطے  
حضرت بو یوسفؒ عالی ماہ تابندہ منیر  
پیر عبدالحقؒ شمس الضحیٰ کے واسطے  
شہ محمد عارفؒ و محمودؒ انجیر امیر  
پیر عزیزانؒ علیؒ قمر اللقا کے واسطے  
حضرت بابا سمائیؒ شہ کلالؒ باکمال



شہ بہاوالدینؒ پیرِ پارسا کے واسطے  
پیر علاوالدینؒ ہم یعقوب چرخِ دستگیر  
پیر عبید اللہؒ عابد بے ریا کے واسطے  
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ واصل بحق  
خواجہ درویش محمدؒ اولیاء کے واسطے  
خواجہ املنگیؒ محمد باقی باللہؒ رازداں  
شہ مجدد الف ثانیؒ بادشاہ کے واسطے  
خواجہ معصومؒ سیف الدینؒ قیومِ زماں  
شہ محمد محسنؒ مردِ خدا کے واسطے  
سید نور محمدؒ جانِ جانانؒ پیرِ حق  
حضرت شاہ غلام علیؒ ذوالعلیٰ کے واسطے  
بو سعید احمدیؒ احمد سعید صاف دل  
حاجی دوست محمدؒ مرتضیٰ کے واسطے  
حضرت عثمانؒ عارف اور محمد لعل شاہ  
شہ سراج الدینؒ تارکِ ماسویٰ کے واسطے

غوثِ عالم پیرِ پیراں خواجہ قیومِ زماں  
حضرتِ فضل علی شمس الدینی کے واسطے  
موت کا دن عید کا ہو بے توسط جاں بحق  
قطبِ الاقطابِ مربیِ باوفا کے واسطے  
قطبِ ارشاد و مجددِ مائۃ اربعۃ عشر  
حضرتِ فضل علی غوثِ الوری کے واسطے  
خاص کر بندوں سے اپنے اے پیارا پاک حق  
اس سببِ ناچیز کو اپنی رضا کے واسطے  
عاجز عبدالغفار کی التماس ہے روز و شب  
خاصِ رحمت کی نظر اس بے نوا کے واسطے

## غزل

جڏ منهنجي ڪا خطا لکجان  
اها ان جي عطا لکجان  
جي عشق کي عروج ٿئي  
پو وصل منقطع لکجان  
جڏهن محبوب مجنون ٿئي  
جفائون سڀ وڌا لکجان  
هو حذر ڪري جي اچڻ کان  
تون خدا جا واسطا لکجان  
نظر جڏهن منظر بڻي  
قضائون سڀ ادا لکجان  
۽ جو مدهوش کي آيو هوش  
پوءِ حياتي لاڀتا لکجان

شاعر - ديدہ دل



## غزل

میں اندر کے عذاب کا کیا کروں  
اس درد بے حساب کا کیا کروں  
جو اذیت کے بدلے اجر ملے  
میں ایسے ثواب کا کیا کروں  
میرا اعزاز مجھے ڈستا ہے  
میں عزت مآب کا کیا کروں  
مجھے شکوہ ہے تو تم سے ہے  
پھر تو بتا جناب کا کیا کروں  
جو درس بڑھائے وحشتیں  
میں ایسے نصاب کا کیا کروں  
میری تہذیب مجھے کرتی ہے تنہا  
میں یہ اصول و آداب کا کیا کروں  
جو دیدہ دل میں ہی نہیں  
اس رخ مہتاب کا کیا کروں

شاعر- دیدہ دل

## صاحبزادہ سائیں محمد دیدہ دل مدظلہ العالی

حضرت خواجہ غریب نواز پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے اس مجموعہ کلام ”دیوان غفاریہ“ کے مرتب جناب صاحبزادہ محمد دیدہ دل دامت برکاتہم ہیں جو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری بیٹی محترمہ (اماں بی بی) کے لخت جگر نور نظر ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت قبلہ علامہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حضور پیر مٹھا کے قریبی رشتہ دار اور مصاحب خاص تھے۔ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کی ولادت درگاہ غریب آباد شریف لاڑکانہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم شیخ زید پرائمری اسکول میں حاصل کی بعد ازاں دینی علوم کے لیے جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے دینی تعلیم حاصل کی اور اپنے وقت کے ولی کامل خلیفہ اعظم حضرت خواجہ اللہ بخش المعروف سوہناسائیں نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہوئے اور ان کے زیر سایہ رہتے ہوئے ظاہری و باطنی علوم حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ نے لاڑکانہ سے سکھر بورڈ میں میٹرک اور انٹراور اسی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل عربی کی ڈگری حاصل کی اور گریجویٹیشن کے لیے شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیبر پور میں زیر تعلیم ہوئے اور اس کے بعد ایم اے اکنامکس میں پوسٹ گریجویٹ ہوئے۔

صاحبزادہ محمد دیدہ دل کی اوصاف حمیدہ حضرت خواجہ غریب نواز پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دلاتی ہیں۔ کشادہ دلی، مہمان نوازی اور عفودر گذر آپ کی شخصیت کا خاصہ ہیں۔ آپ کی شخصیت بھی حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی طرح پر سحر و پر کیف ہے جو کہ دیکھنے والے کو مسرور و شاداں کر دیتی ہے۔ حضور پیر مٹھا کی زیارت کرنے والے فقیر بتاتے ہیں کہ آپ کی صورت میں حضور پیر مٹھا کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ آپ صاحب ذوق و بلند تخیل شاعر بھی ہیں۔ آپ کی شاعری میں بھی آپ کی شخصیت کی طرح سوز و گداز، نرمی اور فطرت کے رنگ نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ حضرت سوہناسائیں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ حضرت محبوب جن سائیں دامت برکاتہم سے بیعت ہوئے اور آپ نے ان کو سنہ 1989ء میں خرقہ خلافت سے نوازا۔

آپ کی مدبرانہ صلاحیتوں کے پیش نظر حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ”قومی امن کمیٹی برائے بین المذاہب ہم آہنگی“ صوبہ سندھ کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے آپ کی گئی کوششوں باعث آپ کو امن ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

محمد جمیل عباسی طاہری